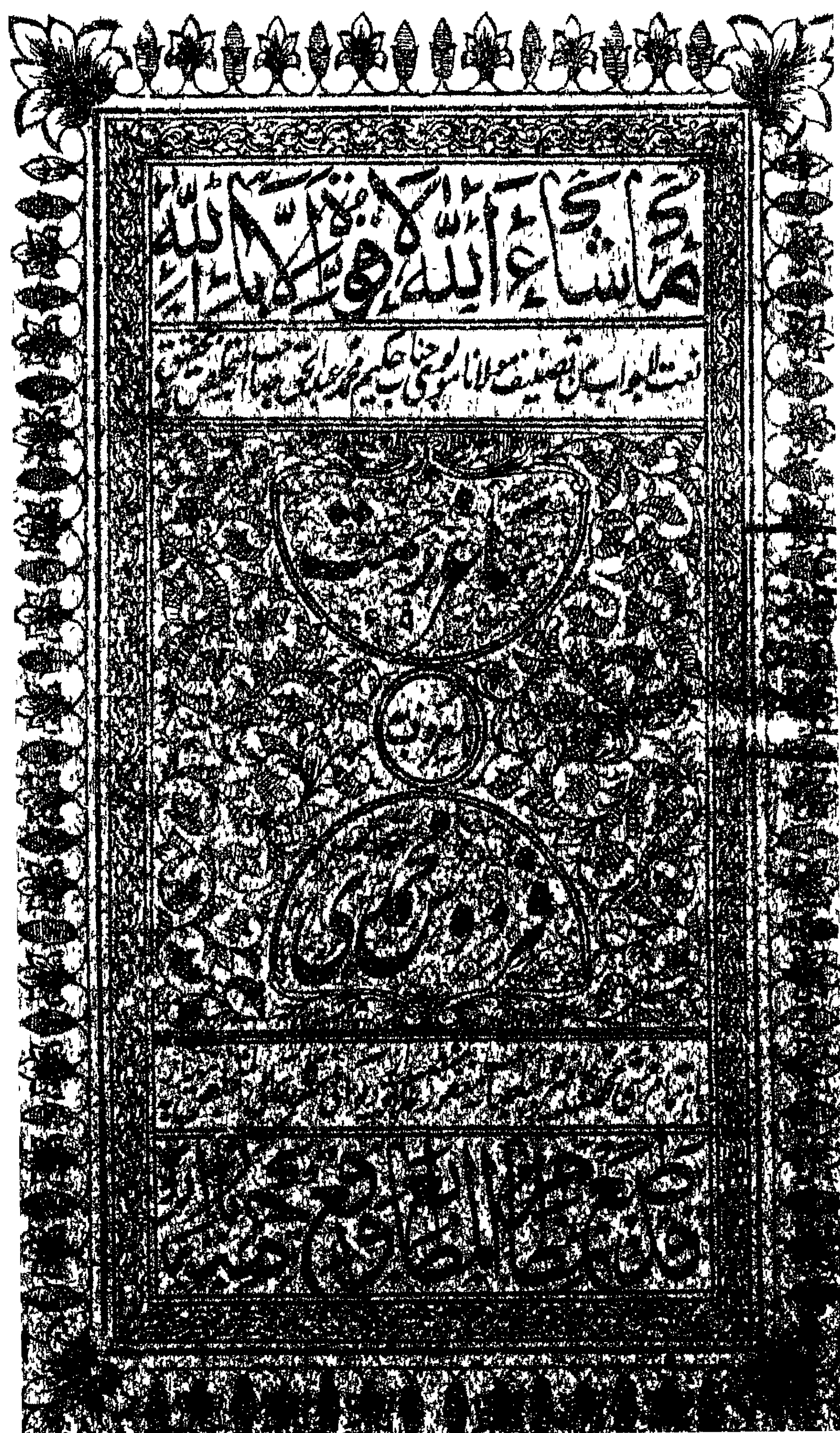
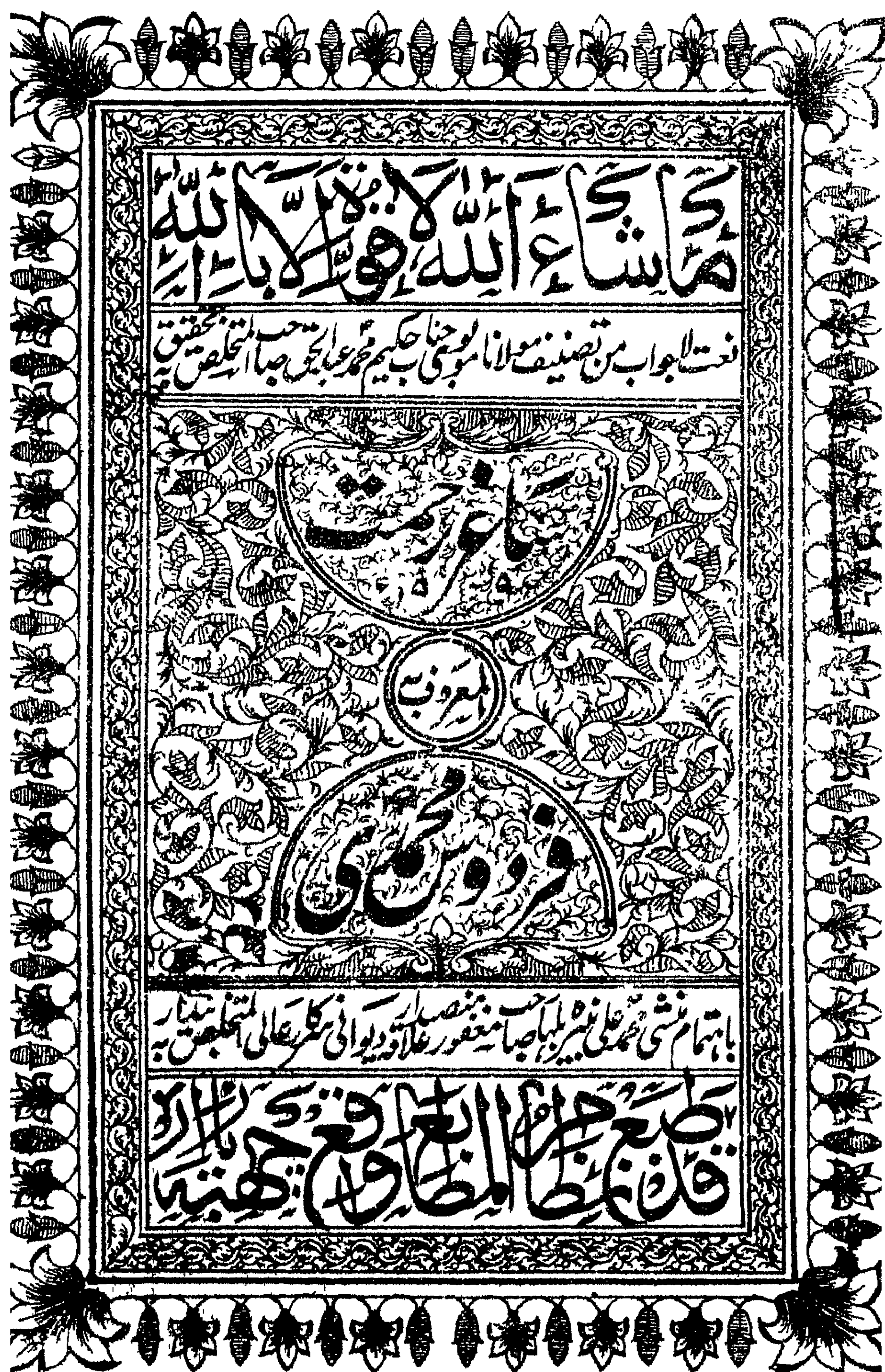
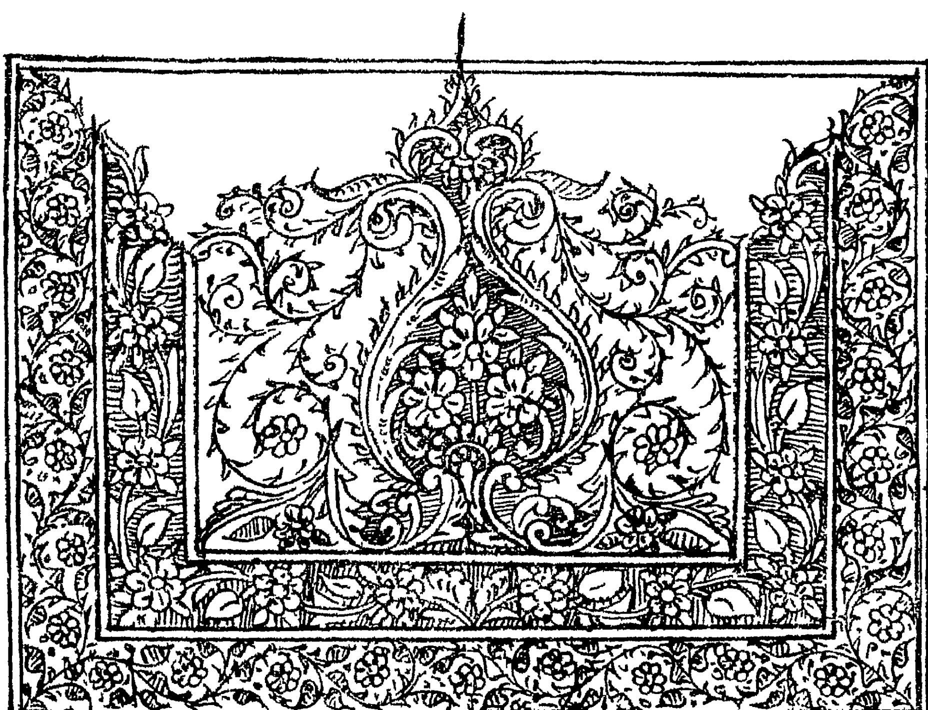

ما شاء الله لا قوة الا بالله

غلام محبوب خان





بسم اللہ الرحمن الرحیم

شعر

حمدِ خدا و نعتِ نبیؐ کس سے ہو بیان — انسان تو کیا ملک کی بھی یاں گنگ ہے زبان

التجا

اے احمدؐ مختار یہ ہے عرض مری — میں اُمتی ہوں آپ ہیں واللہ نبیؐ
تحقیق کی التجا ہے وقتِ حلت — آسان مشکل ہو یا رسولِ عربیؐ

مثنوی

بعد حمدِ خدا و نعتِ نبیؐ — عرض تم سے محبو ہے سنلو مری
پڑھیے ہر دم نبیؐ پر درود و سلام — آل و اصحاب پہ تم محبو مدام
تھی تمنا یہ مدت سے دل میں مری — وصفِ احمدؐ میں تصنیف ہوئے کوئی

ایک دن کا سنو مومنون ماجرا — شب کو رویا مین مجھکو بشارا ہوا
جشن میلاد ہوتا تھا گہر مین مرے — ایک صاحب وہان غیب سے آگئے
سر سے پانک تہے وہ مثل نور خدا — ہوش جاتے رہے دلپہ لرزا پڑا
جیسے چہرہ پہ اونکے نظر مینے کی — پھرتا ابتک ہے آنکھونمین جلوہ وہی
پوچھا حضرت سے جسوقت مینے پتا — کچھہ تو فرماؤ آنیکا آقا سبب
مسکرا کر لگے کہنے وہ بیگمان — ذکر میلاد آیا ہون سننے کو یہان
اب تو نعت نبی اور لکھہ حمد رب — دلکے مقصد ترے پورے ہوونگے سب
گفتگو اونسے میری یہی تھی سر بسر — کہلگئی آنکہہ میری یکایک ادہر
حب دنیا ہوئی دلسے میرے گریز — آگ عشق نبی ہوگئی دلمین تیز
پھر ہوا قصد ہجرت کے کرنا سفر — عمر باقی مدینے مین کرنا بسر
قلب کہتا تھا مجھسے یہہ ہر دم یہی — ہند مین رکہہ تو اپنا کوئی یادگار
وصف احمد مین تالیف کر تو کتاب — جسکے باعث سے بخشش ہو روز حساب
کوئی قصہ نہ کچہہ تو کہانی سے یہہ — بلکہ بخشش کی واللہ نشانی ہے یہہ
ذکر احمد کا سمجھو نہ ہوتا ہے یہہ — مومنون رحمت حق کا شبہ ہے یہہ
صدق دلسے پڑھینگے جو نعت نبی — نار دوزخ سے بچکر رہینگے سبہی
دلسے سننے کو آئینگے جو عاشقان — کل مقاصد دلی اپنے پائینگے یہان
مال و زر کچہہ لٹانا ہے اس جا نہین — پڑھتے صلوات خاموش رہنا نہین

ساتھ عیبوں کے ہے عاصم کی یہہ التجا	پھر حق کیجئے مغفرت

اب یہہ تحقیق عاصی کی یارب ترا
از طفیل محمد تو اسکو بچا

اما بعد خاکسار ازلی عاصی پُر معاصی حکیم محمد
بہ تحقیق جملہ عاشقان روئے احمدی و طالبان فردوس
کے خدمات بابرکات مین عرض رسا ہے کہ حضرات سے
ہم تصنیف وہم تالیف ہے۔ مؤلف کو ایک عرصہ تک
مولود شریف اور سماع کی محفلات مین حقانی اور نعتیہ اشعار
سننے کا ازحد اشتیاق تھا۔ شدہ شدہ دل نے یہہ چاہا
خود بھی کچھہ اشعار لکھنے کا حوصلہ پیدا کرے اس ارادہ کے ساتھہ ہی
خدائے پاک کا یہہ کلام۔ (الشعراء یتبعہم الغاون
یعنے شعرا کی پیروی بیہودہ لوگ کرتے ہین) یاد آگیا۔
جس سے دلکو ازحد تشویش ہوئی آخر عقل نے یہہ بحث پیش کی
کہ اگر ایسا ہی ہوتا تو مولانا رومی اور مولانا جامی اور مولانا حافظ
شیرازی اور مولانا شیخ سعدی علیہ الرحمن وغیرہ وغیرہ یہہ حضرات
جو تصنیفات کہ لکھے ہین وہ تمام اشعار ہی اشعار ہین۔ کیا
وہ حضرات۔ اس آیۃ شریف سے واقف نہ تھے۔ بعد غور

کے بھیہ نتیجہ نکالا گیا کہ ۔ وہ شعر لکھنا جایز نہوگا کہ جسمین خزلیات اور دنیاوی
افسانہ جات اور مجازی معشوق کی تعریف جو کذب مضمونات
کے ساتھہ لکھا جاوے ۔ ہان خدا اور اوسکے رسول کی صفت وثنا
جو کہ حدیث اور قران سے مطابقت ہو ایسے اشعار کے لکہنے مین کسی
قسم کی ممانعت نہین ہے ۔ پس دل نے چاہا کہ اوسکے حبیب کی صفت و
ثنا مین کچہہ اشعار لکھین تا کہ احقر کی سیاہ کاری ۔ جو بالکل قابل بخشایش
نہین ہے ۔ خداوند کریم کے نزدیک جیسا کہ اوسکا حبیب پیارا ہے
ویسا ہی اوس حبیب کا ثنا گو بہی واجب الرحم گردانا جائے ۔ واللہ
ثم باللہ یہہ عاصی پُر معاصی صرف اسی خیال سے جو دلمین آیا جیسا
خدا اور اوسکے حبیب نے تائید فرمایا ۔ اپنے طبعی زور اور وفور جذبات
عشق محمدی سے چند قصاید آنجناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
کی شان مین عرض کیا ۔ اپنے آقا کے مولد اور دوسرے حالات جو اوسکے
اور بہی عشاق چیدہ چیدہ لکھے ہین ۔ اور مولود شریف کے پڑہنے
والون کو ہر ایک بیان کی تلاش اور جستجو کرکے پڑہنے مین ازحد دقت
واقع ہوا کرتی ہے آسانی ہو جائے پس تمام بیانات کو معتبر کتب سے
فراہم کرکے مسلسل ترتیب دیا ۔ اور اوسکو صرف اپنے ہی ایک
نظم ونثر پر منحصر نکیا بلکہ حسب موقع اور شعرائے نامدار کی نظم ونثر بہی ہر جگہ

محل پر شامل کر دیگئی تاکہ کتاب کا لطف بڑھجائے - اور سامعین کے
مقبول خاطر ہو - کچھہ شاعری کے فن مین اوستاد دکھلانا یا نام پیدا کرنیکی
غرض تہین تہی اسلیئے تمام حضرات سے امید کیجاتی ہے کہ بمصداق
(اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مَعَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ) کے اگر
عبارت یا اشعار مین کچھ سہو واقع ہو تو چشم تلطف سے معاف فرماوینگے
حضرات اس کتاب کو احقر نے لکھکر تخمیناً دس بارہ سال کا زمانہ
گذر گیا - بعض بعض اوقات چند مولو دخوانون نے اس کتاب کو
میرے پاس سے لیجاکر اکثر محفلوں مین پڑہا کرتے تہے - چونکہ نعت
رسول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی برکت سے
جس محفل مین یہہ کتاب پڑہا گئی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مقبول خاطر ہر خاص و
عام کے ہوی - اور جس تاریخ سے کہ مولف اسکو لکھنا شروع کیا
اوسکے ابتداہی زمانہ مین بافضال ایزدی و تلطف محمدی نیاز مند
نے عالم رویا مین دیدار سے آنجناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ
وسلّم کے شرف عزت پایا - اور دنیا مین جو کچھہ احقر کو اس کتاب کے
ذریعہ سے فتوحات نصیب ہوئے احقر کا دل ہی جانتا ہے - اور
جبکہ دیدار سے سرفراز ہوا - پھر تو دفعتاً آتش عشق رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی اس زور سے دلمین بھڑکی کہ معہ اپنے لواحقین کے

بارادۂ ہجرت مدینۂ منورہ کیجے سفر پر آمادہ ہوگیا مگر اللہ جل شانہٗ
ارشاد فرماتا ہے کہ کُلُّ اَمْرٍ مَرْھُوْنٍ بِاَوْقَاتِہٖ ۔ صرف اوسوقت
اور اوسکے ارادہ کی انتظاری باقی رہی ہے وہ بڑا نکتہ نواز ہے
اور اوسی کا قول ہے کہ ۔ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ ۔ یعنے
وہ جسکو چاہتا ہے عزت دیتا ہے ۔ اور جسکو چاہتا ہے ذلت دیتا ہے
اور ہر حال مین کُل کا وہ مالک و مختار ہے مگر ہم بندون کو ۔ اوسکے
فضل و کرم سے نا اُمید نہین ہونا چاہئیے ۔ کیا عجب ہے کہ وہ اپنے
حبیبؐ کے صفت و ثنا کے فیض سے میرے اس ارادہ کو پورا کردے
حضرات مین ایک نادار اور مفلوک الحال اوس خدائے پاک کی
درگاہ کا ادنیٰ بندہ ۔ اور اوسکے حبیبؐ کا نام لیوا ہون ایکروز
شب کو اپنی ناگفتہ بہ بداعمالی پر نادم ہوکر اپنے اس ارادہ کی ناکامیابی
سے مایوس ہوکر ۔ سوگیا تھا ۔ اوسی شب کو ۔ جو بشارہ کہ ہوا
نظم ذیل سے ظاہر ہوسکتا ہے ۔

قصیدہ

دورِ افلاک شب و روز ستاتے ہین مجھے
ہجرِ احمدؐ مین دلا خوب رُلاتے ہین مجھے

شاہِ والا سوئے یثرب جو بلاتے ہین مجھے
بخت خوابیدہ مرے آج جگاتے ہین مجھے

خواب مین ایک کرشمہ یہہ دکہاتے ہین مجھے
پیشوا اہل عرب آکے لیجاتے ہین مجھے

پوچھا خوش ہو کے ہیں ہر ایک سے جب نام و نشاں
حکم سے شاہ کے آئے ہیں حفاظت کیلئے
حکم ہے شاہ کا ہم تمہیں لے چلنے کو
شوق دیدار نبی میں جو وطن سے نکلا
یہ اشارہ ہے سفر ہند سے کرنیکیلئے
دوستو بخشو [illegible] خدا میری خطا
صبر کی تاب ہے دعا کیجئے تم میرے لئے
جو ہوا اشفاق و عنایات تمہارے [illegible]
للہ الحمد ہے سامنے اپنے شاہ

شیخ [illegible] کہکے وہ نام اپنا بتلاتے ہیں مجھے
اب بہت شوق سے ہم کہکے جتاتے ہیں مجھے
با ادب کہکے یہی مژدہ سناتے ہیں مجھے
خضر [illegible] راہ بتاتے ہیں مجھے
اب تو یہ کہکر شاہ بلاتے ہیں مجھے
سو کے [illegible] تقدیر جگاتے ہیں مجھے
لیجئے [illegible] شاہ [illegible] ہیں مجھے
یاد [illegible] روز آتے ہیں مجھے
ساتھ [illegible] ہیں مجھے

سنکے یہ عالم رویا کی حقیقت [illegible]
ہو مبارک کہ [illegible] لوگ بتاتے ہیں مجھے

یہ خواب لکھنا ہے مہینے پیشتر دیکھا گیا تھا ۔ [illegible] سال ان کو کل
بجز امسال حجاج کے قافلے کے ساتھ عزم سفر کرکے زاد سفر کیلئے
متردد تھا لیکن خدائے تعالی مسبب الاسباب نے ایک روز یہ کتاب
کسی مولو دخان کے ذریعہ ۔ مولانا مولوی جناب میر برکت علی صاحب
سابق مددگار صدر مہتمم صفائی بلدہ حال وظیفہ یاب سرکار عالی کے پاس
پڑھا گئے تھے جناب ممدوح نے سنکر پسند فرمایا ۔ اور مولانا کے

ارادہ سے واقف ہوکر۔ مجھہ ارشاد فرمایا کہ۔ چند جلدین اس کتاب کے
فیض عام کے لئے طبع کروا دینا مناسب ہے۔ اور اوسکو ہدیہ کرکے اوسکی ذریعہ
مین تم اپنے زاد راہ کا سامان مہیا کرلینا انسب ہے۔ اور دوسرے
چند احباب نے بھی۔ اس رائے کو پسند کیا اور ہر طرح کی امداد
فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیعُ اَجرَ المُحسِنِینَ ۔ یعنے بیشک
اللہ احسان کرنیوالون کے اجر کو ضائع نہین کرتا۔ ورنہ مجھہ مین اتنی
استطاعت تھی جو اپنی ذات سے طبع کرواتا۔ نظر ثانی کے وقت
اس کتاب کی صحت مین میرے ایک اشفاق فرما دوست حضرت
بلھار صاحب مرحوم و مغفور کے نبیرہ منشی محمد علی صاحب منصبدار المتخلص بہ بیدار
نے جو علم فارسی اور شعر گوئی مین یقیناً اپنا نظیر نہین رکھتے ہین مجھکو بڑی امداد
دئے۔ اب مین بعد حمد و سپاس پروردگار عالم نعت رسول
مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جناب مولوی میر برکت علی صاحب
اور مشفقی منشی محمد علی صاحب بیدار کا تہے دل سے شکریہ ادا کرتا ہون
اور تمامی دیندار بھائیون کے نسبت جناب باری بن یہہ التماس
پیش کرتا ہون کہ اللہ جل شانہ تمام حضرات کو اپنی رحمت کے نظر سے
دیکھے اور سعادت دارین سے سرفراز فرماوے اور اپنے حبیب کے
دیدار سے مشرف کرے اور بہ طفیل اس نعت مبارکہ کے تمام دیندار

ہمارے دلوں کو نیک ہدایت دیوے اور عشق رسول معظم مین مبتلا کریوے
اور اوامر و نواہی شریعت کے پابند کرے ضلالت اور گمراہی سے محفوظ رکھے
اور اولاد ... جملہ مقاصد دینی و دنیوی کو پورا کر دیوے اور خاتمہ بالخیر کرکے
اور ... بہشت برین نصیب کرے اور تمام حضرات کی طفیل سے
ہم اور تمام علماء اس گنہگار اور عاجز و لاچار کا بھی خاتمہ بخیر کریوے اور اس حقیر کے
مقصد دلی کو بھی بر لاوے آمین ثم آمین۔

قصیدہ

وہ بھی دن ہو کہ خدا دل کا بھی ارمان نکلے ۔ در اقدس پہ پہونچکر ہی مری جان نکلے
لے اوڑی باد صبا سوئے مدینہ ہمکو ۔ یاد گیسوئے نبی مین جو پریشان نکلے
خاک رہتی ہی بگولہ کیطرح چکر مین ۔ اتنے ارمان ترے گردش دوران نکلے
جب گنہگار ہوئے حشر کے دن ہم ثابت ۔ بخشوانیکے لیئے احمد ذیشان نکلے
رخ پر نور پیمبر سے ہٹا ہے گیسو ۔ ابر سے اتنو بھلا مہر درخشان نکلے
فیض سے داغ غم فرقت پیغمبر کے ۔ شکر ہے قلب و جگر رشک گلستان نکلے
دیکھکر آپکے عشاق کو کہتے ہین ملک ۔ مور سمجھے تھے جنہین رشک سلیمان نکلے
چشم حق بین سے ترے نور کو ہم دیکھتے ہین ۔ شکر کی جا ہے کہ ہم صاحب عرفان نکلے
ق
جب بیابان مین ہوا آپکی وحشی کا گذر ۔ پائے بوسی کیلئے شیر نیستان سے نکلے
پیشوائی کیلئے نجد سی مجنون آیا ۔ جوش وحشت مین جو ہم چاک گریبان نکلے

مستحق ہو گئی فردوس بریں کی تحقیق | کہ کلمہ ترے نام کا پڑھتے ہیں سبھی ...

قطعہ در مدح نواب مستطاب خورشید قباب سکندر انتساب دارا شکوہ
فریدون حشمت ارسطو زمان حاتم دوران نواب میر محبوب علیخان فتح جنگ سپہ سالار
نظام الملک آصفجاہ بہادر اعلیحضرت فیض درجت و فیض رسان ظل اللہ ...
بندگان عالی متعالی مد ظلہ العالی شاہ دکن خلد اللہ ملکہ و دولتہ و سلطنتہ

هو الرحیم

شاد رکھے تجھے دارین میں خالق میرا | نہ پھرے کوئی در سے ترے خالی داماں

در بیان شجاعت

گر بیاں تیری شجاعت کا لکھے کلک نحیف | سر قلم ہو کے گرینگے ترے دشمن کی یہاں

در بیان فراست

ہو بیاں مجھ سے فراست کا بھلا کیا احوال | توسن فکر سے تیری ہی ارسطو حیران

در بیان عدل

دھیان آجائے اگر عدل کا جانب تیرا | ظلم ہر سو پھرے ہو صورت طفل نالان

در بیان سخاوت

کیا سخاوت کی تری مجھ سے رقم ہو توصیف | حوصلہ پست ہے اس جا کہ یہ حاتم کا نشان

در بیان شکر

[illegible]

[illegible]

میں بھی ادنیٰ ہوں تجھ دربار کا   [illegible] سلطان [illegible]
حال میرا تجھ اگر ہے تو ترا لطف کریم   کیا عجب ہے [illegible]
گر مسکین [illegible] دکن سوں مدینہ جاوداں   سو [illegible] کروں اپنی سر عمر رواں
میرے محبوب علیخان ہو دکن کا تو ہی شاہ   [illegible] بطفیل سبحان
آل و اولاد رہیں تیری ہمیشہ قائم   حیدرآباد تجھی سوں ہو شادابستان
یہی دعا ہے تیری شاہا سوں اب آشنا [illegible]   ہو مبارک تجھے ہمیشہ جلوس شایان
رو سیہ ہوں تیرے دشمن کا [illegible] کی صورت   دوست سب خوش رہیں تیرے بطفیل یزدان
تا قیامت رہے روشن یہ چراغ آصف   یا الٰہی رہے نابود یہاں باد خزان

[illegible]

طبعزاد شاعر نازک خیال مولانا جناب امتیاز علی خان صاحب
منصبدار دیوانی علاقہ سرکار عالی المتخلص بہ نامی۔

جانم فدا کیست بہ پرس از اداے خویش
اے ترک ناز باچہ کنی بر جفاے خویش

جانم ستان و باز بدہ نیست مشکلت
از تیغ جان ستان و لب جان فزاے خویش

چون پردہ ہاے دیدہ من فرش راہ تست
مسکن بپایمال از روش دلرباے خویش

جان و دلم چو صبر و خرد کردمت نثار
جز درد عشق ہیچ ندارم براے خویش

از خویشتن رفتہ ام چو ترا یافتم بخویش
صد شکر ہوش خویش نماندم بجاے خویش

شمس الضحیٰ ز عالم بالا خطاب اوست
بے سایہ زان شدہ است قد خوش نماے خویش

یارب کجاست نامہ بری یا کبوتری
بر باد دادہ ام چہ ہوس نامہ ہاے خویش

بیدل کسے کہ بود و رفت بسوداے گیسوئش
ماییم و صد وبال ز آہ و بکاے خویش

آن تنگ دل کہ آنچہ بہ بخشند از ان تست
از کوہ ہیچ نشنوی الا صداے خویش

خالی ز خویش باش کہ از یار پر شوی
فانوس و شمع ساز دلا رہنماے خویش

آخر بکوے یار مرا رہبری کند
مرہون منتم ز دل مبتلاے خویش

لعلش چہ نوشدارو ے جان است نامیا
دردا کزو بکام نگیرم دواے خویش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی نام تیرا ہے وظیفہ دوست دشمن کا
ترے ہی ذکر مین ہر دم چلے منکا مرے من کا

فدا کر دون مین تری راہ مین سر یہ تمنا ہے
کسی ڈہب سے اتر جاے خدایا بوجھ گردن کا

یہ دل زخمی ہوا ہی خنجر ابروے احمد سے
طبیبو تم نہ سمجھو اسکو ہی یہ زخم آہن کا

چلا دل میرا پہلو سے نہ روکو اسکو جانے دو
وہ عاشق ہی محمد کا ہی شیدا اونکی چتون کا

مجھے لکھ جان کہتی ہی نکل جاونگی مین تن سے
خدا جانے ارادہ ہی کدھر کا کس کے درشن کا

بنالون آنکھ کی اپنی مین پتلی جاہ اوس کو
جو ملجائے کبھی مجھکو نظارہ روے روشن کا

مئے وحدت کو پیکر جھکگیا ہون لغزش پا سے
ملا مجھکو سہارا جب مرے آقا کے دامن کا

لکھا کرتا ہون جب ہم وصف تیرا یا محمد مین
مری طبع روان دیتی ہی یہ ہم کام توسن کا

مرون گر ہند مین لاشہ چلا جائیگا یثرب کو
نہ باقی ہند مین ہوگا نشان تک میرے مدفن کا

تصور جب میرے دل مین ترے جلوہ کا ہوتا ہی
گراتا برق ہی جان پر تجلا روے روشن کا

مین بلبل گلشن یثرب کا ہون تحقیق تم سمجھو
کوئی پوچھے تو کہدینا پتا بس میرے مسکن کا

سبحان اللہ تعالی شانہ کہ ذات مجمع الصفات اوس کی یعنے اوس اللہ کی بری ہے شرک اور زوال سے۔ اور الوہیت اور صمدیت اوسکی پاک ہے ادراک وہم وخیال سے۔ مشابہت اعراض و جواہر سے قطعاً مبرا۔

قصیده

کیا بیان وصف کرے بندہ ادنا تیرا	نہ ہوا حال فرشتوں پہ ہویدا تیرا
سفر نیستی جسکا ہو وہ دیکھے تماشا تیرا	ایک ایک ذرہ مین موجود ہے جلوہ تیرا
کونسا دل ہے کہ جسمین نہین جلوا تیرا	کونسا سر ہے کہ جس مین نہین سودا تیرا
کہائے ایمانکی قسم کہتا ہون جانو دل سے	مثل و مانند نہین وہم مین حقا تیرا
ہے تو شہ رگ سے بھی انسانکے نزدیک مگر	نہین معلوم فرشتون کو ٹھکانا تیرا
بخش دے میرے جو عصیان تو بڑی بات نہین	نام مشہور ہے غفار خدایا تیرا

واسطہ دیکے محمد کا دعا کر حق سے
دستگیر آج ہی حل ہوتا ہے عقدا تیرا

وہ ایسا معبود مطلق ہے کہ جسنے بنی آدم کے واسطے چراغ رہنمائی کا انبیا کے ہاتھ مین دیا۔ اور تمام عالم کو سید الانبیا سند الاصفیا احمد مجتبے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے شمع جمال جہان آرا سے روشن کیا۔ بقول مولف۔

قصیده

نور احمد ہے سب سے نرالا	ہے جہان مین اوسی کا اجالا
نام جس کا شفیع الورا ہے	ہے وہی اپنا بخشانے والا

گر حضرت نہ کیونکر ہو امت — منہ کے اطراف ہوتا ہے ہالا
جس نے رخ پھیرا اپنا نبی سے — ہوگا محشر مین منھ اوس کا کالا
مجھ گدا کے گلے مین الٰہی — ہو درود پیمبر کا مالا
کیا غرض اوس کو خلد برین سے — جو مدینے کا ہے رہنے والا
اے یارو یا فراق نبی مین — عمر کا بھر گیا ہے پیالا
جوش رہا ہے کیا میرے آگے — ہجر احمد مین ہون رونے والا
حوض کوثر پہ جس وقت پہنچون — مجھکو ہو یک میسر پیالا
جبہ سا ہون در مصطفےٰ پر — ہون بڑا مین بھی تقدیر والا
ہے جو یٰسین و طٰہٰ ثابت — انبیا مین ہو تم سب سے اعلیٰ
مین گداے در مصطفےٰ ہون — ہے میرے حق مین کمل دوشالا
کب وہ آتا ہے جنت کے جانب — سوے یثرب جو ہے جانیوالا
نور سے جس کے روشن جہان ہے — ہے وہ آنکھون کا میرے اوجالا
مثل پروانہ اے شمع یثرب — ہون مین تمپر فدا ہونے والا
قلب صد پارہ میرا نہین ہے — ہے یہ عشق نبی کا رسالا
ہے جدائی مین حالت یہ میری — دل مین ہے آہ لب پر ہے نالا
یا نبی جان اب جا رہی ہے — کوئی دم مین ہون مین مرنے والا
اس قصیدے سے پاؤنگا جنت — ہے یہ خلد برین کا قبالا

ہین جو تحقیق مدارج حضرت
یا نبی اون کا ہو بدا ل یا اا

پس اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے۔ تمام انبیا مرسلین اور ملائکہ مقربین۔ اور آسمان۔ اور زمین۔ اور ہیجدہ ہزار عالم کو عالم ظہور مین لایا۔ اور اوس کے وجود با وجود سراپا مقصود کو قبل وجود جمیع کائنات کے خزانہ اختصاص کُنتُ کنزاً مخفیاً سے خلعت خاص لولاک لما خلقت الافلاک کا پہنایا۔

بیان آداب محفل مولود شریف

حضرات تعظیم و تکریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جس طرح آپکی حیات مین واجب تھی اوسی طرح بعد آپکے وفات شریف کے بھی واجب اور لازم ہے روایات کثیرہ سے ثابت ہے کہ جس محفل مین ذکر خیر آپ کا باادب اور صدق دل سے ہوا کرتا ہے۔ اوس محفل مین رحمت کے فرشتے درود خوان حاضر رہا کرتے ہین اور اوس محفل پر بار بار رحمت الٰہی کا نزول ہوا کرتا ہے۔ آپ کا ذکر خیر سننا اور پڑھنا موجب سعادت دارین ہے کیونکہ عِندَ ذِکرِ اَولِیاءِ اللّٰہِ تَنزِلُ الرَّحمَۃ یعنے وقت ذکر اولیا اللہ کے رحمت نازل ہوتی ہے۔ اب غور

کہا جاتا ہے جب اولیا اللہ کا ذکر کرنے سے رحمت نازل ہوتی ہے تو ہمارے آقا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر کرنے سے زیادہ تر رحمت کیوں نہ نازل ہوگی۔ رُباعی

ہوتی ہے جہاں مجلس میلاد شریف	لاتی ہے وہاں روح پیمبر تشریف
بر آئیں نہ کیوں اُنکے مقاصد بیدار	پڑھواتے ہیں جو کوئی کہ مولود شریف

رُباعی

اے اہل بزم ذکر نبی ہم سناتے ہیں	فیض ثنائے پاک سے مُردے جلاتے ہیں
داخل ہوا جو بزم میں بیشک ہی جنتی	لُوٹو ہم آج دولت جنت لٹاتے ہیں

رُباعی

جو کہ اہل آؤ یہاں رحمت خدا کی ہے	بچھاو فرش جان آمد حبیب کبریا کی ہے
رکھ اُنکھوں پہ پردہ آنکھ دل کی کھولکر دیکھو	زمیں سے تا سما کیا روشنی نور خدا کی ہے

رُباعی

یہ مجلس میلاد جو کرواتے ہیں	وہ اپنے مقاصد کو صدا پاتے ہیں
ہوتا ہے جہاں ذکر نبی اے بیدار	سُننے کو ملائک بھی چلے آتے ہیں

قطعہ

کرواتے ہیں جو مجلس میلاد نبی	یارب مع اولاد وہ آباد رہین
عقبی میں بچین نار سقر سے تحقیق	دنیا میں مدام خرم و شاد رہین

قصیدہ

بیاد مجلس میلاد ختم الانبیا اینجا	شنو ذکر جناب سید ہر دو سرا اینجا
تو اے بیمار درد دل مسیحا را چہ می جوئی	طبیب مہربان اینجا دوا اینجا شفا اینجا
اگر در محفل میلاد آئی با ادب بنشین	نداری گر ادب بہر خدا ہرگز میا اینجا
خدا را دوست گرداری اطاعت کن محمد را	قل ان کنتم تحبون اللہ بخوان با صد نوا اینجا
الٰہی ہم عجب بزم و خوشا بختی عجب ذوقی	ملک اینجا بشر اینجا نبی اینجا خدا اینجا

بیان فضائل درود شریف

حضرات درود شریف حلال کل مشکلات ہی چنانچہ ارشاد فرماتا ہی اللہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ یعنی تحقیق کہ اللہ اور فرشتے اوسی اللہ کے درود بھیجتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اے ایمان والو تم بھی درود و سلام بھیجو ایسے نبی کریم سراپا رحیم پر کہ جس کے طفیل سے کیسی کیسی بزرگی تم کو حاصل ہوئی اور ارشاد فرماتے ہین خود حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حدیث اِنَّہٗ لَیَرِدَنَّ عَلَی الْحَوْضِ الْبَتَّۃَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ اَقْوَامٌ مَا اَعْرِفُھُمْ اِلَّا بِکَثْرَۃِ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ یعنے البتہ بے انتہا دین قیامت کے روز حوض کوثر پر آئینگے مین اونکو نہین پہچانونگا مگر جانونگا

بتایا ہے ان کو درود کی وجہ سے جو مجھپر پڑھینگے۔

قصیدہ

احمد مرسل حامی محشر صلی اللہ علیہ وسلم | تشنہ لبوں کے ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم

مصحف ایمان چہرہ رخ انور صلی اللہ علیہ وسلم | معدن عرفان سینہ اطہر صلی اللہ علیہ وسلم

عطر ہے جسکا جسم معطر صلی اللہ علیہ وسلم | لخلخہ جان زلف معنبر صلی اللہ علیہ وسلم

کعبہ [illegible] سرور صلی اللہ علیہ وسلم | سجدہ ادا کر سر کو جھکا کر صلی اللہ علیہ وسلم

کیا لکھوں وصف جسم انور صلی اللہ علیہ وسلم | جس کا ہے عاشق خالق اکبر صلی اللہ علیہ وسلم

جسم کو اوسکے سایہ ہو کیونکر صلی اللہ علیہ وسلم | آیا ہے برقع میم کا لیکر صلی اللہ علیہ وسلم

بیشک سلیمان معدن عرفان مخزن ایمان ہیں اولی ان | ہیں شہ شاہان فخر سکندر صلی اللہ علیہ وسلم

امی لقب ہیں عالی نسب ہیں اللہ کے حبیب ہیں ماہ عرب ہیں | نائب سب ہیں انکے پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

حسن میں عالی سب سے نرالا اسکا جہاں میں اسکا اوجالا | ہے رخ والا مہر منور صلی اللہ علیہ وسلم

دلبر دلہن شاہ دو عالم کل کے کرم کل کے معظم | احمد اکرم دین کے رہبر صلی اللہ علیہ وسلم

برج حمل سے نکلا ہے اختر شکر ہے چمکا سب کا مقدر | نیر اعظم آیا زمیں پر صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں دین تحقیق اب ہی کیونکر دل میں بھرا ہی عشق نبی ہے
پھرتا ہی جلوہ چشموں میں اکثر صلی اللہ علیہ وسلم

قطعہ

ہے مجلس میلاد مبارک اسجا | پڑھتے رہو یاں درود جب سے بیٹھو
دنیا کے تفکرات چھوڑو یکبار | تعظیم کی جا ہے یہ ادب سے بیٹھو

حضرات فضائل درود مین بیسیون احادیث اور سیکڑون روایات اور ہزارہا حکایات موجود ہین جنکا بیان ان مختصر اوراق مین نہین ہوسکتا چنانچہ ایک حکایت ہے کہ ایک شخص وقت طواف کعبہ بجائے ارکان مقررہ کے درود شریف پڑھتا اور طواف کرتا ہوا آگے بڑھتا تھا۔ ایک محدث نے پوچھا کہ اے بھائی طواف کعبہ کے جداگانہ ارکان وارد ہین تو ہر مقام پر درود شریف پڑھتا ہے اسمین کیا اسرار ہین اوسنے جواب دیا کہ میرا راز قابل بیان نہین مین ہمیشہ اسی رنج وغم مین رہتا ہون اور جناب باری سے یہ التجا کرتا ہون۔

قصیدہ

قسم ہے یا الٰہی یا الٰہی — میرے دل مین تری الفت سمائی
نہ دے اب غیر کی دل مین میرے جا — جو دے تو دے نبی کی آشنائی
الٰہی اور ہے یہ عرض تجھسے — نبی کے در کی ہو حاصل گدائی
رہون یارب گدائے مصطفےٰ مین — نہین مین چاہتا ہون تجھ سے شاہی
مدینے مین مجھے پہنچا دے یارب — نہین بھاتی مجھے اون کی جدائی
فراق مصطفےٰ مین مر رہا ہون — میری اب جلد ہو وانتک رسائی
یہی تجھ سے دعا یارب ہے ہردم — میرے ایمان کو دے تو روشنائی
الٰہی از طفیل مصطفےٰ مین — عذاب قبر سے پاؤن رہائی
خداوندا برائے فاطمہ تو — میری اب جلد کر مشکل کشائی
الٰہی از پئے شبیر و شبر — میری کر جلد تو حاجت روائی

اس کے بعد اوس شخص نے محدث صاحب سے کہا کہ اے جناب بپاس خاطر آپکے
کہتا ہون کہ میرا باپ بڑا گنہگار تھا اور فسق و فجور مین گرفتار تھا اتفاقاً مسافرت
مین رنج کو جاتا تھا۔ ایک عارضہ مہلک سے آگھیرا ملک الموت نے دفعتاً خنجر
قضا گلے پر پھیرا۔ طایر روح نے قفس تن سے پرواز کی مشیت ایزدی سے
چارہ نہین میتے بیٹے نیاز کی منھ کے طرف میت کے جو دیکھا تو تمام سیاہ ہے
سمجھا کہ یہ صورت بباعث کثرت گناہ ہوا ہے برادر اب مین کیا کہون۔
ایک تو عالم مسافرت مین خود حیران دوسرا خوف بدنامی پدر سے پریشان
کس سے کہون کوئی مددگار نہین حالت غربت میں کوئی مونس و غمخوار نہین۔
جس طرح ہوسکا اوسکی تجہیز و تکفین کی وہ میت پیوند زمین کی۔ مگر مجھے
اسوقت ایک تو باپ کے مرنے کا الم۔ دوسرے مشاہدہ عذاب کا ستم
ہجوم اندوہ سے ماتم وار مجاور قبر بنا سوگوار پدر کا ہوا اور شبانہ روز حضور
اقدس مین حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض رسا تھا۔

قصیدہ

مین آوارہ ہون یا رسول اللہ	بے سہارا ہون یا رسول اللہ
لو برائے خدا خبر میری	مین تمھارا ہون یا رسول اللہ
نام اقدس پہ آپکے مین نے	جان نثارا ہون یا رسول اللہ
ہر مصیبت مین آپ کو مین نے	ہانک مارا ہون یا رسول اللہ

منتظر سے دل بجھ رہا ہے دامن کو	میں پیاسا رہا ہوں یا رسول اللہ
آپ نے مشکلوں میں حل کیں	جب پکارا ہوں یا رسول اللہ
کر دو اب پار مجھ پہ غربت مجھے	بے کنارا ہوں یا رسول اللہ

اس اثنا میں کیا دیکھتا ہوں کہ یکایک ایک روشنی سی نمودار ہوئی وہ تاریکی شب سے تقدیر بدل گئی۔ ناگاہ ایک سواری پر شوکت وجاہ کا ظہور ہوا تمام فرش زمین جادہ نور ہوا۔ دیکھا کہ ایک بزرگ صاحب وقار نہایت حسین باکمال پر تمکین چہرہ سے نور ٹپکتا ہے۔ خوشبو سے دماغ قدسیان مہکتا ہے۔ قریب قبر آئے۔ اور یوں زبان معجز بیان پر لائے کہ اے شخص لحد کی مٹی ہٹا تختے ہٹا قبر کو اور میت کو دکھلا۔ اسوقت مجھکو ایسی ہیبت آئی کہ فی الفور قبر کو کھولا اور مٹی کو ہٹا کے تختوں کو نکالا الغرض حضرت نے قبر میں اوتر کے دست شفاعت میت کے منہ پر پھیرا۔ فوراً چہرہ میت کا آفتاب سا چمکنے لگا۔ سحاب سیاہ پھٹنے لگا زائل ہوا سب اندھیرا۔ میں نے جو غور کیا تو بجائے روسیاہی تمام چہرہ نورانی ہے صاف بخشش کی نشانی ہے قدموں پر گر کے کہا کہ یا حضرت پہلے اپنے اسم مبارک سے مطلع فرمائیے۔ پھر اس گناہ گار پر رحم فرمانے کا سبب بتائیے۔ آپ نے فرمایا کہ اے شخص میں محمد رسول اللہ ہوں امت عاصی کا مغفرت خواہ ہوں۔ سبحان اللہ شان مومنو کیوں نہ آپکی ذات مقدس

الٰہی یہی ہے جسنے صدق دل سے آپکو پکارا فوراً جواب پایا بالقبول ایف

قصیدہ

جب بیمار کے لیے تمہارکی صدا آتی ہے | روح تنہ پاک سے لبیک ندا آتی ہے
التجا آتی ہے یا رب نہ دعا آتی ہے | مجھے آقا کی فقط مجھکو ثنا آتی ہے
کور چشمی کو مرے صاف مٹا دیتی ہے | جلوہ یار کی جس وقت ضیا آتی ہے
اگر جب نظر کے بدلے تو کھا موتی آئے | کس کے جلوہ کی جھلک ہوش میں آتی ہے
زندہ کرتے تھے مردوں کو مسیحا لیکن | درد عصیاں کی ہمیں یاد تمکو دوا آتی ہے
رحمت حق کا ادا شکر ہو کیونکر ہمسے | ہم گنہ کرتے ہیں اور انکو حیا آتی ہے
شاید آئی ہی مدینے کے چمن سے یہ صبا | آج آتے بلبلو کچھ بوئے وفا آتی ہے
آپکے روئے منور کا فدا ہوں حضرت | حور پر میری طبیعت نہ ذرا آتی ہے
غم فرقت سے جو غش کھاکے میں گر پڑتا ہوں | نکہت زلف لیے باد صبا آتی ہے
تیغ ابرو سے تمہارے جو ہوا ہوں بسمل | چومنے میرے قدم آج قضا آتی ہے
آپکے ہجر میں جب روح ہوئی تن سے رواں | قبر یاد نبی کی ساتھ لیے تمنا آتی ہے
ڈسگئی زلف کی ناگن تو مسیحا بنکر | بھینی بھینی تری دامن کی ہوا آتی ہے
آتش عشق مرے دل میں نہ بھڑکے کیونکر | ہر طرف سے تری کوچے کی ہوا آتی ہے
یا الٰہی کہیں سنبھلے بھی مرا قلب حزیں | روز یک فکر نئی دل پہ سوا آتی ہے

یاد گیسوئے نبی میں میرے سر تحقیق
شب فرقت کی نئی روز بلا آتی ہے

جب جوان نے تشریف فرمائی کا سبب دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ
شخص ہر شب تین سو (۳۰۰) بار مجھ پر درود پڑھا کرتا تھا۔ ہمیشہ اسی مین مشغول
رہا کرتا تھا۔ فرشتے فوراً وہ ہدیہ درود میرے پاس پہنچایا کرتے
و دیر نہ لگاتے تھے۔ تین دن سے جو درود نہ پہنچا مین نے فرشتون سے
استفسار کیا۔ انھون نے اوسکے جواب مین یہ اظہار کیا کہ تین روز ہوئے
وہ شخص مر گیا ہے۔ انواع انواع عذاب مین مبتلا ہے۔ مجھے شرم آئی
کہ جس شخص کو میرے درود کا ورد رہے حیف ہے کہ وہ مبتلائے
عذاب گور رہے۔ لہذا مین خود یہان آیا۔ اسکو بشفاعت عذاب سے چھڑایا۔
مومنون غور کا مقام ہے کہ ہم سیاہ کار حضرت کی شریعت کے پابند
نہین اور کبھی ذکر خیر کے ذریعہ یاد تک نکرین۔ اور اپنے جان و مال کو
آپکی الفت مین رتی برابر نثار نکرین۔ رات دن پاؤن پھیلائے سوتے
رہین۔ اور فکر معیشت مین سر و صفا کرین۔ پس ہماری ناہنجاری کو دیکھو اور
حضرت کے اشفاق و عنایات پر نظر کرو جو ہر حال و ہر مصیبت مین ہمارے
شریک حال رہتے ہین۔ پس کیونکر نہ نثار ہون ہمارے ماں باپ۔ اور
کیونکر نہ تصدق ہون ہمارے زن و فرزند۔ ہم سیاہ کارون کو بجز ذات
عالی کے کس کا سہارا ہے جس سے امید نجات کی رکھے۔ بیشک
آپ ہی رحمۃ للعالمین اور شفیع المذنبین ہین گو آپ کے غلام

لیے ہی کیسے سیاہ کار کیون نہون۔ میان کل کے دن آپ ہی کو بخشوانے ہونگے یہی باعث اشتیاق عرض کرتے ہین۔

قصیدہ

غلامون کی لاج اب نبھاتے بنیگی
بُرے ہین تو اپنے بناتے بنیگی

کہان چھوڑتے ہین گنہگار دامن
میان کل یہی دن بخشواتے بنیگی

کہین کیا نکیرین ہمکو لحد مین
حضور آپ تشریف لاتے بنیگی

نہ نکلیگی جان آپ جب تک نہ آئین
وہ نور منور دکھاتے بنے گی

سیاہ کار دنیا ہین عقبی کے مجرم
یہان بھی وہان بھی بچاتے بنیگی

ہین سنگین گناہون کے اعمال نامے
جناب آپ ہی کو ٹلاتے بنیگی

پھسلتے ہین پل پر قدم عاصیون کے
رسول خدا ان بچاتے بنیگی

فرشتے جہنم کے کھینچینگے جب ہم
نبی کے کرم چھوڑاتے بنے گی

اگر دستگیر عشق احمد ہوا ہے
یہ فرقت کے صدمے اٹھاتے بنیگی

الحاصل اوس جوان نے محدث صاحب سے کہا کہ اوس دن سے مین نے بھی مداومت ورد درود شریف کی اختیار کی اور کثرت کی یہی وجہ ہے جو اظہار کی سبحان اللہ مومنو خوشا نصیب ہمارے جو خداوند کریم نے ہمکو اپنے حبیب کی امت مین پیدا کیا۔ اور زہے قسمت ہمارے جو ہم ایسے شفیق و رفیق سلطان کے غلام کہلاتے ہین بیشک بجز ذات آنحضرت کے ہم سیاہ کارون

کا کوئی بخشنے والا نہیں جو امید نجات کی رکھتے ۔ بقول ہے نعت ۔

قصیدہ

بجز تو از شہ امت مونس و غمخوار نیست | یا نبی روز جزا بر تو شفیعی دیگر نیست
لطف فرما روز محشر بر گروہ عاصیان | جز تو وا شنیش حق ما را کسی غمخوار نیست
من گنہگار توام لیکن نظر بر رحمت است | ہر چہ خواہی کن ہمراہ دیگران انکار نیست
از من بیدل چہ پرسی شرح غم یا مصطفیٰ | کے بود پوشیدہ بر تو لایق اظہار نیست
بہر دیدار تو من تا کے بگریم خون دل | طالب دیدار را تسکین بغیر دیدار نیست
اے مسیحائے زمانہ از تپ دوری تو | خار گشتم زار گشتم طاقت گفتار نیست
قبر تاریکم ندارد احتیاج از روشنی | داغ ہائے عشق احمد کم تر از انوار نیست

ہر چہ خواہد میکند تحقیق رب العالمین
بندہ را در حکم مولا حاجت اصرار نیست

پھر روایت ہے مسلمانوں کے حق میں سراسر ہدایت ہے کہ ایک مرد صالح نیک
دینار کا قرضدار تھا کمال تنگدستی کے باعث اوسکو زر قرضہ ادا کرنا دشوار تھا
قرض خواہ نے تنگ ہوکر حاکم سے فریاد کی طلب اپنی جائداد کی قاضی نے
حسب درخواست اوسکے داین سے کہا کہ اچھا تجھکو چالیس دن کی مہلت
دیجاتی ہے ۔ اس عرصہ میں ادائی دین کی بڑی گنجایش ہے ۔ مرد صالح
بیچارہ مصیبت کا مارا ۔ مایوس و پریشان سر بگریبان اپنے کو جناب
قاضی الحاجات کے طرف رجوع کیا اور نہایت حسن اعتقاد سے شبانہ روز

درود شریف پڑھا کرتا اور بار بار پکارتا کہ اَغِثْنِی یَا رَسُولَ اللّٰہ یعنی
پہنچو فریاد کو میری یا رسول اللہ۔ اور بعد درود دل یہ عرض کرتا تھا۔

قصیدہ

پھر خدا یاد آ گیا مجھکو مدینے میں گذر اوس شاہ کو تسلیم کر نعلین پا کو چوم کر
کہنا کہ اے رشک قمر شاہنشہ جن و بشر یک عاشق خستہ جگر تا ہے تجھکو یاد کر
اے والی ایران خوش بیان تر ہے مدینے کو روان اپنے پرو لئے بیگمان میرے نبی کی آن
کر صاف اوس کی زبان اے حامی درماندگان یک آپکا ہے ... ہو تم کی اسپر نظر
اے آفتاب پر ضیا پھر خدا اوس شاہ کے روضے پہ جا جو ہے امام دو سرا
کہنا ہے مہر کو جھکا اے نور ذات کبریا اک آپکا ہے شیفتہ کیجے اوسکی خبر
ہاں ... ہوں ... آ گئی مجکو قسم ہے ... آگ ... میں بھی
کر ... بندگی کہنا کہ اے سرو ہی عاشق تمھارا ہر گھڑی ہے تا ... غم سے چشم تر

پس اوس ... یہ عرض رسا مقبول بارگاہ رسول خدا ہوئی ایک
دریائے رحمت جوش زن ہوا شب کو وہ جوان نے آپکو خواب میں دیکھا
ارشاد فرماتے ہیں کہ اے شخص تو یہاں کے بادشاہ کے پاس جا اور
اوس سے تین ہزار دینار لا۔ جب وہ بیدار ہوا سوچا کہ کوئی دلیل اس بات کے
ثبوت کی میرے پاس نہیں کسی طرح تین ہزار دینار ملنے کی آس نہیں
دوسری شب آپ نے پھر جلوہ فرما ہو کر تاکید فرمائی۔ اوس جوان سے

مارے حجاب کے کچھ زبان نہ ہلائی۔ تیسری شب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جانے کا سبب استفسار فرمایا۔ اوس کے جواب دین اوس نے دست بستہ یہ اظہار کیا کہ۔ یارسول اللہ میرے تصدیق کلام کی اوس کے پاس کیا دلیل ہے۔ اوسکے یقین لانیکی کون سبیل ہے۔ ارشاد ہوا۔ اوس سے کہنا کہ تو بعد نماز صبح کے طلوع آفتاب تک پانچہزار مرتبہ درود شریف پڑہتا ہے بعد اوسکے کوچہ کاروبار مین جو قدم دہرتا ہے وہ سب تیرا مقبول ہوتا ہے اور تجھکو درجہ اعلے الحصول ہوا۔ اس بات سے سوائے حق تعالی اور کراما کاتبین کے کوئی ماہر نہین ہم راز تیرا کسی پر ظاہر نہین اے عاشقان رسول مقبول اے نثار جان کا مقام ہے۔ دیکھو ہم غلامون پر حضرت کی کیسی کیسی نوازش واکرام ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ۔

(مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَ الْحَقَّ) صَدَقْتَ یَارَسُوْلَ اللہ خوشا نصیب اوس شخص کے جسنے کہ دیدار مبارک سے آپکے مشرف ہوا۔ اور جسنے آپکو دیکھا بیشک اوسنے خدا کے دید کا اقرار کیا۔ بقول مولف۔

قصیدہ

جلوہ حق یا محمد روئے تو ۔۔۔ کعبہ جن وبشر ابروئے تو

طوق شد بہر دل دیوانہ ام ۔۔۔ حلقہ گیسوئے عنبر بوئے تو

بہر قتلم حاجت شمشیر نیست ۔۔۔ ذبح کن از جنبش ابروئے تو

دل پریشانست چون سنبل مدام ۔۔۔ در خیال زلف عنبر بوئے تو

کے بگرود قرب تو حاصل مرا — نیستم شایستہ از سگان کوی تو
ماہی خواہم گذر از رحمت آن — ہست ما را باغ بہشت روی تو
بہر حق کن لطف بر مسکین دلم — ہست این دل تشنہ گیسوی تو
رحم فرما روز محشر با شفیع — بہتر از بہر شفاعت موی تو
غنچہ دل یا نبی کے بشگفد — چون ہوا سے دامن خوش بوی تو
روز و شب باشد امید لطف — ہیچ طوبی آن قد دلجوی تو
عین ایمان نبود بجز رفتار — دل تصدق جان فدا در کوی تو
زندہ جاوید باشم تا ابد — دفن من گر شود در کوی تو
جام وصلت لطف کن تحقیق — تشنہ لب تحقیق آمد سوی تو

پس اوس مرد صالح نے بادشاہ کے پاس جاکر۔ احوال خواب کا بیان کیا اور
جو کچھ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا تھا۔ عیان کیا۔
بادشاہ ماجرا ے خواب سنکر بہت شاد ہوا۔ بند غم سے آزاد ہوا
تین ہزار دینار اوسی وقت اوس شخص کے پیش کش کیا اور کہا۔ یہہ سب
سچ ہے جو کچھ کہ تمنے ستے دئے۔ اب مابین تمہارے اور ہمارے
روابط محبت کے مستحکم ہوئے۔ آج سے تم میرے محرم راز ہوئے۔ جو کچھ تم کو
ضرورت ہو جس چیز کی حاجت ہو بے تکلف بیان کرنا۔ اور اس خادم
کو اپنا مرہون منت کرنا۔ اسکے بعد بادشاہ نے جناب باری مین سجدہ

شکر ادا کیا اور با اشتیاق دیدار رسول پروردگار یوں عرض کیا بقول مولف

قصیدہ

پھر کیا ہجر نے سب پردہ اب اٹھانیکے لئے
طالب دیدار کو جلوہ دکھانیکے لئے

سیکڑوں لاکھوں ہزاروں مین خدا نے بدن
منتخب تمکو کیا دلبر بنانیکے لئے

ایک عاشق تھی انکا حسن یوسف کی مگر
آپ ہو محبوب سب دلبر زمانیکے لئے

روتے روتے تھکگئی ہے آنکھ یا نکلی جھڑی
ہے ارادہ ہجر مین دریا بہانیکے لئے

جب تمہاری یاد مین آتے ہین مجھکو غشیان
جام کوثر لاتے ہین حورین پلانیکے لئے

عشق احمد مین فنا ہوکر جو پائی ہے بقا
موت آئی ہے مجھے دیکھو جلانیکے لئے

ہوگئے [illegible] یا رسول
چاہیے کچھ تو لگی دل کی بجھانیکے لئے

[illegible]
اے مسیحا تم نہ آؤ پھر جلانیکے لئے

کشتہ ہجر نبی کا کیا کروگے تم علاج
کیون چھپا آکے ہونا حق ستانیکے لئے

جرم [illegible] دوزخ پائی
خوف کیا آپ ہین مجھکو چھڑانیکے لئے

کثرت عصیان کے باعث منہ کفن مین ہے چھپا
[illegible] دکھلانیکے لئے

دوستو حاجت نہین تلقین کی ہنگام نزع
آئینگے آقا آپ کلمہ پڑھانیکے لئے

حسرت دیدار مین تحقیق مرتا ہو جسے
آئینگے شہ قبر مین جلوہ دکھانیکے لئے

الحاصل مرد صالح بادشاہ سے رخصت ہوکر۔ قاضی کے پاس آیا۔ قرض خواہ کے دینار دیکر مضمون خواب سنایا۔ قاضی نے کہا سبحان اللہ جس شخص کے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حامی و مددگار ہون ہم
اوس سے طالب دینار ہون۔ مین ہرگز نہ لونگا کیونکہ وہ اوس قرضہ مین اونکے پاس سے
دونگا الغرض قاضی نے ویسا ہی کیا۔ قرضخواہ جب یہہ خبر سنا اوٹھکر اون کے پاس آیا
اور قاضی سے کہا۔ کہ مجھے بھی تین ہزار دینار ادیتے ہین کہ یہہ گنہگار کے پاس سے بدو
لیجئے۔ اور مین نے بھی اپنا قرضہ معاف کیا۔ اے پیارے رسول کو تنگ ہم سے پاک
اے دینار بھائیو کیون غافل رہتے ہو ہر وقت درود شریف سے
غافل نہ ہو بیشک درود شریف حلال مشکلات ہے۔ درود شریف کے
پڑھنے والے کو دنیا مین راحت اور عقبی مین نجات ہے۔

نام حضرت پہ لاکھ بار درود		بے عدد اور بے شمار درود
ہمکو پڑھنا خدا نصیب کرے		دم بدم اور بار بار درود

بیان فضائل محفل میلاد شریف

حضرت امام جذری رحمت اللہ علیہ فرماتے ہین کہ جو شخص خلوص نیت سے
مجلس میلاد شریف کا ارشاد کرتا ہے۔ یا صدق دل سے ذکر خیر سنتا ہے وہ
سال بھر بلا سے محفوظ رہتا ہے اور مقصد دلی اوس کا برآتا ہے۔

بیاد مصطفے جو اشک سے دامن بھگوتے ہین	رباعی	وہ گویا حرف عصیاں اپنے لوح دل سے دھوتے ہین
ہی کیا بلکہ جنت اونکا جو طیبہ مین فنا ہو کر		قریب روضہ انور بزیر خاک سوتے ہین

واسطے ہرسال تاکہ برخلاف اسکے کہین کہین عاشقان بیہودہ استعمال
شریعت محمدیہ ہوتے ہین تو کسی نے اوسکو بدعت کہا ہے یا ورکسی نے ناجائز
یا دوسرا کا حیلہ کرکے جگانا منع حکیم کا مقولہ سناتا ہے۔ اور کسی نے بانی محفل کے
کیا اگر محفل میلاد مین حاضر بھی ہوتا ہے تو غلبہ خواب سے پڑہ پڑہ جاتا ہے
دیوانہ شعری کہنا شروع کرتا ہے۔ ہان کہین ناچ رنگ ہو یا ٹھمریان گاتین
ہون وہان بڑی شوق سے حاضر ہوتے ہین ایسے جلسون مین تمام تمام شب
شوق سے جگتے ہین۔ ایسا جگانا حکیم ہو گیا اگر آسمانی فرشتہ بھی کہے
تو سبیل بہ شفا ہو جاتا ہے۔ اور اس قسم کا خرچ سعادت دارین گردانا
جاتا ہے۔ اے دیندار بھائیو میرے پیارے حبیب صلعم کہ میرا
یہ بیان اسوقت تمکو تلخ معلوم ہوتا ہوگا۔ دیکھو خدا سے ڈرو یہ دو روزہ
زندگی پلک جھپکتے ہی فسق و فجور مین گذر جاوے گی آخر ایک روز
بمصداق کل نفس ذائقة الموت کے سبکو مرنا اور پھر قیامت
کے دن زندہ ہونا اور خداوندکریم کو جواب دینا برحق ہے اسوقت خدا
و رسول سے شرمانا ہوگا۔ پس توفیق دے اللہ جل شانہ تمام دیندار
بھائیون کو۔ کہ عذاب خدا سے ڈرین اور اوسکے رسول کریم کی سنت
کے پابند ہین۔ اور اپنے آقا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ
وسلم کی عشق و محبت مین مبتلا ہو جاوین سوائے رجال من

قصیدہ

تو اپنے عصیان ہمین آپ جو چھپاتا جاتا
ہے یقین بحر کرم جوش مین آتا جاتا

پرتو نور نبی کا سے جلے گرتا دل پر
مصفّا سا آئینہ قلب چمکتا جاتا

چشم گریان کی جو دیدار نبی کے قابل
جلوہ حق میرے آنکھون مین ہی بھرتا جاتا

سنگ آستانہ جو بنا رہتا در اقدس کا
بوسے نعلین مبارک کے مین لیتا جاتا

بخت خوابیدہ اگر جلگے ہوتے یارب
شہر یثرب کو سر آنکھون سے مین چلتا جاتا

لوگ دیوانہ سمجھتے مجھے اے وحشت دل
سر سے گیسوئے پیمبر کا جو سودا جاتا

سوزش عشق نبی دل مین الٰہی ہوتی
شمع سان محفل عالم مین مین جلتا جاتا

باغ یثرب سے نسیم سحری گر آتی
غنچہ دل صفت گل میرا کھلتا جاتا

دل میرا انکی جدائی مین بہت دق ہوتا
مرض عشق جو اسے رشک مسیحا جاتا

بسمل عشق نبی گریہ مین ہوتا تحقیق
پس مردن مرا لاشہ بھی تڑپتا جاتا

اے مسلمانون افضل ترین عبادت اور بزرگ ترین ریاضت ہم گدایون کی اپنے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے جوکہ وسیلہ حاجات دنیا اور ذریعہ نجات عقبیٰ ہے۔ خوشا حال اون عشاقون کا جوکہ آپکے عشق ومحبت مین اپنا مال وزر لٹا کر آنجناب اقدس کی حضوری پاتے ہین اور ایک ہم ہی بدقسمت اور پریشان حال ہند مین۔ رہکر کف افسوس ملتے ہین۔ بقول مولف۔

قصیدہ

سینہ جسکا کہ مدینہ ہو وہ مسکن ہوتا
سامنے روضۂ پرنور کے مدفن ہوتا

عشق سرکار نبی قلب پہ کرتا جو اثر
مثل خورشید کے دل میرا بھی روشن ہوتا

جذبۂ عشق نبی سے جو میں ہوتا بیتاب
خواب میں احمد مختار کا درشن ہوتا

خوب تھا خلد میں ہمراہ پیمبر جاتا
ہاتھ میں احمد مختار کا دامن ہوتا

الفت احمد مرسل مرے دل میں جو ہوتی
دل ہمہ داغ محبت کا یہ مخزن ہوتا

قد احمد کا جو ہوتا جو یہ بلبل عاشق
شاخ طوبیٰ پہ یقین ہے کہ نشیمن ہوتا

لب دندان پیمبر کی جو الفت ہوتی
دل مرا گوہر و یاقوت کا معدن ہوتا

اثر عشق پیمبر سے جو ہوتا عارف
نور عرفان کا مرا قلب بھی مخزن ہوتا

قلب میں عارض رنگین کی جو الفت ہوتی
دل یہ داغ مرا غیرت گلشن ہوتا

دل میں ہوتی جو حقیقت نبی کی الفت
سینہ گنجینۂ اسرار کا معدن ہوتا

حضرت مولانا عبداللہ بن عیسیٰ انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے گروہ میں ایک بڑھیا نیک بخت پرہیزگار رہتی تھی دن رات عبادت کرتی تھی جب وہ مرگئی تو اوسکی اسباب سے ایک دینار کہ وہ بھی دس برس سے سوت بیچ بیچ کر جمع کیا تھا نکلا اوسکے بیٹے نے عہد کیا کہ اس دینار کو کسی ایسے کام میں صرف کیا چاہیے کہ جس سے مجھے اور اوس ضعیفہ کو ثواب حاصل ہووے فکر میں تھا کہ ایک روز اوس نے کسی مقام پر جا نکلا جہاں چند فقرا اکٹھے ہو کر ذکر خیر جناب سید الانام علیہ الصلوات والسلام کا کر رہے تھے اور حالت شوق و ذوق میں خوشحال تھے

جوان نے پوچھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے لوگون نے جواب دیا۔

قصیدہ

جشن میلاد نبی کرتے ہیں ہم — ہم مسلمان سب خوشی کرتے ہیں ہم

سب نے مدینہ کا ارادہ کیا ہے سو — قصد جنت کیلئے بھی کرتے ہیں ہم

کیون نہ ہووینگے ادا حمد خدا — واسطے مدحت اونکی اب کرتے ہیں ہم

جب کہ نبی کی فضیلت پڑھتی ہین — با افضل الرسل ہم پیروی کرتے ہیں ہم

کیون نہ شیدا ہون سب تمام عشق کے — اب انہی کی پیروی کرتے ہیں ہم

جب شفیع روز محشر کھیلا ہو دل — مدح گیسوئے نبی کرتے ہیں ہم

اسکے بعد اہل مجلس اوس جوان سے کہے کہ اسے برادر اس ذکر خیر کی برکت سے تمام اہل مجلس پر رحمت الہی ہوئی جوان بھی اوس محفل مبارک مین شامل ہوا۔ پھر اوس جوان نے اوسی شب خواب دیکھا۔ کہ گویا قیامت قائم ہے اور منادی غیب ہر ایک شخص کو فلان ابن فلان کہکے نام بنام پکارتا ہے آخر نوبت اوس جماعت کے بلانے کی پہنچی جسمین یہ جوان بھی شامل تھا۔ اور منادی غیب نے کہا کہ مرحبا بکم اللہ۔ یعنے رحمت ہو خدا کی تم پر اے لوگو تم مین سے حق تعالی نے ہر ایک کو ایک ایک محل جنت مین رہنے کو عطا فرمایا ہے جوان کہتا ہے کہ مین بھی اوس جماعت کے ساتھ چلا وہان ایک مکان عظیم الشان دیکھا کہ۔ اوسکے بالاخانے پر حورین بناؤ سنگار کیے بیٹھی ہین۔ جب مین نے اوس مکان مین جانیکا قصد کیا تو

ایک فرشتے نے میرا دامن پکڑ کر کہا کہ۔ اے عزیز یہہ مکان اوسکا ہے جس نے مولود شریف کی محفل کی تھی۔ اور یہہ دوسرے مکانات جو اوسکے گرد ہیں۔ حاضرین محفل کے لئے ہین جنھون نے ذکر میلاد شریف شوق دل سے سُنا ہے۔ اور اونکے نام پر درود سلام بھیجا ہے غرض یہہ جوان بیدار ہوا۔ اور صبح کو اوسی دینار کے صرفے محفل میلاد شریف ترتیب دیکر تمہید بیان مین لایا۔

یہہ بزم بزم مولد ذکر الہ ہے	یہہ مجلس رسول فلک بارگاہ ہے
اس گھر سے تا بعرش برین ایک راہ ہے	جلدی چلو کہ محفل میلاد شاہ ہے
جو آگیا یہان ہمہ تن نور ہوگیا	سارے گناہ مٹ گئے مسرور ہوگیا
یہہ بزم جلوہ گاہ رسول زمانکی ہے	یہہ بزم جلوہ گاہ مرے جان جانکی ہے
یہہ بزم جلوہ گاہ شہ مرسلان کی ہے	یہہ بزم جلوہ گاہ شفیع جہان کی ہے
اس بزم کی تمام زمانے مین دھوم ہے	ملتی ہین ملک کو بھی جا یہہ ہجوم ہے
اس جا فلک سے بارش باران نور ہے	رفعت سے یانکی پست بلندی طور ہے
یہہ محفل حبیب خدائے غفور ہے	جو کوئی اس سے دور ہے جنت سے دور ہے
کہتے ہین جسکو عرش یہی وہ مقام ہے	یہہ بزم ذکر مولد خیر الانام ہے
ہے فرش نوریان سے وہانتک بچھا ہوا	سر پر ہے شامیانہ رحمت کھنچا ہوا
پھولوں لگا ہے ذریہ پہ پردا پڑا ہوا	ہر سمت ہے باب شفاعت کھلا ہوا

پنکھا لگا ہے رحمت رب مجید کا | کمرہ سجا ہے جد حسین شہید کا

شیشے ہین یا صفا کے بلور گرد ہے
جو بکیہ ہے وہ محفل عالم مین فرد ہے
جنکی چمک سے چہرۂ خورشید زرد ہے
کوئی گلاس سبز کوئی لاجورد ہے

پھیلا جو کائنات مین عالم یہہ نور کا | گل ہو گیا چراغ سر شام طور کا

ہے عطر اعتقاد تو پان اتحاد کا
چونا ہے نور روشنۂ دین وداد کا
ہے چھالیہ جو حب کی تو کتھا ہے داد کا
زردہ ہے زردی رخ عاشق کی یاد کا

بٹتے ہین خوب ہار ثواب درود کے | ملتے ہین پھول رحمت رب ودود کے

تقسیم ہونگے نقل ثواب عظیم کے
حصے ملینگے لطف خدائے کریم کے
ساغر چلینگے رحمت رب رحیم کے
تورے بٹینگے نعمت فیض عمیم کے

اس بزم پاک مین جو کوئی دل سے آئیگا | فردوس مین مکان وہ رہنے کو پائیگا

مسند وہ چار باغ کہ نایاب روزگار
ہر ایک تکیے پر گل فردوس ہو نثار
تکیوں پہ وہ بہار کہ جسپر فدا بہار
ہر بیل رشک سنبل گیسوئے پیچ دار

ہر بوٹہ گلبن چمن روزگار ہے | ہر پھول باغ صنعت پروردگار ہے

ہر ایک گلاب پاش ہے طوبائے باغ خلد
مجمر ہے رشک لالۂ حمرائے باغ خلد
دود بخور گیسوئے حوران باغ خلد
ہر عطر دان ہے گل رعنائے باغ خلد

عطر مراد سے ہے یہہ غنچہ بھرا ہوا | اجر ثواب سے یہہ چمن ہے ہرا بھرا

کیسا مکان یہہ کیسی عمارت ہے دلستان | کیسا وسیع صحن ہے کیا خوب سائبان

تو جہاں ہے بہشت خلد کہاں اور یہہ کہاں ۔ حوریں تصدق اسپہ ہیں گلشن جنان

یہہ بوستان ہے یا کہ حرم خیر الانام ہے ۔ دروازہ اس مکان کا باب السلام ہے

یاں آمد رسول علیہ السلام ہے ۔ یاں کا ادب کرو یہہ ادب کا مقام ہے
حوران باغ خلد کا یاں ازدحام ہے ۔ بیٹھے ملک کے ورد زبان یہہ کلام ہے

اس بزم پاک میں جو کوئی آئے تو شاد ہے ۔ رونق فزا یہاں میں خود ان کے حبیب ہے

مشتاق ہیں یاں کرم روشنی کے اہتمام پر ۔ مصروف خواجہ خضر ہیں تقسیم جام پر
ہیں حضرت خلیل مکان طعام پر ۔ مشغول ہیں نبی سے غرض اپنے کام پر

انجلیں اہل بزم کا تو پاسبان ہے
مسکین سر نجات کا بس یہہ نشان ہے

بعد اوسکے اہل بزم سے خواب کا حال کہا جنہنے یہہ ماجرا سُنا - اوسنے عہد کیا کہ تا زندگی اس مجلس عالی کے چھوڑنے کا اتفاق نہو گا - دوسرے روز پھر اوس جوان نے خواب دیکھا - کہ دو مکان جڑاؤ کہ اوسکے ادنی جواہر کے آگے سات ولایت کا خراج ایک جو کے برابر ہے - تیار ہیں - اور بہت سے مکانات اونکے اطراف ہیں اون دونو مکانون میں سے ایک مکان میں وہ ضعیفہ بہت عمدہ کپڑے پہنی ہوئی - نہایت شان و شوکت سے مسند زرنگار پر تکیہ نورانی لگائی بیٹھی ہے - اور اوسکے لباس سے ایسی خوشبو آرہی ہے کہ

اگر مُردے کے دماغ مین پہونچے تو قبر سے جی اوٹھے - جوان نے اوس ضعیفہ سے سبب اس مرتبے اور عزّت کا پُوچھا - اوسنے کہی کہ اَے بیٹا یہہ مرتبہ بدولت اوسی دینار کے ہے جو تُو نے محفل میلاد شریف مین خرچ کیا - اور یہہ دوسرا مکان - اوس خدمت کے انعام مین تیرے واسطے تیار ہوا ہے - اور دوسرے سب مکانات اطراف کے حاضرین مجلس کے واسطے بنے ہین جنہون نے مجلس مولود شریف مین حاضر ہو کر ذکر محبوبِ خدا صلعم سُنا ہے اور اپنا جان و مال آپکی مُحبّت مین فدا کیا ہے - اَے مسلمانو - ایسے جناب کے نام پر جان و مال نثار کرو - تا کہ قیامت کے دن وسیلۂ نجات ہم گنہگارون کا ہو - جیسا کہ کسی عاشق کا قول ہے -

قصیدہ

جان و دل اوس شہ لولاک پہ قربان کیجے	اونکے قدمونپہ تصدّق یہہ دل و جان کیجے
مال کیا چیز ہے اور جانکی حقیقت کیا ہے	لاکھہ جان فرش رہ مقدم جانان کیجے
بچگئے جسکی شفاعت کے سبب دوزخ سے	ایسے محسن کا ادا شکر کس عنوان کیجے
آہ جب دولت دیدار ہی ہمکو نہ ملی	کیون نہ اس عمر کو صرف غم حرمان کیجے
سامنے آپکے اَے مہر سپہر رحمت	عرض کیا کیا الم شام غریبان کیجے

شدّتِ رنج و محنِ جُرم و گنہ کی ظلمت
کیا غم و درد کو اظہار و نمایان کیجے

نقل ہے کہ جب حضرت نوح علیہ الصلوات والسلام کو طوفان کی خبر دیگئی اور حکم ہوا۔ کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار۔ تختے بناؤ۔ اور ان پر ہمارے نام سے شروع کرکے سب پیغمبرون علیہم السلام کے نام ایک ایک تختے پر لکھو۔ چنانچہ حضرت نوح ع نے ویسا ہی کیا۔ اور ہر تختے پر ایک ایک پیغمبر کا نام لکھا۔ صبح کو وہ سب نام مٹ گئے۔ پھر دوبارہ لکھے دوسرے دن پھر وہ نام سب مٹ گیے تب حضرت نوح ع نے بارگاہِ صمدیت مین۔ مناجات شروع کی ارشاد ہوا۔ کہ جس طرح ہمارے نام سے۔ شروع کیا ہے۔ اوسیطرح۔ ہمارے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر تمام کرو۔ جب حضرت نوح ع نے نام نامی ہمارے پادشاہ دوعالم کا لکھا غیب سے آواز آئی۔ کہ اے نوح اب تمام ہوئی کشتی تمہاری۔ سبحان اللہ مومنون کیا شان محمدی ہے۔ جسکے اظہار مین زبان ہر فرد بشر کی قاصر ہے۔ بقول مؤلف۔

قصیدہ

نرالی نہ کیونکر ہو شانِ محمدؐ	خدا آپ ہے مدح خوانِ محمدؐ
بلا کر شبِ وصل عرش بریں پر	خدا ہی تو تھا میزبانِ محمدؐ
کلام الٰہی سے ثابت ہوا ہے	زبان خدا ہے زبانِ محمدؐ
زبان میری قاصر ہے وصفِ نبیؐ مین	خدا ہی سے پوچھو بیانِ محمدؐ

سراسر ہے نور خداوند عالم — وہ جسم محمدؐ وہ جان محمدؐ

محمدؐ کے جلوہ مین خالق عیان ہے — بیان کرتے ہین نکتہ دان محمدؐ

جو دیکھا محمدؐ کو دیکھا خدا کو — یہہ گویا تھی ہر دم زبان محمدؐ

خدا اور ساری خدائی کو واللہ — تھی مرغوب بوئے دہان محمدؐ

نہ قربان کیونکر ہو وقت تبسم — جو دیکھے قمر درفشان محمدؐ

قدم چومتا دلکی حسرت نکلتی — یہان ہوتا خدایا زمان محمدؐ

ہرے مرغ دلکے لئے دام ہوکر — گئے صید ہین گیسوان محمدؐ

پڑا داغ دل پر ہے عشق نبیؐ کا — مین رکھتا ہون بس یک نشان محمدؐ

سمجھکر مین خنجر ہی پھیرون گلے پر — نظر آئین گر ابروان محمدؐ

خودی مٹھ ہی جائیگی بیخود بناکر — جو دیکھون رخ دلستان محمدؐ

تہین قصر جنت کی پروا رہیگی — ملے مجھکو گر آستان محمدؐ

خدایا تو اپنے ہی فضل و کرم سے — بنادے مجھے دربان محمدؐ

کرون شکر کس طور باری تعالے — بنایا مجھے مدح خوان محمدؐ

مین بلبل ہون یثرب کا تحقیق سمجھو
ہے مسکن مرا بوستان محمدؐ

بعد اسکے چار تختونکی جگہہ اور خالی رہی ۔ حضرت نوح ؑ نے جبرئیل امین سے پوچھا کہ تختہ اخیر تو ختم المرسلین کے نام سے

پورا کیا - اب یہہ چار تختونکی جگہہ جو خالی ہے - اون تختون پر میں حیران ہون کہ وہ کون ہین ایسے - جنکا نام لکھا جائیگا - کسواسطے کہ - بعد ختم المرسلین کے - کوئی پیغمبر نہو گا - جبرئیلؑ نے کہا - اے نوحؑ - اوس شاہ نامدار کے چار یار ہین کہ دین واسلام کے اور آئینؐ ایمان کے چار رکن ہین - یہہ چارون تختے اونکے نامون سے مرتب کیجئے - تب یہہ کشتی کنارۂ نجات پر پہونچے گی -

رحم کر یا رب محمدؐ مصطفیٰ کیواسطے راہ دین دکہلا عمرؓ سے رہنما کیواسطے		مجرمونکو بخش صدیقؓ ہدا کیواسطے شرک سے رکہہ دور عثمانؓ باحیا کیواسطے
	حل مشکل کر علیؓ مرتضیٰ کیواسطے	
ہول محشر سے ہے دل اپنا نہایت بیقرار وقت پرسش کے جو پوچہیگا مجہے پروردگار		دیکہہ کر یار گناہونکو سدا ہون اشکبار تب یہی کہتا ہونگا فضل کر اے کردگار
	رحم کر حضرت حسنؓ شاہ علا کے واسطے	
مین ہون اپنی عمر سب حرص و ہوا مین کہو رہا یاد کر کے دن قیامت کا سدا ہون رو رہا		خواب غفلت مین جہانکے مین ہون آکر سو رہا خوف محشر سے دل مغموم پر غم ہو رہا
	کر کرم یا رب شہید کربلا کیواسطے	
ہے یہی پروردگارا بادشاہا التجا نور سے ایمان کے میری لحد کر پر ضیا		صدمۂ جانکندنی اور قبر سے کر دے رہا یا الٰہی یہہ میری مقبول کر تو اب دعا

زہرائے فاطمہؓ خیر النسا کیواسطے

میں نے جو کچھ کہ کیا ہون تجھ سے اظہار ہے
تجھ سے کچھ پنہان نہین تو واقف اسرار ہے
تو مرا مالک ہے یارب اور تو غفار ہے
لطف فرما لطف فرما یہ عاجز زار ہے

حمزہ و عباس و نو پارسا کے واسطے

عاقبت با خیر کر یارب یہی ہے آرزو
نار دوزخ سے بچا جنت کی دکھلا سیر تو
مین در دوزخ نہ دیکھون فضل سے تیرے کبھو
یہہ مری مقبول کر یارب دعا اور عجز تو

باقر و جعفر امامؑ باصفا کے واسطے

تو مرا مالک ہے یارب مین ترا بندہ غلام
شغل دنیا کو مرے تیری محبت کا دوام
حرص دنیا کی چھوڑا دے دلسے میرے تمام
شیر الفت کا پلا دے بھر کے یارب مجھکو جام

اے عاشقان روئے محمدؐ و اے شیفتگان گیسوئے احمدؐ — جانو اور آگاہ ہو کہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ مادہ تمام موجودات اور خلاصہ جمیع کائنات کا ہے۔ یعنے جب صانع باکمال کو ظاہر کرنا اپنے حسن بے زوال کا منظور ہوا۔ پہلے نور احدیت سے نور احمدیؐ پیدا کیا۔ اور تمام موجودات کو اوسکے نور سے۔ عالم ظہور مین لایا اور ظہور اوس ذات ستودہ صفات کا سب انبیا کے بعد محض اس واسطے تھا کہ جسطرح بعد طلوع آفتاب کے۔ روشنی مہتاب اور ستارونکی چھپ جاتی ہے۔ فروغ ملت محمدیؐ ناسخ کل ملتون کا ہو

اگروہ نورقدم پہلے سب کے ۔ جلوہ افروز ہوتا تو ۔ اور انبیا رسالت اور نبوت سے محروم رہتے ۔ بقول کافی ۔

طفیل سرورعالم ہوا سارا جہان پیدا	نظم	زمین و آسمان پیدا مکین پیدا مکان پیدا
نہوتا گر فروغ نور پاک رحمت عالم		نہوتی خلقت آدم نہ گلزار جنان پیدا
شہ لولاک کے باعث حبیب پاک کے باعث		جناب حقتعالی نے کیا کون و مکان پیدا
ظہور ذات اکرم سے فیوض خیر مقدم سے		نسیم بوستان پیدا بہار گلستان پیدا
جمال و حسن میں یکتا کمال خلق میں یکتا		کوئی پیدا ہوا ایسا نہوگا یہان پیدا

انہیں کے واسطے دنیا انہیں کیواسطے عالم
انہیں کیواسطے کافی کئے سب انس و جان پیدا

رباعی

پیش از ہمہ شاہان غیور آمدہ	ہر چند کہ آخر بظہور آمدہ
ائے ختم رسل قرب تو معلوم شد	دیر آمدہ زراہ دور آمدہ

نقل ہے کہ ایکدن جناب خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ ائے جبرئیل ع عمر تمہاری کسقدر ہوئی عرض کیا ۔ یارسول اللہ ؐ خدائے علیم دانا کے حال ہے ۔ اسقدر جانتا ہون کہ جب مجھے خلعت وجود عنایت ہوا ۔ ایک ستارہ نورانی کئے سو ہزار برس کے بعد طلوع ہوتا تھا ۔ اور مین نے اوس ستارہ کو

کئی سو بار دیکھا ہے۔ آپنے فرمایا وہ ستارہ اب بھی نظر آتا ہے
کہا کہ بعد ظہور ذات بابرکات کے پھر کبھی نہین دیکھا۔ فرمایا کہ
وہ ستارۂ نورانی نور محمدی تھا کہ صانع مطلق نے قبل تخلیق جمیع
موجودات کے پیدا کیا تھا۔ سبحان اللہ مومنو قربان جائین
اوس نور پاک کے کیا شان نوری ہے۔ بقول ضامن۔

ہر طرف جلوہ گر ہے جمال محمدی
مشہور عین حق ہے کمال محمدی

ہر رنگ و بوئے گل مین ہے نور جمال پاک
منظور حق سدا ہے وصال محمدی

عالم تمام مظہر نور حضور ہے
ظاہر ہے جابجا خط و خال محمدی

قربان جان و دل سے ہون اوس ذات پاک پر
ہے شمع بزم عشق جلال محمدی

طوبی بھی ایک شاخ ہے حضر تکیے باغ کی
لیکن علی ہین خاص نہال محمدی

روتے رہے ہمیشہ وہ امت کیواسطے
تھا حق سے بہر عفو سوال محمدی

اس سے سوا نہین ہے وظیفہ کوئی بزرگ
دلمین ہو یاد خاص خیال محمدی

باطن مین حق ہے جلوہ افروز کائنات
ظاہر مین جابجا ہے مثال محمدی

ضامن یہی ہے اپنا وسیلہ نجات کا
صلوات بر محمد و آل محمدی

نقل ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے روضۂ منورہ مین ایک درخت ہے
ہر سال مین دو بار پھولتا ہے۔ اور ہر ایک پھول مین سات پتے ہوتے ہین

سر پتے پر۔ لا الہ اللہ محمد الرسول اللہ منقوش ہے۔ والی اوس ملک کا۔ اون پتون کو بہ احتیاط تمام رکھتا ہے۔ مریض اوسکے استعمال سے شفا پاتے ہین۔ اور نابینا بینا ہوتے ہین۔ اگر کوئی پتا اوس درخت کا زمین پر گرتا ہے تو فرشتے اوسکو فوراً اوٹھا لے جاتے ہین۔ کسی جانور کی مجال نہین کہ۔ اوسکو کہائے اور آتش کا جبہ نہین کہ۔ اوسے جلائے۔ دوستو مقام تعجب ہے۔ کہ جب برگ درخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی برکت سے جل نہین سکتا ہے تو۔ بندۂ مومن جسکے دلپر کلمۂ طیب نقش ہو۔ کیونکر آتش دوزخ سے محفوظ نرہیگا۔ سبحان اللہ مومنو عجب شان وعجب نام حضرت ہے کیون نہو کسکا حبیب پاک ہے۔ بقول حضرت شمس طبریز رحمتہ اللہ علیہ

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی	برگزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی
نازنین حضرت حق صدر بدر کائنات	پیشوائے انبیا چشم وچراغ ما توئی
در شب معراج بودے جبرئیل اندر رکاب	پا نہادہ بر سر گنبد خضرا توئی
یا رسول اللہ تو دانی امتانت عاجز اند	عاجزان را رہ نما و پیشوائے ما توئی

شمس طبریزی چہ داند نعت آن پیغمبران
مصطفیٰ و مجتبیٰ و سید اعلیٰ توئی

نقل ہے کہ زمانۂ بنی اسرائیل مین ایک شخص نہایت فاجر وبدکار تھا

دوسوبرس تک فاسق و فاجر رہا ۔ سب لوگ اوسکے فسق و فجور سے
عاجز تھے ۔ جب وہ مرا تو لوگون نے ۔ اوسکو ایک مزبلہ بول و براز مین
پھینک دیا ۔ جبرئیل امین اوسی وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
پاس آئے ۔ اور کہے ۔ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے کہ ۔ آج ہمارے
دوست نے دنیا سے انتقال کیا ۔ لوگون نے اوسکی نعش کو بول و
براز مین پھینک دی ہے ۔ ابہی اوسکی تجہیز و تکفین لازم ہے ۔ اور بنی اسرائیل
سے کہو کہ ۔ اپنی اگر مغفرت چاہتے ہون تو اسی وقت اوسکے جنازہ
کی نماز پڑہین ۔ حضرت موسیٰ ع نے بعد تعمیل حکم رب العالمین ۔ کمال تعجب سے
سبب اوسکے آمرزش کا پوچھا حکم ہوا کہ ۔ جسقدر گناہ اوس گنہگار نے
دوسوبرس کی مدت مین کیا تھا خدا خوب جانتا ہے ۔ اور حال اوسکا
کبہی لایق بخشایش نہ تھا ۔ لیکن ایک روز یہہ شخص توریت دیکھتا تہا
جسوقت نام نامی ہمارے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا
پڑہا ۔ آبدیدہ ہوا ۔ اور اوس ورق کو آنکہون سے لگایا ۔ ہمکو
تعظیم و توقیر اپنے حبیب کی پسند آئی ۔ ایک اس تعظیم کی برکت سے
دوسوبرس کے گناہ عفو کئے گئے ۔ اے عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
تہنیت کا مقام ہے کہ ۔ خداوند کریم کو اوسکا حبیب جیسا کہ پیارا تھا
واللہ ثم باللہ اوسکے حبیب کو اوسکی اُمت دہ چند زیادہ پیاری ہے

خوشا نصیب ہم سیاہ کارون کے - کہ ہم آپکی اُمت کے زمرہ مین شامل ہین شکر کا مقام ہے کہ ہم بھی اوس سردار دو عالم کے غلام کہلاتے ہین - بیشک ہم غلامون کو دین و دنیا مین بجز ذاتِ با برکات کے کوئی وسیلہ نہین - بقول مؤلف -

خدا کے ہو پیارے وہ پیارا تمہارا — محمدؐ ہے ہمکو سہارا تمہارا

فلک کو گوارا نہین ہے یہہ ہرگز — نبیؐ ملکے رہنا ہمارا تمہارا

ہے پھر ساغرِ وصل کی دلمین حسرت — پلا دو وہ جام اب دو بارا تمہارا

مرے خواب مین لا کے تشریف احمدؐ — دکہا دو خدارا نظارا تمہارا

کسی ڈھب سے آکر ملو یا بُلا کر — نہین رنجِ فُرقت گوارا تمہارا

خدا جانے کیا کیا کرین ہم شکایت — ملے گر کبھی دل ہمارا تمہارا

کہین کیون نہ سر رکھکے پائے نبیؐ پر — یہہ رتبہ ہے صاحب ہمارا تمہارا

فدا جان بھی ہوگی تن سے نکلکر — دمِ نزع ہو گر نظارا تمہارا

مرے دلکی بستی بسے گی یقیناً — اگر ہو نبیؐ وان گذارا تمہارا

بصارت مرے دلکی ہو جائے دونی — میسر اگر ہو نظارا تمہارا

ترستے ہین آنکھین شب و روز میرے — وہ جلوہ دکہا دو خدارا تمہارا

تمہارے ہی کہنے سے ثابت ہوا ہے — ہے دیدارِ خالق نظارا تمہارا

جو چاہو کرو ہین گنہگار حاضر — ق — ہے محشر مین بیشک سہارا تمہارا

زبانکے ہلانے کی حاجت نہین ہے	ہے کافی فقط یک اشارا تمہارا

شمار محمد مین تحقیق بیشک
مقدر سے چمکا ستارا تمہارا

نقل ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام جب مصر کے قریب پہونچے اور یوسف علیہ السلام تمامی فوج اور لشکر سے استقبال کو آئے حضرت یعقوب علیہ السلام ایک بلندی پر کہڑے تہے۔ جوق جوق لشکر سامنے سے گذرتا جاتا تھا۔ جسدم حضرت یوسف علیہ السلام پدر بزرگوار کو دیکہے عماری زرنگار سے زمین پر گرے۔ اور حضرت یعقوب ع بہی حضرت یوسف ع کو دیکہتے ہی خاک پر غلطان ہوئے یہانتک کہ دونو لپٹ کر بیہوش ہوگئے۔ ملائکہ مقربین نے یہہ حال دیکہکر رویا اور کہا کہ۔ خداوندا جتنی محبت حضرت یعقوبؑ کو حضرت یوسف ع کے ساتہہ ہے۔ کوئی اور بہی ایسی محبت کسی سے رکہتا ہوگا۔ ارشاد ہوا۔ قسم ہے مجہے اپنی عزت وجلال کی کہ مجہے امتیان محمد سے اتنی ہی محبت ہے کہ جتنی یعقوب ع کو یوسف سے ہے۔ مجبوبین نہین جانتا کہ یہہ کیا مقام ہے۔ اور حقتعالی کی اپنے محبوبؐ کی اُمت پر کسقدر نوازش واکرام ہے۔ کیونکہ بقول مؤلف۔

قصیدہ

ہے مقبول داور یہ امت زیادہ
نہ کیونکر ہو مشتاق جنت زیادہ

کہے بار ہا ہیں نبی مکرم
ہے پیاری مجھے سب سے امت زیادہ

تو بخشے نہ بخشے ہے مختار و مالک
گناہونکی میرے ہے کثرت زیادہ

گنہگار بے حد ہوں لیکن خدایا
مرے جرم سے تیری رحمت زیادہ

طفیل نبی مکرم سے یارب
تو دے مجھکو ایمانکی دولت زیادہ

محمد نہوتے خدا بھی نہوتا
انہیں سے ہوئی خلق شہرت زیادہ

ادہر کعبہ تیرا ادہر نور تیرا
کروں کسکی یارب میں حرمت زیادہ

بسا میرے دلمیں صنم اور ہی ہے
تبتو تم سے کیوں ہو محبت زیادہ

جو ہمشکل خنجر ہیں ابرو نبی کے
ہوا مجھکو شوق شہادت زیادہ

مئے حب احمد پلادے تو ساقی
نہیں اس سے بڑھکر سخاوت زیادہ

مجھے جام وحدت عطا کر تو عارف
اوسی پر ہے راغب طبیعت زیادہ

ق

مجھے در پہ اپنے بلا لو خدارا
ستاتی ہے حضرت یہہ فرقت زیادہ

نہ رہنے کا یارا نہ آنیکی قدرت
جدائی کی دلمیں نہیں طاقت زیادہ

کسی طور سے دیکھوں دیدار حضرت
یہی دلمیں باقی ہے حسرت زیادہ

اگرچہ تھے شاہ ہونکے شہ سرور دین
پسندیدہ اونکو تھی غربت زیادہ

زمانے میں دیکھا ہے تحقیق ہمنے
ہے اسلام میں پھیلی بدعت زیادہ

نقل ہے کہ خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن کہ شفاعت کی صف ہو ملا باندہینگے ۔ اور تاج نبوت کا فرق مبارک پر رکھکر عرصات قیامت مین جسطرح مادر شفقہ اپنے فرزند گمگشتہ کی جستجو کرتی ہے ۔ اُمتی اُمتی فرماتے ہوئے اُمت گنہگار کی جستجو فرماوینگے ۔ حکم ہوگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اپنی اُمت کو حساب کے واسطے لاؤ ۔ آپ خلفائے راشدین ۔ اور مہاجرین ۔ اور انصار ۔ اور شہدا ۔ اور زہاد ۔ اور عباد ۔ کو سامنے لے جائینگے ۔ خطاب ہوگا ۔ اے محمد یہہ لوگ مطیع ہین یا منحرف ۔ و مخلص ہین یا دشمن ۔ عالم ہین یا جاہل روزہ دار ہین یا حرام خوار ۔ کس کس طرح کے لوگ لائے ہو ۔ خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت ملول اور مغموم ۔ آب دیدہ ہو کر عرض کرینگے پروردگار میرے مجھے تیرے رحم اور کرم سے یہہ اُمید نہ تھی کہ اسقدر میرے اُمت کی تفتیش فرمائیگا ۔ ارشاد ہوگا اے حبیب آج روز حساب ہے کاہ کاہ قطرہ قطرہ حساب کرونگا ۔ تا تجھے معلوم ہو کہ تیری اُمت سے کسقدر نافرمانی ہوئی ہے ۔ اور کوہ کوہ دریا دریا بخشونگا تا دیکھے تو مجھے کہ کسقدر تیری پاسداری اور غمخواری منظور ہے ۔ بیشک یا رسول اللہ آپ ہمارے شفیع المذنبین اور رحمت العالمین ہین بجز آپکی شفاعت کے ہم گنہگاروں کا بیڑا پار ہو نہین سکتا ہم غلاموں کی لاج آپ ہی کے ہاتھ ہے

محشر مین ہم غلامونکی بھی یاد رہے - بقول مؤلف

خدا را تم نہ بھولو یا نبی ہمکو قیامت مین
ذرا رکھنا گنہگاران اُمت کی حمایت مین

کوئی ہمسر نہین تیرا پیمبر حق کی قدرت مین
نہوگا اور نہ تھا کوئی نبوت مین شفاعت مین

ہے افضل اور اعلی تو عبادتمین سخاوت مین
نہین تیرا کوئی ثانی شجاعت مین شرافت مین

اگرچہ ہین ہزارون ہی حسینان جہان لیکن
نہین تمسا نظر آیا کوئی حسن و ملاحت مین

تجھی کو پایا ہے ہمنے خداوند دو عالم کو
ہے منکر وہ جو شک لایا نبی تیری رسالت مین

[illegible] جو کلام اللہ سے دیکھا
نہین کم ہین ہدایتمین فصاحتمین بلاغت مین

ہٹا کریم کا پردا جو دیکھا چہرہ انور
عیان ہے حقکا جلوہ یا محمدؐ تیری صورت مین

حدیث من رآنی سے ہوا ثابت یہی مجھکو
خدا کی دید ملتی ہے نبیؐ تیری ہی رویت مین

بنا لیتا اپنے سجدہ ترے در ہی کو مین کعبہ
اگر ایسا روا ہوتا نبیؐ تیری شریعت مین

بلا لو ہند سے مجھکو کوئی دم کا ہون مین مہمان
لبون پر آگئی ہے جان پیمبرؐ تیری فرقت مین

نہ تن کی ہے خبر مجھکو نہ جانکی ہے مجھے پروا
پھرا کرتا ہون مین دیوانہ بنکر تیری اُلفت مین

سراسر ہے جو یہ تحقیق شرمندہ گناہون سے
جو بخشے تو کمی کیا ہے خدایا تیری رحمت مین

نقل ہے کہ جب بہشت مین حضرت ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام پر عتاب نازل ہوا - اور حلۂ بہشت لے لیا گیا - آدم عم نے شرم برہنگی سے بھاگنے کا ارادہ کیا - موئے سر درخت عناب سے اولجھگئے حکم آیا - اے آدم

مجھسے بھاگتا ہے۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا۔ اے پروردگار مجھے
مجال گریز کی نہین۔ مگر تجھسے ہی پناہ مانگتا ہون۔ تو غفور رحیم ہے۔
میری خطا سے درگذر۔ کچھ اثر پذیر نہوا بلکہ حکم ہوا کہ۔ (اذہبو بعبدی)
لیجاؤ میرے بندہ کو فرشتے کشان کشان لیچلے۔ پھر عرض کیا کہ خداوندا
تو نے مجھے اپنے ید قدرت سے پیدا کیا۔ اور بہشت مین جائے
آسایش کی دی۔ ملایکہ کو میرے سجدہ کا حکم فرمایا۔ صرف ایک
گناہ سے یہہ سب کرامتین زائل نکر۔ پھر حکم ہوا (اذہبو بعبدی)
ملایکہ کھینچتے ہوئے لے چلے۔ عرض کیا خداوندا مجھے بہشت سے مت نکال
مین تیرے فراق کی طاقت نہین رکھتا ہون۔ فرمایا (اذہبو بعبدی)
فرشتے اوسی طرح لے چلے۔ التماس کیا۔ پروردگار بے نیاز
تو نے وعدہ کیا تھا کہ تیری اولاد سے انبیا اور اولیا پیدا کرونگا۔
اب مجھپر رحم کر۔ سودمند نہوا۔ غرض ہربار منت اور الحاح حضرت
آدمؑ کی زیادہ ہوتی تھی اور جس درخت سے پناہ مانگتے تھے۔ وہ
درخت دور بھاگتا تھا۔ اور ہر وقت یہی حکم ہوتا تھا کہ۔
اذہبو بعبدی۔ اور ملایکہ کشان کشان لے جاتے تھے۔ آخرکار
آدمؑ نے عرض کیا کہ تیرے حبیب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے
طفیل سے مجھپر رحم کر۔ حکم پہونچا کہ اے ملایکہ اسوقت آدمؑ ہماری

درگاہ مین - بڑا شفیع لایا ہے - اب تعظیم کرو اوسکی - کہ بدولت نام میرے حبیب کے مین نے اوسکا گناہ عفو کیا - دیکھو مومنو ہمارے آقا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر خداوند کریم کو کس درجہ منظور ہے - کیون نہو کسلئے معشوق ہین - بقول مؤلف

مطلع

ہین معشوق داور محمد ہمارے — اونہین پر ہے جان اپنی ہمنے نثارے
خدا کا ہے دیدار دیدار اونکا — جو دیکھین کہان ایسی قسمت ہمارے
ابہی عرش پر ہم چلا جاتے حضرت — جو ملجاتے نعلین ہمکو تمہارے
اونہین دین و دنیا کی ہو فکر کیونکر — جو دامن سے لپٹے رہینگے تمہارے
ثنا آپکی ہم جو لکہتے ہین ہر دم — مقدر کے چمکین نہ کیونکر ستارے
عبث عمر غفلت مین کہویا جو ہمنے — ازل ہی سے بد ہین مقدر ہمارے
یہہ بار گران سر پہ عصیان کا لیکر — تہی دست آئے ہین عاصی تمہارے
ہے گرداب عصیان مین کشتی ہماری — لگا اپنی رحمت سے اوسکو کنارے

ق

ہین مادر پدر بھائی فرزند و زن سب — یہہ ہین سارے دنیا مین دم کے نظارے
نہ سات آوے کوئی نہ کام آوے کوئی — سوا آپکے یا محمد ہمارے
شفاعت کے منکر جو ہین تیرے مولا — ہین فرعون ثانی وہ ملعون سارے

دعائیہ

تجہی سے تو چاہتے ہین امداد خالق — تو مقصد سے بہردے یہہ دامن ہمارے
اونہین دین و دنیا مین رکہہ شاد یارب — ہین شاہ دکن جو کہ والی ہمارے

صدا دل سے آتی ہے سن لے تو تحقیق
ہیں مقبول حضرت یہہ اشعار سارے

نقل ہے بلکہ سراسر اصل ہے کہ جب ابلیس لعین راندۂ درگاہ ہوا۔ ایک فرشتہ ہر روز طمانچہ غضب کا۔ اوسکے منہ پر مارتا تھا۔ اثر اوس طمانچہ کا دوسرے دن تک زائل نہوتا تھا۔ بعد بعثت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔ جب یہہ آیۂ کریمہ۔ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۔ نازل ہوئی۔ اوسنے عرض کیا۔ یا رب العالمین عالم میں میں بھی ہوں مجھے بھی تو اوس نعمت سے محروم مت رکھہ۔ حکم ہوا۔ آج سے ضرب طمانچہ موقوف ہو۔ مسلمانو ہر گاہ مردود بارگاہ ایزدی بدولت وجود محمدی صلی اللہ علیہ وسلم۔ بلا سے نجات پائے۔ طالبان محمد اگر صدمۂ آتش دوزخ سے محفوظ رہیں کیا عجب ہے۔ بشرطیکہ احکام الٰہی کے پابند رہیں۔ اور عشق محمدی انمیں جلوہ گر ہو۔ اللہ جل شانہٗ یہہ نعمت عظمیٰ سب مومنوں کو نصیب کرے۔ بقول مؤلف۔

مخمس

عشق نبیؐ جو دلمیں مرے جلوہ گر ہوا
فرقت کا رنج و غم مجھے شام و سحر ہوا
دلکی طپش کو دیکھہ کے گویا جگر ہوا
لاکھوں ہی صدمے سہہ گئی شوق وصال میں
قربان اوسپہ دل ہوا دلپر جگر ہوا

درد جگر کبھی تو کبھی درد سر ہوا
صد شکر ہے جو عشق نبیؐ کارگر ہوا
یوسفؑ کے دلمیں جب تو زلیخا کا گھر ہوا

طالب ہوا میں دید کا آئی یہی ندا
موسیٰ کا حال دیکھ لے جو طور پر ہوا

دو نو جہان سے کھو گیا شوق وصال میں
وحدت کا جام پیکے جو میں بیخبر ہوا

نور جمال نے مجھے بیخود ہی کر دیا
گردن ہی جھک گئی مرا سجدہ میں سر ہوا

اعجاز حق نما تھی جو انگشت آپکی
کرتے ہی یک اشارہ دو ٹکڑے قمر ہوا

نور نبی نے آئینہ دلکو بنا دیا
حیران دیکھکر جسے آئینہ گر ہوا

قبضہ ہوا اجل کا جو روح نحیف پہ
نور نبی وہیں مرے پیش نظر ہوا

اشکوں نے میرے دھو دیا دفتر گناہ کا
محشر کا دل میں جب مرے خوف و خطر ہوا

مقصد مراد کے ہوئے لاکھوں ہی سہل
حب نبی کا دل میں جو پیدا شجر ہوا

معروضہ بس یہی ہے کہ دیکھوں جمال پاک
منظور ہو تو قصہ مرا مختصر ہوا

حفظ و اماں میں اپنے تو رکھیو اسکو یا الٰہ
پیدا شہ دکن کو جو نور نظر ہوا

صد شکر نعت احمد مرسل کے فیض سے
تحقیق شعر اپنا ہر ایک پر اثر ہوا

نقل ہے کہ ایک دن حضرت جبرئیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام ہر دو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ جبرئیل علیہ السلام ردائے مبارک کو بوسہ دیتے تھے۔ اور بار بار آنکھوں سے لگاتے تھے۔ حضرت نے پوچھا اے جبرئیل یہہ کیا حالت ہے۔ میکائیل ع نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ص جبرئیل ع نے آج ستر مرتبہ

جناب باری سے رخصت طلب کی کہ حضور مین حاضر ہو - ملائیک کہتے تہے کہ اسقدر مبالغہ اور اصرار کیا ضرور ہے - اوسنے کہا مجہے اسکے جواب سے معاف رکہو کہ بدون زیارت جمال رسول خدا صلعم کے مجہے چین نہین آتا - کیونکہ -

دل چہین لیا اک جوان عربی نے	مکی مدنی ہاشمی مطلبی نے
کہو یا ہی تہا مجہکو مری دنیا طلبی نے	کیا خوب سنبہالا ہے رسول عربی نے
بندہ سے فزون تر ہے خدا کہہ نہین سکتا	مارا مجہے اے شوق تری بلعجبی نے
اوس منہ نبوت کی زیارت بہی ہوتی	کیا کام نکالا ہے مری بے ادبی نے
آدم تو گیا عرش پہ مسجود ملائک	کیا رنگ دکہایا تیری عالی نسبی نے

تسلیم کہو ہند مین کسطرح رہو نین
بے چین کیا دلکو مرے مضطربی نے

بیان ابتداء نور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

اے مسلمانو - دانایان غواض بحر حقیقت - و ماہران رموز شریعت نے یون لکہا ہے کہ - جب حضرت صمدیت کو اظہار ذات جامع الکمالات کا منظور ہوا - موافق اس حدیث کے - اَنَا مِنْ نُوْرِ اللہِ وَالْخَلْقُ کُلُّہُمْ مِنْ نُوْرِی یعنے حضرت نے فرمایا مین پیدا ہوا ہون اللہ کے نور سے - اور میرے نور سے ساری مخلوق ہے - اور حضرت نے یہہ بہی ارشاد فرمایا ہے کہ - اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللہُ نُوْرِی

یعنے سب سے آگے جو چیز اللہ نے پیدا کیا وہ نور میرا تھا۔

پس خداوند کریم نے جمیع موجودات کے نور سے ہزار برس پیشتر جو ایک روز اوس جہانکا ہزار برس اس جہانکے برابر کا ہے۔ جیسا کہ خداوند کریم ارشاد فرماتا ہے (وَاِنَّ یَوۡمًا عِنۡدَ رَبِّکَ کَاَلۡفِ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوۡنَ۔) نور کامل خواجۂ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا پیدا کرکے فضائے قرب مین رکھا۔ پس وہ نور بحیز ظہور ایک مدت تک بساط تقرب پر طواف مین مشغول رہا۔ بعد اوسکے سجدہ کے لئے مامور ہوا۔ اور خدائے عزّ و جلّ کی تسبیح مین مصروف رہا۔ پس اوس نور فیض گنجور ایک جوہر بنایا۔ اور اوس جوہر فیض مظہر کو نظر عنایت سے دیکھہ کے۔ دس حصے کئے۔ ایک حصہ سے عرش۔ دوسرے حصہ سے لوح۔ تیسرے حصہ سے قلم بنایا۔ اور حکم کیا قلم کو کہ لکھہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قلم نے ہزار برس مین بسم اللہ لکھی۔ بعد اوسکے حکم الٰہی سے۔ لا اِلٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ لکھا۔ سبحان اللہ موہو اسم مبارک آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ اسم پاک ہے کہ خداوند عالم جل جلالہ نے جو اپنے اسم پاک سے ملحق رکھا ہے اور جس اسم پاک کی توصیف کسی عاشق نے کیا خوب کیا ہے۔

مُسدّس

دُرِّ یتیم نامِ محمد کا میم ہے — اور حے لواحِ حمد ہے حلم حلیم ہے
اور بحرِ معرفت کا یہی خضر میم ہے — وشت ہے دال کے دل کافر دو نیم ہے
ہر حرف اسم پاک کا دُرِّ یتیم ہے — نام محمدی سے خدائے علیم ہے

یہہ میم ہو نہیں تو مشکل کشا ہوئی — حے سے کسیکو حلم کسیکو حیا ہوئی
یہہ میم ثانی مخبر ہوان کو رہنما ہوئی — اور دال درد مندونکے دلکی دوا ہوئی
ہر حرف اسم پاک کا دُرِّ یتیم ہے — نام محمدی سے خدائے علیم ہے

ہے میم مخزنِ کرم رحمتِ ودود — اور حے ہے حامئی ملک و انس جملہ بود
پھر میم ہے ملاحت حسن محیط جود — اور دال ہے یہہ دال پہ ہو دم بدم درود
ہر حرف اسم پاک کا دُرِّ یتیم ہے — نام محمدی سے خدائے علیم ہے

اوصاف نام پاک کے ہو کسطرح ادا — یک یک حرف مین اوسکے ہے اعجاز ما سوا
مقبول ہے وہ نام جو ہے میم سے بنا — مکہ مدینہ مسکن میلاد مصطفی
ہر حرف اسم پاک کا دُرِّ یتیم ہے — نام محمدی سے خدائے علیم ہے

حرمت جو حے کی چاہیئے ہوتی نہین رقم — جو نام حرف حے سے ہے سب وہ محترم
حے سے حسن حسین ہیں اور حیدر و حرم — حافظ ہے اونکا مالک و محبوب ذی حشم
ہر حرف اسم پاک کا دُرِّ یتیم ہے — نام محمدی سے خدائے علیم ہے

میم دوم سے مہر نبوت مین ہے چمک — ہے مہر و ماہ مین بہی اوسی میم کی چمک

اس میم سے مشرف ہوئے ہیں سبھی ملک — معراج کی ہی دھوم سمائی ہے تا سمک

ہر حرف اسم پاک کا دُرِّ یتیم ہے — نام محمدی سے خدائے علیم ہے

احمدؐ احد میں فرق اسی میم سے ہوا — حے ہے جہان میں حمد کا ڈنکا بجا دیا

میم مشدد اسلئے ہے دال سے ملا — ذات احد سے ذات محمدؐ نہیں جدا

ہر حرف اسم پاک کا دُرِّ یتیم ہے — نام محمدؐ ہی سے خدائے علیم ہے

مکتوبی حرف نام محمدؐ میں ہیں جو چار — ثابت ہوا انہیں سے ہے منصب چاریار

صدیقؓ یار غار عمرؓ صاحب وقار — عثمانؓ اور حیدرؓ کرار تا .. ا ر

ہر حرف اسم پاک کا دُرِّ یتیم ہے — نام محمدؐ ہی سے خدائے علیم ہے

یک ایک ہے حرف ناموں میں اونکے جو جلی — حضرت عمرؓ کو میم تو حیدرؓ کو حے ملی

عثمانؓ میں ہے میم مشدد چمک رہی — اور دال زیب نام میں صدیقؓ کے ہوئی

ہر حرف اسم پاک کا دُرِّ یتیم ہے
نام محمدؐ ہی سے خدائے علیم ہے

اے مسلمانو جسوقت نام مبارک خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہزار برس تک سربسجود رہا پھر سر اوٹھا کر کہا۔ السلام علیک یا محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حق تعالیٰ نے اپنے حبیب کے طرف سے جواب دیا۔ وعلیک السلام وعلیہ منی الرحمت۔ اسیطرح حصۂ چہارم اور پنجم ۵ اور ششم اور ہفتم اور ہشتم اور نہم سے مہتاب آفتاب بہشت اور دن

اور عرش و کرسی بنائی۔ دسوین حصہ سے روح محمدی کو پیدا کر کے
عرش کے دہنے طرف چار ہزار برس تک تسبیح و تقدیس مین مشغول
رکھا۔ الغرض وہ نور معجز ظہور ستر ہزار برس تک عرش پر اور
پانچ ہزار کرسی پر جلوہ افروز رہا۔ پھر جبرئیل علیہ السلام اور میکائیل
علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام۔ بموجب حکم ربانی۔ زمین
پر آئے اور پارۂ خاک کا طلب کیا۔ زمین نے جسوقت نام۔
خواجۂ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا سنا شق ہو گئی۔ اور
خاک سفید مثل کافور اوس سے ظاہر ہوئی۔ چنانچہ حضرت جبرئیلؑ
ایک مثقال خاک اوس مقام سے کہ اب جہان تربت شریف
آنجنابؐ کی ہے لے آئے پھر اوس خاک کو مشک اور زعفران
اور سلسبیل۔ اور مائے معین اور شراب تسنیم اور کافور بہشتی سے
خمیر کر کے مادۂ وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتب کیا۔
اور بعد از جبرئیل عنے۔ اوس درج نور مطہر کو اطباق سمٰوات
اور اطراف بہشت اور اضاف ملائیکہ مین گردیگرد پھرا کر
مژدہ سنایا۔ کہ جو کوئی قابلیت قبولیت کی رکھتا ہو۔ اس
گوہر گران مایہ کی خریداری کرے۔ ابو البرکات اشرف المخلوقات
حضرت آدم علیہ السلام کی روح پاک نے زبان استعداد سے

عرض کی - بقول شمیم

دلکو عشق شہ ابرار ہوا خوب ہوا
نور خالق کا طلبگار ہوا خوب ہوا

خواب مین آپکا دیدار ہوا خوب ہوا
بخت خفتہ مرا بیدار ہوا خوب ہوا

طائر دل مرا درکار ہوا خوب ہوا
زلف احمدؐ مین گرفتار ہوا خوب ہوا

اسی سودے مین تجھے نفع ملیگا اے دل
نور حضرت کا خریدار ہوا خوب ہوا

بے گناہ ہوتا تو میری نہ شفاعت ہوتی
للّٰلہ الحمد گنہگار ہوا خوب ہوا

نور حضرت کا ہے ہر لحظہ تصور دل مین
خانہ دل مرا درکار ہوا خوب ہوا

پرزے کرتا ہون گریبان کے مبارک اے شمیم
محض بیکار تھا با کار ہوا خوب ہوا

بیان ولادت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

القصہ ودیعت عظمیٰ - اور نعمت کبریٰ جسم خاکی انسان کو عنایت ہوئی یعنے نور محمدی - حضرت آدمؑ کی پیشانی پر جلوہ افروز ہوا - اور حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر عبد المطلب اور عبد المطلب سے عبد اللہ تک مرتبہ بمرتبہ منتقل ہوتا رہا - چنانچہ ایک دن - عبد اللہ نے عبد المطلب سے کہا کہ - جب مین بطحائے مکہ کے طرف جاتا ہون ایک نور عظیم الشان - میرے پیٹھ سے ظاہر ہوکر دو حصے ہو جاتا ہے - نصف حصہ اوسکا جانب مغرب اور نصف اوسکا جانب مشرق ہوکر - بصورت پارۂ

ابر کے میرے سر پر سایہ کرتا ہے ۔ پھر متوجہ ہوتا ہے ۔ طرف آسمان کے
اور دروازے آسمانون کے کہلجاتے ہین ۔ اور جب زمین پر بیٹہتا ہون
زمین سے آواز آتی ہے کہ ۔ اے وہ شخص نور محمدی تیری پشت مین
جلوہ افروز ہے تجہپر سلام ۔ اور جس درخت خشک کے پاس سے
گذرتا ہون وہ درخت فوراً سرسبز ہو جاتا ہے ۔ اور مجہپر سایہ کرتا ہے
جسوقت وہان سے اوٹہتا ہون ۔ پھر بدستور سوکہجاتا ہے ۔ عبد المطلب نے
کہاکہ اے عبد اللہ بشارت ہو تجھے کہ تیری صلب سے ۔ سید رسل
ہادی سبل احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوگا ۔ اور عبد اللہ
جسوقت بت خانے کے طرف جاتے تھے آواز آتی کہ اے عبد اللہ زنہار
تو ہمارے قریب مت آ کسواسطے کہ نور پیغمبر آخر الزمان تیری جبین ہے
جلوہ افروز ہے ۔ اور سبب ہماری ہلاکت کا ہوگا ۔

روایت ہے کہ ایک یہودیونکا سردار صاحب دولت آنحضرت کا
باوقار قرب وجوار مین مکہ معظمہ کے رہتا تھا ۔ اوسکی ایک دختر کا ہنہ
حسن وجمال مین اپنا نظیر نہین رکہتی تہی ۔ اور علم نجوم مین بہی ازبس ہوشیار تہی
ایک روز علم نجوم سے دریافت کرگئی ۔ کہ طوریت مین جس
صاحب جمال محبوب کردگار کے ظہور پانیکا ذکر ہے وہ شخص جو ایک عالم کو
فیض مین رحمت کے لائیگا وہ امسال اپنی مان کے شکم مین آئیگا ۔

خوش رو جوان عرب مین ایک صاحب جمال
حسن و جمال مین ہے وہ کعبہ مین بیمثال
فرزند اوس سے ہوئیگا ایک صاحب کمال
احمد ہی نام ہوگا وہ محبوب ذو الجلال

مہر نبوت اوسکے پشت ہوئیگی
اعجاز سے بھری ہوئی انگشت ہوئیگی

مرسل کہینگے لوگ اوسے پیر اور جوان
ظاہر کریگا اپنی نبوت کے سب نشان
ہوگا وہ قوم ہاشمی یک عالی خاندان
پیدا عرب مین ہوگا نبی آخر الزمان

جبرئیل اوسکے پاس سدا آتے جائینگے
جو عرش پر لکھا ہے وہ قرآن لائینگے

جبکہ وہ اس حال سے واقف ہوئی۔حضرت کے اشتیاق مین اوسکے دلکو بیکلی ہوئی بے خود ہوکر کہنے لگی۔بقول مولوی عبدالستار صاحب چشتی

معجزہ یہہ دکہا دیا کسنے
تھا مین مردہ جلا دیا کسنے
کرکے اپنے جمال کا شیدا
ہوش میرا اوڑا دیا کسنے
کیون بیابان مین روز جاتا ہون
مجھکو وحشی بنا دیا کسنے
دام گیسو دکہا کے عارض پر
میرے دلکو پہنسا دیا کسنے
اپنے رخ کا دکہا کے آئینہ
مجھکو حیران بنا دیا کسنے
چھپ گیا ابر مین مہ انور
رخ کا جلوہ دکہا دیا کسنے
کسکو ڈہونڈین ہم آپ کہو گئے
یہہ تماشا دکھا دیا کسنے

پوچھتے ہو ہو اسے آہو نکے
رخسے پردہ ہٹا دیا کسنے
مثل پروانہ جل رہا ہو نمین
شمع رخ کو دکھا دیا کسنے
آرہے تھے خواب مین مر حضرت
ہائے مجھکو جگا دیا کسنے
سوز فرقت اگر نہین دلمین
سر سے پا تک جلا دیا کسنے
ہچکیان رک گئیہین کیون میری
یاد کرکے بھلا دیا کسنے
پھر دکھا کر ہلال ابرو کا
بدر کو پھر گھٹا دیا کسنے
کسکی فرقت مین مر گیا ہون مین
مجھکو رنگ بقا دیا کسنے
کسکی فرقت مین آگ بھڑکی ہے
دلکو میرے جلا دیا کسنے
تھے ہے منصو قلب مائل زلف
دار پر پھر چڑھا دیا کسنے
کسکی زلفون کا ہوگیا سودا
مجھکو مجنون بنا دیا کسنے

جام وصلت پلا کے اے چشتی
مست و بیخود بنا دیا کسنے

جب ہوش مین آئی تو اوسنے معہ اپنے چند مصاحبون کے یلغار شہر مکہ پہونچی اور ایک عالیشان مکان مین قیام پذیر ہو ہر روز تمام اہالیان مکہ کی ضیافت کرتی تھی۔ اور اس حیلہ سے ہر ایک کو دیکھہ بھال کر کسوٹی امتحان پر کستی تہی جب نوبت اہل قریش کے دعوت کی پہونچی جبین حضرت عبداللہ پدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پر نظر کرتے ہی جان گئی کہ اوس نور مبارک کا امانت دار یہی ہے خبر مہر
نجوم نے مجھکو دی تھی وہ صاحب جمال یہی ہے بعد فراغت کاروبار
دعوت کے عبد اللہ سے سوال عقد کا کی۔ چونکہ آپکے عقد کی تجویز
بی بی آمنہ سے اسکے قبل ہو چکی تھی۔ اسلئے۔

فرمایا آپنے سو خوبی کی سنکے بات — منظور ہے کہا ترا اے مایۂ حیات
ناچار ہون نہین مجھے مہلت آج رات — عقد اپنا آمنہ ہی سے ہے لیلۃ البرات

گر زندگی رہے تو ترے گھر پھر آؤنگا
تجھکو بھی مین نکاح مین کل اپنے لاؤنگا

سنکر جواب صاف وہ بولی ستم شعار — وعدہ ہے میرا آج کا کل کا نہین قرار
منظور ہو تو اب نہین انکار زینہار — کل دیکھنے سے ہوگا مرا قول استوار

کل دیکھلینا اپنی برائی فلاح کو
منظور پھر کرونگی پیام نکاح کو

چمکا جبین سے نور نبوت کا جس گھڑی — کانون مین جو عورتون کے صدا نور کی پڑی
کوئی تو شوق دید مین جا بام پر چڑہی — اور کوئی پٹ کے اوٹ مین نظارہ کو کہڑی

شرم و حیا سے گو کہ وہ نظرون سے دور تہین
پر خواہش وصال مین مشتاق نور تہین

انمین سے بعض بی بی یہ کہتی تہی دل فگار — مجھکو ملے تو سر پہ تصدق ہون سو بار

کہہ رہی تہا اگر ... ہو نہ سکا ۔ آنکھوں پہ چھوٹ کر بہی ہے چہوٹ پانی وار دیا

قسمت ہے کسکی جسکو یہہ دولت نصیب ہو
لڑکا ملے اوسے جو خدا کا حبیب ہو

شہرہ ہوا عرب مین [illegible] کرکے ۔ حصے مین آئے دیکھئے کسکے یہہ باسرو
آئی صبا سہاگ کی جنت سے لیکے بو ۔ بی آمنہ کے عقد کی تہی پیش گفتگو

اور عہد ماہ رویان سا کہ ان ملکہ باشتیاق طلب اوس نور کبریا کے باہم آپسمین یہہ کہتی تہین ۔

بی بی حمل مین آئیگا جسکے یہہ خوش نصیب ۔ ہر ایک دردمند کا ہوگا وہی طبیب
کلمہ پڑہیگا جو کوئی مرنے کے بہی قریب ۔ بخشائیگا ضرور وہ اللہ کا حبیب

لڑکے کا فخر جسکے یہہ کون و مکان مین ہو
مادر کا رتبہ کیون نہین دو جہان مین ہو

جبکہ حضرت عبداللہ نے اوس کاہنہ کے پاس سے اپنے مکانکو واپس آئے اور بی بی آمنہ کے ساتھہ مناسبت کے بارہ مین جو پہلے ہی سے گفتگو ہو چکی تہی حسب قواعد دین حضرت ابرہیم خلیل اللہ علیہ الصلوات والسلام جو اوس زمانے تک وہی دین کا رواج جاری تہا حکم سے اللہ جل جلالہ کے سب نے ملکر حضرت عبداللہ کا عقد بی بی آمنہ کے ساتھہ پڑہوا دیا ۔

وہ شب عروس تھی موسیٰ کے طور کی
چٹکی ہوئی تھی چاندنی ہر سمت نور کی
راحت بھری ہوائیں چلیں تھیں کے سرور کی
حوریں صراحی لائیں شراب طہور کی

جسد میں حبیب کے نور نبی منتقل ہوا
پہلو میں شاد آمنہ بی بی کا دل ہوا

قلم ارادت رقم ارباب تواریخ کا نہایت ادب سے سر بسجود ہو کر اور زبانکو مشک و گلاب سے دھو کر یوں زمزمہ سنج تحقیقت ہے کہ وہ نور مبارک بارہویں تاریخ جمادی الآخر شب جمعہ کو عبداللہ سے منتقل ہو کر حضرت کی والدۂ ماجدہ آمنہ بی بی کو تفویض ہوا۔

روایت ہے کہ جس رات کو آمنہ خاتون حاملہ ہوئیں۔ دو سو عورتیں رشک و حسد سے مر گئیں۔ اُن موتوں کو وہ تمام مارے رشک کے مریں ہم جان نثاران رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فضل خدا مارے خوشی کے ہر پنجشنبہ ذریعہ محفل میلاد یوں پکار پکار کر مرا کرتے ہیں۔

موئے ہم شہ انبیا کہتے کہتے
گئی جان خیر الورا کہتے کہتے
فرشتے اُٹھا آئے عشق نبی میں
مرے لکھنے پیر حبیبا کہتے کہتے
کٹی رات سب ان لیے ہماری
نبی کہتے کہتے خدا کہتے کہتے
الٰہی نکل جائے تن سے مری جاں
رسول خدا کی ثنا کہتے کہتے

یہہ بزم ولادت ہے خیر الورا کی — چلو اسمین صلی علی کہتے کہتے
فرشتے جہکائینگے سر قبر سے ہم — اوٹہینگے جو یا مصطفی کہتے کہتے

ہوئین مشکلین حل برآئے مطالب
مدد اے شہ دوسرا کہتے کہتے

دوسرے روز حضرت عبد اللہ جبکہ ایفائے وعدہ کیلئے اوس کاہنہ کے پاس تشریف لیگئے۔

دیکہا جو اوسنے صورت سائل کو ناگہان — اوس نور کا جبین پہ نہ پایا کہین نشان
دلسے یک آہ کہینچکے بولی وہ نیم جان — فرمائیے کہ آپ تہے کل رات کو کہان

وہ نور احمدی جو تمہارے جبین پہ تہا
کل جسکے گہر رہے اوسے رہنا وہین تہا

کیا خوب تہا جو ہوتی مین کل تمسے ہمکنار — قسمت نے آج رکہدیا مجہکو جگر فگار
امید جسکی تہی وہ ملی اور کو بہار — نخل مراد کو نہ کیا میرے باردار

تقدیر مین مرے نہ وہ دولت نصیب تہی
اوسکو ہوئی نصیب کہ جو خوش نصیب تہی

کلمہ مرے نکاح کا لب پہ نہ لائیے — کل جسکے گہر رہے تہے وہین آپ جائیے
مین خود جلی ہوئی ہون نہ مجہکو جلائیے — بدبخت کے مکان پہ نہ تشریف لائیے

سچ تو یہہ ہے کہ رنج تمہارا نہین مجہے

جو غم کے ہے وہ کہنا گوارا نہیں مجھے

روایت ہے کہ جس شب کو حضرت آمنہ خاتون نے حاملہ ہوئیں ملائکہ آسمان نے غلغلہ شادمانی کا زمین تک پہونچایا۔ اور ہر ایک اہل زمین نے باشتیاق دیدار اُس نور پروردگار کے طرف خطاب کرکے یہہ التجا سُنایا۔ بقول مؤلف۔

قصیدہ

اے نور رب و وجہ جہان وے جلوۂ کون و مکان تیرے ہی باعث سے یہان پیدا ہوئے ہین انس و جان
تجھسے ہی روشن ہے جہان حق کا ہو تو مہمان رہا تھا تیرا میزبان تیری ہی تھی ہر جان عز و شان
مشتاق ہون تیرا یہگمان فرقت مین ہون غمگین نیم جان پھر آ ہو کر حسرت جان جلدی بلا مجھکو وہان
مین ہجر سے ہون ناتوان کبتک رہے دیکھا مین جہان بیزار ہین سنکر نشان خویش و برادر دوستان
اے چارہ ساز بیکسان اُلفت ہے جو دل مین نہان احوال ہے میرا عیان پوشیدہ ہے تجھسے کہان
ہو تو ہی مجھپر مہربان مجھکو بلا لے اب وہان دل ہے جدائی مین طپان ہون کوئی دم کا مہمان
نعت نبی کی داستان لکھی ہے جو مین نے یہان پہونچون گا لیکر مین وہان ہوتی قیامت ہے جہان
پوچھیگا جب سب جہان کیا سر پہ ہے بار گران تو کس لئے آیا ہے یہان کہدون گا اے شاہ شہان
آئے ہین یہان پنج پیشوا کہتے ہین جنکو مصطفی ہین درد عصیان کی دوا ہین اُنکے در کا ہون گدا
پاس [illegible] دستگیر پوچھا دے خدا پھرتا ہون جنکو ڈھونڈتا جسپر ہے جان و تن فدا اسکی ہی ہے یہہ داستان
دیکھیں [illegible] فردوس گا اے دل قصیدہ یہہ مرا مانگے گا جب مجھسے خدا کہدونگا مین اُسکو کہا

مجھسے نہوگی یہہ خطا گرچہ ہون مین عاصی بڑا مالک ہے اوسکا مصطفیٰ جو یاہو عمین کا یہان

ملجائنگے جسدم نہی در کرکیونکا مین ہی کشتی جو ہے تحقیق کی عصیان سے بیتاب ڈوبتی

وہ ناخدائی آپکی مشہور ہے کب ہے خفی پار اسکو کر دیجئے ابھی یا مصطفیٰ ام جان جہان

جبرئیلؑ نے علم سبز خانہ کعبہ پر نصب کیا۔ اور مبارک باد دی فرشتوں نے ارباب زمین کو۔ دروازے زمین کے مفتوح کر دیئے گئے۔ عالم عالم انوار قدس سے معمور ہو گیا۔ ابلیس پہاڑون مین جا چھپا۔ چالیس شبانہ روز صحرا اور دریا مین سرگردان رہا۔ تمام بت روئے زمین کے سرنگون ہوئے حیوانات قریش کے بولنے لگے۔ اور بشارت دئے چرند پرند مغرب کے مشرق کے چرند پرند کو۔ کہ آج حضرت آمنہ خاتون حاملہ ہوئین اب زمانہ خیر البشر ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کا قریب آیا اور تمام باشندگان قرب و جوار مکہ مارے خوشی کے پہولے نہین سماتے تھے اور اشتیاق زیارت محبوب کردگار مین بے چین ہو کر فرداً فرداً عرض کرتے تھے۔ بقول مؤلف۔

مشتاق زیارت ہون رسول عربی کا
دکہلا دے خدا خواب مین دیدار نبی کا

ہر حیلہ سے پہونچہ جاؤن یا رب مین مدینہ
دیدار میسر ہو رسول عربی کا

دو نگاہ یہہ فرشتون کو جواب اپنی لحد مین
مین شیفتہ ہون سید مکی مدنی کا

جب تک کہ مرے آنکھ مین ہے قدرت اے اللہ
نظارہ کرون ہاشمی و مطلبی کا

معراج کی شب رمز کو اللہ و نبی کے
یا احمد مختار جدائی مین ہون بیتاب
لب ہائے پیمبر کی حلاوت کا ہون مدّاح
آنکھو مین چپکا چوند ہوئی جاتی ہے ایدل
ہر سمت خدائی کا نظر آتا ہے جلوہ

کیا جانین ملک تخلیہ تھا ستہ تقی کا
کیا حال کرون عرض مری خستہ دلی کا
چرچا ہو کیونکر مرے شیرین سخنی کا
کسطرح سے دیکھون رُخ پر نور نبیؐ کا
جسدن سے مرے قلب مین ہے عشق نبیؐ کا

تحقیق یہی دلسے دعا کرتا ہے یارب
سر پر مرے سایہ ہو قیامت مین نبیؐ کا

سلاطین اور شیاطین کے تخت اوندہے ہو گئے - حضرتہ آمنہ آپکی والدہ ماجدہ فرماتے ہین - کہ آغاز حمل سے چھے مہینے تک - کوئی علامت علامات حمل سے مجھپر ظاہر نہوئے اور کسیطرح کا ضعف اور ثقل مجھے معلوم نہوا - چند مدّت قبل اس واقعے کے اہل قریش بسبب خشک سالی کے - ضعیف و ناتوان ہو گئے تھے - جب حضرتہ آمنہ خاتون حاملہ ہوئین - پانی برسا - اور درخست خشک سرسبز ہوئے - سُبحان اللہ ہو تو کیون نہو رحمت للعالمین روز ازل سے ہی آپکا خطاب مشہور ہے ہم ایسے سردارِ دو عالم کے قرب و جوار مین نرہین - پھر کونسا مقام اپنے لئے تجویز کرین - اور نجات آخرت کیلئے آپسے زیادہ ہمارا کون شفیع ہوگا جسکی تلاش کرین - بقولِ مؤلف -

قطعہ

کہان بحر عالم مین پوشیدہ تو ہے
ترے آشنا کو تری جستجو ہے

جو دیوانہ گیسوئے مشک بو ہے
زمانے مین پھرتا وہی کو بکو ہے

گل باغ جنت بہن تیری ہی بو ہے
ترے سامنے عطر بے آبرو ہے

خدا کے لئے دیکھہ صورت تو اپنی
کہ آئینہ دل ترے روبرو ہے

جو چاہے کہ چاہ ذقن کا لکھے وصف
اوسے آب کوثر سے لازم وضو ہے

جدا کرکے احمد کی جب میم دیکھا
جو تو ہے سو وہ ہے جو وہ ہے سو تو ہے

نہ کیونکر خجل یوسف مصر ہوتے
کہ محبوب میرا بہت خوبرو ہے

اثر سوزن عشق کا ہے یہ اے دل
ہمارے جو چاک جگر پر رفو ہے

ہمین ہین گریبان سے ہجر مین تنگ
ہمارا ہی خنجر کے نیچے گلو ہے

مدینے مین مدفن ہو میرا الٰہی
یہی دلکی خواہش یہی آرزو ہے

جو واصل ہین حق کے وہ کہتے ہین تحقیق
جو خصلت ہے تیری وہی اوسکی خو ہے

قبل تولد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عبداللہ آپکے والد بزرگوار کو۔ اتفاق سفر کا ہوا۔ اور ہنگام مراجعت۔ سفر آخرت کا درپیش آیا۔ اثنائے راہ مین انتقال فرمایا۔ اور حضرت عبدالمطلب کو۔ اس سانحہ قیامت خیز سے نہایت الم ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یتیمی پر۔ کہ ہنوز رحم مادر سے گلشن دنیا پر

قدم تازنہ کیا تھا۔ باپ نے سفر آخرت کا قبول کیا۔ بہت افسوس ہوا۔ حالانکہ یتیمی اوس گوہر دریائے وحدت کی موجب افزونی قدر وقیمت تھی۔ بیت

چون دُر اگر یتیم شد بیش بُود بہائے او	زانکہ خرد فزون نہد دُرِّ یتیم را بہا

مثنوی از شہید مغفور

آمد آمد ہے رسولِ پاک کی
آمد آمد ہے شہِ لولاک کی

آمد آمد سیدِ اعظم کی ہے
آمد آمد سرورِ عالم کی ہے

آمد آمد ہے شہِ ابرار کی
آمد آمد ہے بڑے سردار کی

آمد آمد مالکِ کوثر کی ہے
آمد آمد دین کے سرور کی ہے

آمدِ خیر الورا کی دہوم ہے
جلوۂ نورِ خدا کی دہوم ہے

دہوم ہے کون ومکانمین دہوم ہے
دہوم ہے دونو جہانمین دہوم ہے

جلوہ افزا آج ہوتا ہے یہان
نور سے جسکے ہوا روشن جہان

آج محبوبِ خدا کی دید ہے
عید ہے اہلِ نظر کی عید ہے

اپنے تن پر اپنا جامہ تنگ ہے
گل نہین پہولے سماتا ڈہنگ ہے

باغ مین سنکر گلون کے قہقہے
بڑ ملے ہین بلبلونکے چہچہے

وصل کا لائی صبا جسدم پیام
کہلکہلا کر ہنس پڑین کلیان تمام

ہر چمن مین نکہتِ زلفِ دوتا
جہولیان بہر بہر کے لائی ہے صبا

آمد آمد [illegible] ۔ آمد آمد [illegible]

عرش آج اوس شمع کی قندیل ہے | جسکا پروانہ پر جبریل ہے
وجد مین اوسکے قدم کو چوم کر | رہگیا بس عرش اعلی جہوم کر
قامتِ موزون سراپا نور ہے | قد نہین ہے بلکہ شمع طور ہے
شوق مین اوس مہ لقا کے سر بسر | خاک پر گرتے ہین تارے ٹوٹکر
دیکھکر اوس شمع زیبا کی بہار | صبح کرتی ہے گریبان تار تار
باد صبح اوٹہی جو دامن جہاڑ کر | بوئے گل نکلی گریبان پہاڑ کر
ہے زمین بوس ادب چشم فلک | راہ مین آنکھین بچھاتے ہین ملک
خلق کا چارون طرف ہے اژدہام | ہاتہہ مین حورونکے ہے کوثر کا جام
تہنیت گویان ملک ہین ہر طرف | حاملان عرش ہین مشعل بکف

ہر طرف جبریل کا ہے اہتمام
ہے فرشتونکی زبان پہ یہہ کلام

بقول مؤلف

مطلع

آج وہ نور خدا آنے کو ہے | کفر کی ظلمت تو جانے کو ہے
داغ عشق مصطفیٰ کہانیکو ہے | دل گلستان مرا بنجانیکو ہے
زلف احمدؐ کی ثنا کا ہے خیال | عرش پر فکر رسا جانیکو ہے
بنکے شانہ قلب صدپارہ میرا | گیسوؤنکو اونکے سلجہانیکو ہے
چہرۂ روشن سے اوٹہا ہے نقاب | ابر مین خورشید چہپ جانیکو ہے

عشقِ خسار نبیؐ کی وجہ ہے
دل مرا آئینہ بنجا نیکو ہے

ہجر کے صدمو نسے تیرے یا رسولؐ
درد سے میرے دل کا ڈہجا نیکو ہے

لو خبر رشکِ مسیحاؐ لو خبر
کوئی دم مین دم نکل جانیکو ہے

خوف کیا پلے پہ ہین میرے نبیؐ
بار عصیان میرا تلجانیکو ہے

وصل کا شربت پلاؤ یا نبیؐ
تشنگی سے جان آنیجا نیکو ہے

ہے غذا سے مجہکو نفرت ہجر مین
خونِ دل پیا نیکو غم کہانیکو ہے

روئے انور جلد دکہلا دو مجھے
خاتمہ بالخیر ہو جانیکو ہے

اب مدینے مین بلا لو یا رسولؐ
ہجر مین تحقیق مرجانے کو ہے

الغرض جب نو مہینے کامل مدّتِ حمل کے گذر گئے تب۔ بارہوین تاریخ شہر ربیع الاوّل کی دوشنبے کے دن وقت صبح صادق بعد چہہ ہزار سات سو پچاس برسکے زمانۂ آدم علیہ السّلام سے آفتاب عالمتابِ وحدانیت۔ مطلع قدم سے ساحتِ حدوث پر جلوہ افروز ہوا یعنے سیدِ کونین سلطان دارین احمد مجتبیٰ محمدؐ مصطفیٰ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے ہزارون جاہ وجلال سے دولت سرائے اقبال مین ظہور اجلال فرمایا

بیت

ندا از حاملانِ عرش آمد
کہ برخیز از پئے تعظیم احمدؐ

ہدایت ۔ مولود خوانوں کو لازم ہے کہ ان اشعار کو استادہ ہو کر پڑھیں

مثنوی

شہنشاہ اعظم تولد ہوئے ۔ رسول مکرم تولد ہوئے
شہ دین و دنیا تولد ہوئے ۔ مہ اوج علیا تولد ہوئے
تولد ہوئے پیشوائے جہاں ۔ تولد ہوئے مقتدائے جہاں
تولد ہوئے سرور مرسلاں ۔ تولد ہوئے رہبر دو جہاں
تولد ہوئے رہنمائے قدیم ۔ قسیم جسیم نسیم وسیم
تولد ہوئے بحر فیض عمیم ۔ شفیع مطاع نبی کریم
تولد ہوئے مہر اوج شرف ۔ تولد ہوئے فخر عہد سلف

تولد ہوئے خواجہ بعث و نشر
تولد ہوئے شافع روز حشر

قصیدہ

پیدا ہوئے شکل عرب وہ مصطفیٰ یہہ ہی تو ہے ۔ ہے عین میں شکل رب وہ مصطفیٰ یہہ ہی تو ہے
جو انکو دیکھا دیکھا رب جو انکو پایا پایا رب ۔ ہے ہاشمی جنکا لقب وہ مصطفیٰ یہہ ہی تو ہے
ایجاد عالم آپ ہیں بنیاد عالم آپ ہیں ۔ ہے میم احمد ہوے کب وہ مصطفیٰ یہہ ہی تو ہے
نور احد احمد بنا احمد سے ہے عالم بنا ۔ رب سے جدا احمد ہے کب وہ مصطفیٰ یہہ ہی تو ہے
اپنے کو جب فانی کیا آیا نظر ہر سو خدا ۔ عارف سوا پایا و نہ ڈھونڈھے وہ مصطفیٰ یہہ ہی تو ہے

بندہ بنایا عشق کا ہمکو الٰہی فضل سے
بان کسکا ہے حسب نصدہ مصطفیٰ یہہ بہی تو ہے

سلام

السلام اے آفتاب داد و دین — السلام اے انتخاب اولین
السلام اے دستگیر بیکسان — السلام اے چارۂ دردِ نہان
السلام اے قبلہ گاہ اہل دین — السلام اے بادشاہ مرسلین
السلام اے بود آدم را سبب — السلام اے خلق عالم را سبب
السلام اے شاہ عظمت السلام — السلام اے ماہ رفعت السلام
السلام اے گوہر تاج قبول — السلام اے زیب معراج قبول
السلام اے باعث ایجاد خلق — السلام اے موجب بنیاد خلق
السلام اے زبدۂ ارباب علم — السلام اے قدوۂ اصحاب علم
السلام اے مظہر انوار حق — السلام اے مصدر اسرار حق
السلام اے شاہ شاہان السلام — السلام اے جان جانان السلام
السلام اے انبیا کے پیشوا — السلام اے اولیا کے مقتدا
السلام اے غمزدونکے دستگیر — السلام اے ہادئ روشن ضمیر
السلام اے دردمندونکے چارہ ساز — السلام اے خواجۂ بیکس نواز
السلام اے دو جہانکے بادشاہ — مجہہ غریب و خستہ پر بہی اک نگاہ

چارہ ساز بیکساں ہو تمہیں
آرزو مند درِ اقدس ہو تمہیں

رحم کر رحم اے کریم بیکساں
چھوڑ کر یہ آستاں جاؤں کہاں

ہوں پیاسا شربتِ دیدار کا
تجھ سوا ہے کون تجھ بیمار کا

گو برا ہوں یا بھلا جیسا ہوں میں
سگ تری در کا کہلاتا ہوں میں

فکر رہتی ہے تجھے یہ روز و شب
روزِ محشر ہونگے سب جس دم طلب

کوئی اوٹھا بادۂ وحدت سے مست
کوئی ہو بیچا ساغرِ غفلت بدست

کوئی اپنے زہد پر نازاں چلا
کوئی اوٹھکر جھاڑتا داماں چلا

التجا

ہاں تو میں ہوں اور دل مایوس ہے
شرم ہے اور حسرت و افسوس ہے

کون پوچھیگا مجھے سرکار میں
ہاتھ خالی میں چلا دربار میں

ہاتھ خالی اوس طرف جاتا ہوں میں
اور تہی دستی سے شرماتا ہوں میں

عابدوں کے ساتھ کیونکر جاؤں میں
روسیہ ہوں منہ کسے دکھلاؤں میں

باپ بیٹے کا نہ بیٹا باپ کا
آسرا واں ہے تو بس آپ کا

دستگیرا دستگیری کیجئے
آبرو میری وہاں رکھ لیجئے

سخت مشکل ہے کہ وقتِ جاں کنی
ہوتی ہے شیطان کو فکرِ رہزنی

کشمکش میں یاں تو اپنی جان ہے
واں وہ دشمن درپئے ایمان ہے

وقت طوفان بلا ہے نزع روح — آپ اوس طوفان آفت کے ہین نوح
باپ بیٹا بھائی کام آتا نہین — ساتھ بیکس کے کوئی جاتا نہین
اس مشکل مین خبر لیجئے مری — سید عالم مدد کیجے مری
... تباہی مین پڑے میرا جہاز — مشکل آسان کیجے بندہ نواز
... گھڑی رحم آپکا درکار ہے — گر کرم کیجے تو بیڑا پار ہے
دم نکل جائے وہ صورت دیکھکر — خاتمہ ہو آپ ہی کے نام پر
جسدم آئین قبر مین منکر نکیر — دستگیری کیجئے یا دستگیر
شکل اونکی دیکھکر مضطر نہون — وہ جمال دلربا پہچان لون
دولت دیدار جسدم پاؤنمین — قبر مین اوٹھکر فدا ہو جاؤن مین
گرد پھر پھر کر کبھی قربان ہون — اور رکف پا سے کبھی آنکھین ملون
حال میرا آپ سے مخفی نہین — شرح غم پھر کیا کہے اندوہگین
ہان طبیب مہربان بیمار ہون — درد ہجران سے بہت ناچار ہون
آتش دوری جلاتی ہے مجھے — اور تپ ہجران ستاتی ہے مجھے
ہجر مین ایسا نہو یا شاہ دین — ہند کا ہو جاؤن مین رزق زمین
رحمت عالم خدا کے واسطے — اپنے حسن دلربا کے واسطے
چار یار باصفا کے واسطے — اہل بیت مجتبا کے واسطے
آس مجھ رنجور کی مت توڑیے — تشنہ کو محروم یون مت چھوڑیے

ہجر مین ابتک جو گذری زندگی
زندگی سے ہے مجھے شرمندگی
آستانے پر بلا لیجے مجھے
وصل کا ساغر پلا دیجے مجھے
رات دن ہوتا رہے بس یر بلا
عمر بھر نظارہ اوس درگاہ کا
در کو تکتے تکتے ہو جاؤن ہلاک
وان کی خاک پاک سے ملجائے خاک

نام نامی پر ہو حسن اختتام
خاتمہ ہے نام اوسکا والسلام

سبحان اللہ ایسے آفتاب خیر و برکت نے مطلع ذات مطلق سے اطراف کائنات مین طلوع فرمایا۔ کہ جسکے جمال عالم افروز نے فرش سے عرش تک منور کر دیا۔ اور سمک سے سماک تک نام کفر اور ظلمات باقی نہ رکھا۔ ذرہ ذرہ قطرہ قطرہ شجر اور حجر اور در و دیوار جن و پری انس و ملک از جزو کل تہنیت خوان تھے بقول مؤلف۔

ہدایت مولودخوانون کو لازم ہے کہ جہلم و یا برسی و غم وغیرہ کی محفلون مین یہہ مبارکباد نہ پڑہین۔

مخمس

ہوئے پیدا نبی مبارکباد
ہے جہان مین خوشی مبارکباد
ہر طرف سے صدا یہ آتی ہے
مرحبا یا نبی مبارکباد
آمنہ کو سب آکے دینے لگے
جن و انس و پری مبارکباد

دونو عالم ہے تیرا طفیل حضرت — تیری شہرت ہوئی مبارکباد

لیکے جائینگے ... سال رکھتے ہیں — تجھکو رتبہ تیرا مبارکباد

انبیا سب ہیں طالب اسکے ہی — تیری رحمت بڑی مبارکباد

حق نے فرمایا اسکے نبی امت — ہے تیری بخشی مبارک باد

بخشو اگر نبی نے فرمایا — اے میرے امتی مبارک باد

سو منو سال بھرین بس رکھی — یہ خوشی سب بڑی مبارکباد

سب کو یہ دن ہنا نصیب کرے — ہو ہر اک کو خوشی مبارکباد

عاشق و ولی ہین آگئے ہین نبی — بستی دلکی بسی مبارک باد

بارگاہ رسول مین پہونچے — سب کی قسمت لڑی مبارکباد

سنکے سب نے کہا یہ اے تحقیق
خوب تو نے لکھی مبارک باد

بی بی آمنہ آپکے والدۂ ماجدہ کہتی ہین - کہ وقت تولد آپکے ایک آواز عظیم الشان میرے کان ہین آئی - کہ اوسکو سنکے خوف غالب ہوا - ناگہان ایک مرغ سفید نے - اپنے بازو میرے سینے پر ملے - کہ فوراً وہ خوف جاتا رہا - ناگاہ تشنگی غالب ہوئی خود بخود ایک پیالہ شربت کا مثل دودہ کے سفید غیب سے نمودار ہوا - مین نے جی بھر کر پیا - شہد سے زیادہ شیرین تھا -

پھر ایک ایسا نور ظاہر ہوا ـ کہ تمام گہر اوسکے نور سے نورانی ہوگیا
جسطرف دیکھتی تھی سوائے نور کے اور کچھ نظر نہین آتا تھا ـ اور
چند عورتین باحسن وجمال مثل دختران عبدالمناف نظر آئین ـ
دریافت سے معلوم ہوا کہ اونمین سے ایک تو بی بی مریم والدہ ماجدہ
حضرت عیسی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوسری فرعون کی بی بی آسیہ خاتون
رضی اللہ تعالی عنہما موجود تہین ـ وے دونو خدا کے حکم سے بہشت سے
حورون کو لیکر آئین ـ اور مشغول تدبیر امورات کے ہوئین ـ اونکو دیکھکر
مین متعجب ہوئی جاتی تہی اور صحن خانہ مین آواز رفتار سنتی لیکن
کوئی چلنے والا نظر نہین آتا تھا ـ اور ایک چادر طولانی سپید
آسمان سے زمین تک نظر آئی ـ اوسوقت منادی غیب نے
ندا کی کہ ـ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چشم خلایق سے نگاہ رکھو اور
جماعت کی جماعت مرغان زمرد منقار یاقوت بازو ـ خرامان
خرامان مجھہ تک آئے ـ آواز اونکی نغمہ خیز اور طرب انگیز تہی
اور کچھہ مرد درمیان آسمان اور زمین کے ہوا مین معلق
کھڑے ہوئے ـ گلاب پاش اور صراحیان نقروی ہاتھہ مین
لئے ہوئے کہہ رہے تہے ـ بقول چشتی ـ

قصیدہ

اللہ اللہ کیا خوشی ہے محفل میلاد کی
دہوم ہے چارون طرف شور مبارکباد کی

کیا صبا نے لائی ہے بو گل روے نبیؐ
دہوم ہے صحن گلستان مین مبارکباد کی

چہرۂ انور نظر آیا نہ ہمکو خواب مین
آرزو نکلی نہ ابتک اس دل ناشاد کی

قامت موزون حضرؐ کی تا لکہنے مین ہم
خامہ کے بدلے ملے ڈالی ہمین شمشاد کی

چہرۂ احمدؐ کا نقشہ کسطرح کہیچ سکے
صورت آئینہ حیران عقل ہے بہزاد کی

ہجر احمدؐ مین ہوئے ہین اسقدر زار و نحیف
آہ کی قدرت نہ طاقت ہم مین ہے فریاد کی

خواب مین آؤ کبہی تو اے شہ ہر دو سراؐ
صورت تسکین تو کچہہ ہو اس دل ناشاد کی

شوق نظارہ اسی کا نام ہے بعد قضا
لگ گئین ہین چہت کو آنکہین عاشق ناشاد کی

بار عصیان کی ہے گٹہری سر پہ ہین نادیدہ راہ
منزلین کہوٹی نہ ہوجائین عدم آباد کی

خوب تہا ہوتا اگر یثرب مین حسنیؔ کا مزار
اے فلک کیون اوسکی مٹی ہند مین برباد کی

اوسدم کمال غیرت سے میرے جسم پر عرق آگیا - جو قطرہ ٹپکتا تہا اوس سے مشک کی خوشبو آتی تہی - اوسی حالت مین پردہ حجاب کا میری آنکہون سے اوٹہہ گیا - مشارق اور مغارب کے حالات مجہپر منکشف ہوگئے - تین علم سبز ایک مشرق دوسرا مغرب تیسرا بام کعبہ پر منصوب دکہائی دئے اور جسوقت وہ مہر سپہر عظمت پیدا ہوئے سجدہ کیا - اور ہاتہہ آسمان کے طرف اوٹہا کے مناجات کی اور نہایت

تضرع اور الحاح سے امت کی مغفرت چاہی۔ سبحان اللہ
ایسے ہو تو۔ غور کا مقام ہے۔ دیکھو ابتدا ہی سے ہم گناہ گارون پر آپکی
کیسی نوازش و اکرام ہے۔ پھر ایسے محب صادق کا در چھوڑ کے
ہمکو کس در پہ آوارہ اور سرگردان پھرنا ہے۔ اور آپکے روضۂ
منورہ کے قرب و جوار مین دفن ہو کر تا حشر آپکے زیر سایہ نہ رہین
تو پھر ہمکو کہان رہنا ہے۔ زہے نصیب اوس شخص کے جسکو کہ
آپکے در اقدس کی جاروب کشی مدت العمر میسر آئی ہو۔ اور
خوشا تقدیر۔ اوسکے کہ جسنے بعد مرگ جنت البقیع مین۔ یعنے
آپکے روضۂ اقدس اور مزار مقدس۔ حضرت عثمان غنی الرحمان
کے مابین دفن ہوا ہو۔ حدیث شریف ہے حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرماتے ہین کہ۔ مَابَیْنَ مِنْبَرِیْ وَ
مِنْبَرِ عُثْمَانَ رَوْضَةٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ۔ یعنے میرے منبر اور قبر عثمان رضہ
کے درمیان ایک باغ ہے جنت کے باغون سے۔ اور محدثین نے
اس حدیث شریف کا خلاصہ یہہ لکھا ہے کہ۔ جو شخص آنحضرت کے روضۂ
منورہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے مزار کے مابین دفن
ہوگا وہ جنتی ہے۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ
یہہ حدیث شریف مجھکو بعد دفن حضرت عثمان رضہ کے دستیاب ہوئی

اے کاش قبل دفن کے میسر آتی تو میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مشرق میں دفن کرتا - اے مسلمان بھائیو تمثیلاً عرض کیا جاتا ہے اگر ہم میں سے کسیکو بذریعہ بیعت کسی شیخ سے اعتقاد کامل ہو جائے تو اسکو اپنے مرشد کے مزار کے قرب وجوار میں دفن ہونیکی کسدرجہ تمنا رہتی ہے - اللہ تعالےٰ جمیع دینداربھائیون کو مدت العمر شبو روز روضۂ اقدس کا نظارہ نصیب کرے - اور وہین کی زرق زمین ہونا نصیب ہو - آمین ثم آمین - اے عاشقو غور کا مقام ہے جس دلمین عشق نبی ہو - اور جسکا دل آپکے دام محبت مین گرفتار ہو - وہ دل کیونکر آپکی مفارقت کے صدمے سہ سکتا ہے - بقول مولف -

اس دلسے پیمبر کی محبت نہین جاتی
مرجائین کبھی خواہش وصلت نہین جاتی

ارمان بھرا آنکھین کھلے رہتے ہین دیکھو
مرنے پہ بھی دیدار کی حسرت نہین جاتی

یک بار تو رویا مین مرے لائیے تشریف
حالانکہ یہہ فرقت کی مصیبت نہین جاتی

وصل انکا میسر ہو تو بس ہے یہی دولت
سب دو لتین جاتین ہین یہہ دولت نہین جاتی

پھرتا ہے نگاہو نمین مرے چہرۂ زیبا
یک پل بھی ان آنکھونسے وہ صورت نہین جاتی

دن رات مرے حب نبی سے ہو نمین فسادؔ
مجھ رند قدح کش کی یہہ عادت نہین جاتی

کیونکر نہ معطر رہے ہر وقت مرا مغز
گیسوئے نبی کی کبھی نکہت نہین جاتی

کیونکر کرین فخر ہم اسبات پہ اے دل
سنتے ہین کہ دوزخ مین یہہ امت نہین جاتی

بیماریان سب جاتی ہین تلے پھر بیکن	جز وصل مسیحا نفسے فرقت نہین جاتی
رکھدیجئے نعلین مبارک مرے سر پر	حرمت مری ٹہہ جاتی ہے عزت نہین جاتی

اعمال بُرے ہون خطرناک ہمیشہ
تیکیشئ مرے لیئے دہشت نہین جاتی

اے مومنو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تولد پاتے ہی پہلے اُمت کیلئے دعا سے مغفرت چاہی - اور بعد اوسکے - ایک ابر سفید آسمان سے نمودار ہوا - ناگاہ خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو آغوش مین لیکر غائب ہوگیا - آواز آتی تہی کہ خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو چارون حد عالم مین پھراؤ تا جمیع خلائق اونکو نام اور صورت - اور صفات سے پہچانین - بعد اسکے وہ ابر طرفۃ العین مین - برق جمال محمدی سے روشن ہوگیا - حضرت آمنہ خاتون فرماتے ہین کہ - مین نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو - ایک پارچہ مین لپٹا ہوا پایا - پھر ایک بدلی اور نمودار ہوئی - اوس سے کلام مردونکے سُنے جاتے تہے - منادی غیب ندا کرتا تہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چارون طرف عالم کے لیجاؤ - اور تمام جن و انس اور ملائیک کو اونکا جمال جہان آرا دکہاؤ - تا سب پہچانین اور جانین کہ - جو کمالات اور پیغمبرون کو جدا جدا عنایت ہوئے تہے

سب مجموعہ میرے حبیبؐ کو ملے - یعنے خلافت آدمؑ - ملک سلیمانؑ
حسن یوسفؑ - خلت ابراہیمؑ - کلام موسیٰؑ - دم عیسیٰؑ -
عبادت یونسؑ - شکر نوحؑ - لسان اسمٰعیلؑ - بشرائے
یعقوبؑ - صوت داؤدؑ - صبر ایوبؑ - زہد یحییٰؑ وغیرہ وغیرہ
عطا کیا گیا - اور سوائے اسکے - ولایت محبوبیت - حق ربوبیت
اور قرب مطلق - اور منصب قضا - اور افتاح اجتہاد - اختصاص
شفاعت عظمیٰ - علم وسیع - عرفان اتم - اور جمیع کمالات
صوری - ومعنوی - خاصتاً ذات بابرکات کے واسطے تھے -
سوائے رتبہ شہادت کے کہ - باسباب ظاہری منافی شان
نبوت کے تھا - وہ بھی آپکے جگر گوشۂ قرۃ العین - یعنے حضرات
حسنین علیہم السلام کو حاصل ہوا - تا حاصل ہونا - کسی کمال
ظاہری اور باطنی کا ذات مجمع کمالات سے باقی نہ رہے -

شعر

حسن یوسفؑ دم عیسیٰ ید بیضا داری	آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

بقول مؤلف

پیدا جو پیمبرؐ ہوئے کیا کیا نظر آیا	قطعہ	جو راز تھا مخفی وہ ہویدا نظر آیا
احمد واحد کا یہہ معما نظر آیا		بس بیچ مین یک میم کا پردا نظر آیا

احمد و احد ایک ہو گئے ظاہر — جسوقت جدا میم کا پردا نظر آیا
اللہ سے واصل ہوئے معراج میں احمد — اوس بحر سے ملتا ہوا قطرا نظر آیا
ہیں سورۂ واللیل کو پڑھنے لگا ہر وقت — سر میں مرے گیسو کا جو سودا نظر آیا
تا بہ رخ پر نور پہنچ سے فلک پر — خورشید کے چہرہ پہ پسینا نظر آیا
خورشید رخ احمد مختار کے آگے — بگڑا ہوا مہتاب کا چہرا نظر آیا
سب صلی علی کہنے لگے حور و ملایک — جسم آپکا ایک نور کا پتلا نظر آیا
یہہ آپ ہی کے نور کے صدقے ہیں یقین ہے — موسیٰؑ کو بسبب ید بیضا نظر آیا
عیسیٰ نے کہا آپکا یا احمد مختار — ہر امتی اب رشک مسیحا نظر آیا
عاشق تہی فقط یوسفؑ کنعان پہ زلیخا — ہر ایک نبیؑ آپکا شیدا نظر آیا

سب کہتے ہیں تحقیق کے اشعار کو سنکر
مداحوں میں احمد کے تو یکتا نظر آیا

صفیہ بیٹی عبد المطلب کی یعنے پہوپی حضرتؐ کی کہتی ہیں کہ وقت ولادت کے میں حاضر تہی۔ تمام گہر نور سے معمور ہو گیا۔ اوسکی روشنی سے چہہ چیزیں بہت عجیب نظر آئیں۔ پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور آہستہ آہستہ فرمایا۔ یارب امتی امتی دوسرے یہہ کہ زبان فصیح اور عبارت صحیح سے فرمایا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ انا رسول اللہ۔ تیسرے نور حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم روشنی چراغ پر غالب تھا۔ چوتھے مین نے چاہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہلاؤن۔ غیب سے آواز آئی کہ اے صفیہ تو تکلیف نکر اپنے حبیب کو ہمنے شستہ اور پاک بہیجا ہے پانچوین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناف بُریدہ اور ختنہ کیئے ہوئے پیدا ہوئے چہٹے شانۂ مبارک پر مہر نبوت ستارۂ صبح سے روشن تر دیکہی۔ اوسمین بخط نور لکہا تہا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ سبحان اللہ ہو منو کسی فرد بشر کی کیا مجال ہے جو آپکے اوصاف لکہے۔ یہہ وہ بحر اوصاف ہین کہ جسکی انتہا نہین

بقول مؤلف۔

کئے وصف احمد بیان کیسے کیسے
ہوئے راز حق کے عیان کیسے کیسے

مصیبت مین لے لیکے نام محمد
کئے ہمنے ہین امتحان کیسے کیسے

فنا ہوکے احمد مین دیکہے احد کو
بنے ہم بہی ہین رازدان کیسے کیسے

ذرا چیر کر دیکہو پہلو ہمارا
ہین ارمان دلمین نہان کیسے کیسے

ہویدا ہے سب کچھہ رسول خدا پر
ہین فرقت کے صدمے یہان کیسے کیسے

ابہی رخسے پردا ہٹا کر تو دیکہو
فدا ہوتے ہین قلب جان کیسے کیسے

مئے حب احمد جو پیتا ہون ساقی
تو کرتے ہین زاہد گمان کیسے کیسے

خدا جانے روز وصال پیمبر
یہہ کرتی ہے شکوے زبان کیسے کیسے

یہہ گلزار ہستی سے باغ عدم کو	چلے جاتے ہین کاروان کیسے کیسے

سنبہلکر لکہا کر تو تحقیق مضمون
زمانے مین ہین نکتہ دان کیسے کیسے

حضرت آمنہ خاتون روایت کرتے ہین کہ ولادت کے وقت تین شخص غیب سے نمودار ہوئے ۔ اونکے رخسارے ۔ مثل آفتاب کے چمکتے تہے ۔ ایک[1] صراحی نقروی ۔ دوسرا[2] طشت زمردی تیسرا[3] حریر سفید ہاتہہ مین لئے ہوئے تہے ۔ حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو طشت مین بٹہلا کے سات بار غسل دئیے ۔ اور وہ حریر سفید پہنائے ۔ اور چشم نرگسین کو بوسہ دیکر کہے ۔ بقول حضرت وطن رح

نظم

شان جناب سرور عالم جلوہ نما ہے شان خدا ہے	موقع کہان ہے صلی علی کا آئے منو یہہ سجدہ کی جا ہے
آئینہ خانہ ہر دو سرا ہے ہر سر مین دیکہو عکس آپکا ہے	سینے مین دلمین جی مین نظر مین آپہی کی صورت جلوہ نما ہے
ہے احدیت ایک جلوت تمہاری لامکان ایک راہ سواری	نقش قدم ہے چشم دو عالم کرسی تمہاری عرش علا ہے
دوزخ سے ہمکو کیا ہے علاقہ جنت کی ہمکو کیا ہے تمنا	ہم عاصیونکو یا شاہ اکرم دامن تمہارا ہاتہہ آچکا ہے
فردوس لیکر اب کیا کرین ہم کوثر کا پانی کیونکر پئین ہم	اے رشک جنت روئے مبارک کوثر کا چشمہ لب آپکا ہے

ہر روز ہے حشر ہر شب قیامت ہر ایک رونا رہے صور محشر
اے آفتاب برج شفاعت دکہلا دو صورت اب دیر کیا ہے

اور کہا کہ بشارت ہو تمکو اے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کہ تمہین

علم اوّلین و آخرین اور کمالات ظاہری و باطنی ۔ اور مقامات نہ سرتبۂ عظمت اور رتبۂ شجاعت و حلمیت عنایت ہوا ۔

روایت ہے کہ وقت ولادت کے عبدالمطلب آپکے جد بزرگوار کعبۂ شریف مین تھے ۔ یک بیک خانۂ کعبہ نے مقام ابراہیم پر سجدہ کیا ۔ اور کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللہ اکبر ۔ خدا تعالی نے آج مجہے بتون کی نجاست سے پاک کیا ۔ اور ہبل نامی ایک بت کہ اور بتون سے بڑا تہا سرنگون ہو گیا ۔ ہاتف غیب نے آواز دی کہ آمنہ کے گہر ۔ فرزند متولد ہوا ۔ اوسکے غسل کے واسطے ایک طشت زمردی عالم قدس سے لائے ہین ۔ اور وہ فرزند ارجمند خاتم المرسلین حبیب رب العالمین ہے ۔ عبدالمطلب یہہ ماجرا دیکہکر اور سنکر متعجب اور متحیر اپنے مین آپ کہہ رہے تہے ۔

بقول مؤلف

شوق نظارۂ انوار کرون یا نکرون	پئے دیدار مین اصرار کرون یا نکرون
خواب مین خواہش دیدار کرون یا نکرون	بخت کو اپنے مین بیدار کرون یا نکرون
آپکو یاد مین ہر بار کرون یا نکرون	کچہہ علاج دل بیمار کرون یا نکرون
آپکے گیسوے پیچ یہی کہتے ہین ؎	دل عاشقکو گرفتار کرون یا نکرون
خنجر ابروے خمدار پہ دلسے ہون فدا	سر کٹانیکا مین اقرار کرون یا نکرون

کہتے ہیں سہہ تیغ الم کرکے جگر کے پارے
ٹکڑے اب دل کے بھی دو چار کروں یا نکروں

قلب پر عارض روشن کا تصور کرکے
دلکو آئینۂ انوار کروں یا نکروں

جبہ سائی سے ترے در کے ہوں فارغ جسدم
سجدۂ شکر ہی ہر بار کروں یا نکروں

عشق روضہ ان مبارک میں بہا کر آنسو
اپنے آنکھوں کو گہربار کروں یا نکروں

دیکھتا ہوں تا لم نہ پائیں جو روئے انور
جلوۂ حق کا میں اقرار کروں یا نکروں

آپکے روضۂ پرنور پہ آکر شہا ہائے
خواہش دلکو میں اظہار کروں یا نکروں

شب معراج کہیں کہتے تھے خدا سے جبریل
ترے محبوب کو بیدار کروں یا نکروں

ہو بلبستر نہ محمد کی زیارت جبتک
اے اجل تجھ سے میں انکار کروں یا نکروں

جاکے روضے پہ کہونگا میں یہی آ تحقیق
نقد دل داخل سرکار کروں یا نکروں

اوسکے بعد کعبۃ اللہ سے دولتسرائے نبوی میں تشریف لائے آتے ہی پہلے حضرت آمنہ خاتون کی پیشانی دیکھی ۔ نور محمدی نہ پایا۔ پوچھا کہ وہ نور کیا ہوا ۔ بی بی نے کہا میں نے وضع حمل سے سبکدوش ہوا ۔ اور عجائب حالات اور غرائب واقعات جو اوس وقت دیکھے تھے ۔ ایک ایک سب بیان کئے ۔ عبدالمطلب نے کہا ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سامنے لاؤ ۔ اور مجھے دکھلاؤ ۔ بی بی آمنہ نے جواب دیا ۔ ہیہات آپ اونکو دیکھ نہیں سکتے

مُحافظانِ غیب سے تاکید ہے کہ تین دن تک کوئی نہ دیکھے۔ عبدالمطلب نے پرغضب کہا کہ اے آمنہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھاؤ نہیں تو میں تمکو اور اپنے کو ہلاک کرونگا۔ جب آمنہ خاتون نے حضرت عبدالمطلب کو۔ اسقدر بیقرار دیکھا ناچار دہانتک پہونچا دیا۔ حضرت عبدالمطلب نے۔ کمال اشتیاق سے۔ چاہا کہ دیدارِ پُر انوار حبیب پروردگار سے مشرف ہو۔ لیکن ایک غیبی شخص تلوار کھینچ کر سامنے آیا۔ اور کہا۔ جاتبک تمام ملائیکہ مقرب ہیں۔ جناب ختم المرسلین حبیب رب العالمین کی زیارت سے فارغ نہونگے کسیکو مجال دیکھنے کی نہوگی۔ عبدالمطلب یہ حال دیکھتے ہی ہیبت سے تہرا گئے اور بحالتِ مایوسی کہتے تہے۔ بقول حافظ شیرازی رحمت اللہ علیہ۔

دیدہ لبریزم ہمہ ایام انتظارے کیستم	غزل	شوق دیداریکہ دارم بیقرارے کیستم
کُشتۂ صیادِ دلم از زخم شمشیرِ نگاہ		نیم بسمل گشتہ ام یارب شکارے کیستم
کشتۂ آن خیال مشکل بستۂ زلف سیاہ		گر مسلمانیستم زنارِ دارے کیستم
منظر حسنِ جمالم یا کہ عکس روئے تو		پس ہمین اے دوستان آئینہ دارے کیستم

حافظم در مدرسہ در دِ گشتم در میکدہ
سخت حیران گرچہ ام من در شمارے کیستم

بعد ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے - ایک شبانہ روز تمام بادشاہان روئے زمین کی زبان گنگ ہو گئی - اور نطق ربانیسے عاری رہے - طاق کسرا منکسر رہا - چودہ کنگرے اوسکے گر پڑے آتش فارس کہ مدت ہزار برس سے روشن تھی فی الفور بجھ گئی - دریائے پر از آب خشک ہوا اور صحرائے خشک دریا ہوا - جب سید عالم نے اپنے نور عرش افروز سے فرش زمین کو منور فرمایا - اہالیان مکہ نے تہنیت کی محفل منعقد کیا - بقول امیر -

کردو خبر یہہ محفل میلاد شاہ ہے امت چلی رسول کی یہہ جلوہ گاہ ہے		یان آمد جناب رسالت پناہ ہے سید یہی بہشت مین جانیکی راہ ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

جو عاشقان صورت خیر الانام ہین جو ذرہ ہائے مہر فلک احترام ہین		جو طالبان جلوۂ ماہ تمام ہین آئین کہ دور ہین مئے الفت کے جام ہین

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

راہین کشادہ رحمت رب کریم کے خلعت بٹینگے لطف خدائے رحیم کے		ہین عطر بار باغ مین جھونکے نسیم کے تقسیم ہونگے ہار ثواب عظیم کے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

آراستہ مکان ہے جلوس شہانہ ہے
رحمت ہے فرش ظل خدا شامیانہ ہے
سامان نئے نئے ہین نیا کارخانہ ہے
مسند بچھی ہے آمد شاہ زمانہ ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

کیا بزم ہے کہ بزم نشین ہین فرشتہ وش
ہون گرم اہتمام مین اسپر کلیمؑ غش
گرمی جو ہو ذرا دم عیسیؑ ہو باد کش
پانی پلائین خضرؑ دم شدت عطش

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

آتے جو آنے والونکو پاتے ہین جبرئیلؑ
خود جاکے در تلک اونہین لاتے ہین جبرئیلؑ
رتبہ برتبہ سبکو بٹھاتے ہین جبرئیلؑ
موقع سے کیا صفونکو جماتے ہین جبرئیلؑ

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

اس بزم کی جو مشرق و مغرب مین ہے خبر
ارواح انبیائے سلف کا ہے یان گذر
الیاسؑ بحر سے خضرؑ آئے ہین ادہر
رونق فزا ہین چرخ سے عیسیؑ زمین پر

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو

جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

آئیں شتاب یوسفؑ کنعاں کو دو خبر — محفل میں ہوں شریک سلیماںؑ کو دو خبر
یعقوبؑ و نوحؑ و آدمؑ ذیشاں کو دو خبر — تشریف لائیں موسیٰؑ عمراں کو دو خبر

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

جن کوہ قاف سے تو جہاں سے ملک چلے — جتنے تھے وحش و طیر وہ سب مشترک چلے
سر کو جھکا کے حاملِ عرش تک چلے — پڑھتے ہوئے درود ادب سے ہر یک چلے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

اس بزم میں جو شوق سے آئیں خوش نصیب — کانوں کو پردۂ در سے لگائیں جو خوش نصیب
خاموش بیٹھیں سر نہ ہلائیں جو خوش نصیب — اعجاز سن کے لطف اٹھائیں جو خوش نصیب

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

لو آمد حبیبِ خدائے قدیر ہے — آیا ہے آج وہ جو بشیر و نذیر ہے
وارد ہے وہ جو صاحبِ تاج و سریر ہے — رونق فزا ہے خلق کا جو دستگیر ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

ہر دم جو از دہام خلایق دو چند ہے اوسکا سلام ہوگا جو اقبال مند ہے		بس کر امیر ختم سخن دل پسند ہے مولد اب آگے ہوگا یہہ ترجیع بند ہے

	دربار عام گرم ہوا اشتہار دو جن و بشر سلام کو آئین پکار دو	

پھر منادی غیب نے ندا دی کہ - اے خلائق محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب رونق افروز اس جہان کے ہوئے - بہترین خلایق - وہ ہے کہ جو آپکو دودہ پلائے - زہے سعادت اور نصیب اوسکے کہ - یہہ دولت ابدی پائے - چنانچہ وحوش اور جن اور انس واسطے حصول اس دولت سعادت کے - باہم نزع کرنے لگے غیب سے اواز آئی کہ اس واسطے ہرگز نہ لڑو اللہ تعالے نے یہہ دولت بابرکت حلیمہ سعدیہ کو عنایت فرمائی - بالاتفاق ثابت ہے - کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات دن دودہ اپنے والدہ کا نوش فرمایا - بعد اسکے ثوبیہ نے دودہ پلایا - ثوبیہ لونڈی ابولہب کی تہی - کہ اوسنے مژدہ ولادت شریف کا ابولہب کو سنایا تھا - ابولہب نے بسبب خوشی میلاد شریف کے اوسے آزاد کیا تھا - حضرت عباس رضی اللہ تعالے عنہ روایت کرتے ہین کہ مین نے ایک رات ابولہب کو بعد موت کے خواب مین دیکہا - اور حال پوچہا -

اوسنے کہا جسدن سے گلستان حیات پامال صرصر ممات ہوا۔ انواع انواع کے عذاب و عقوبت مین گرفتار ہون۔ لیکن دوشنبے کے روز۔ بدولت خوشی میلاد مبارک کے عذاب مین تخفیف ہوتی ہے۔ اے عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم قربان جانیکا مقام ہے کہ ابولہب سا کافر جسکی مذمت کلام اللہ کے سورہ تبت یدا مین وارد ہے۔ خوشی میلاد شریف کا ثمرہ تخفیف عذاب پائے۔ زہے تقدیر اون مسلمانون کے کہ بدل و جان اوس جناب کی غلامی سے سرفراز ہین اور جان و مال اپنا۔ اوسکی راہ مین نثار کرتے ہین اگر قیامت کے دن عذاب دوزخ سے نجات پائین کیا عجب ہے بیشک یارسول اللہ آپ دریائے رحمت ہین کچھ ہم غلامونکے حال پر بھی نظر ترحم فرمائیے۔ ہم غلامونکے دامن کو ذر ہائے مقاصد سے بھر دیجئے اور بقول مؤلف منہ مانگے انعامات سے مالا مال کر دیجئے۔ اور جو حال کہ ہم گنہگارون کا ہے وہ آپکی نظر کرم کے قابل ہے۔

یا محمد قلب کی اب بیقراری دیکھیے	مخمس	صورت سیماب ہے حالت ہماری دیکھیے
آپکی فرقت مین روتے ہین لہو صبح و مسا		چشم تر سے خون کا دریا ہے جاری دیکھیے
اے شہ ہر دو سرا کچھئے لگا گو ہا اجل		ہجر مین پہونچی ہے نوبت ہماری دیکھیے

بیٹھنا اور ہنا ہے اک امر محال اشتیاہ دین ۔۔۔ ہجر نے کیا کردیا حالت ہماری دیکھیے
ابر شرمندہ ہوا جاتا ہے زیر آسمان ۔۔۔ دیدۂ تر کی ہمارے اشکباری دیکھیے
جب سے ہمنے سنلیا ہے قبر میں آتے ہیں آپ ۔۔۔ موت کا ہیجی ہے ہمکو انتظاری دیکھیے
کیجیے دیدار سے اپنے مشرف یا نبی ۔۔۔ بڑہ رہی ہے قلب کی اب بیقراری دیکھیے
یا نبی نار جہنم سے بچانا حشر میں ۔۔۔ کہوئی ہے غفلت میں یونہی عمر ساری دیکھیے
کسطرح راہ عدم طے ہمسے ہووے یا نبی ۔۔۔ زاد راہ تو کچھ نہیں منزل ہے بھاری دیکھیے
ہیں خجل عصیان کی باعث سے بہت بعد فنا ۔۔۔ منہ چھپائے ہیں کفن میں ہم ساری دیکھیے
قبر میں تنہا پڑے ہیں یا حبیب کبریا ۔۔۔ لائیے تشریف اور حالت ہماری دیکھیے
ناخدائے کشتی دین ہے یہی وقت مدد ۔۔۔ ناؤ غرق بحر عصیان ہے ہماری دیکھیے
ملگئے مٹی میں کچھ شکوہ نہ قسمت کا کرے ۔۔۔ خاکسار ونکی تم اپنے خاکساری دیکھیے
حوریں کہتی تہیں خوشی سے یوں شب معراج میں ۔۔۔ آرہی ہے وہ پیمبر کی سواری دیکھیے
عرش و کرسی کہتے تہے یوں چوم کر نعلین پا ۔۔۔ بیٹھے بیٹھے لڑ گئی قسمت ہماری دیکھیے
کہتا تھا رضوان کہا کر گلشن خلد برین ۔۔۔ ہان رہیگی یا نبی امت تمہاری دیکھیے
روز محشر یوں کہیگا حق تعالے یا نبی ۔۔۔ بخشدی ہیں مینے سب امت تمہاری دیکھیے
داغ عشق مصطفی بنجائیگا شمع مزار ۔۔۔ پرضیا ہو جائیگی تربت ہماری دیکھیے

نعت احمد لکھ رہے ہیں رات دن تحقیق ہم
کیوں نہو دارین میں عزت ہماری دیکھیے

بیرر ثویبہ کے حلیمہ سعدیہ نے دودہ پلایا - تفصیل اس بیان کی یون ہے
اون دنون مین اہل مکہ بعضے بسبب شوکت اور عظمت کے اور بعضے فساد
آب وہوا کے خوف سے اپنے - لڑکونکو دائیون کے سپرد کر دیتے تھے
تا اطراف وجوانب قصبات وقریات مین لیجاکے - پرورش کرین
حلیمہ سے روایت ہے کہ اوس سال قحط عظیم ہوا - چنانچہ سبزہ شہر مین
اور شیر پستانون مین باقی نرہا - باغون مین درخت خشک ہوگئے - اکثر
اوقات صرف برگ وگیاہ سے روزہ افطار کرتے - اور تین تین دن تک
دانہ میسر نہوتا تہا - ایک بار مجھے تین شبانہ روز کہانا میسر نہوا - شدت
گرسنگی سے طاقت طاق ہوگئی - اوسوقت مین جو حاملہ تہی ناگہان درد زہ
مین مبتلا ہوئی - نہین جانتی کہ خواب تھا یا ضعف کے سبب حالت غشی تہی اوسی
غفلت مین - کیا دیکہتی ہون کہ ایک شخص مجھکو دودہ کی دریا مین باربار
غوطے دیتا ہے - اور کہتا ہے کہ جسقدر پی سکتی ہے خوب آسودہ ہو کے
پی - تاکہ تیرے دودہ مین - برکت بے اندازہ ہو اور اوس شیر کی بدولت
عزت ابدی اور سعادت سرمدی تجھے حاصل ہونی ہے - مین نے وہ دودہ
بہت آسودہ ہوکے پیا - اور جسقدر پیتی تہی وہ شخص اور زیادہ مبالغہ
کرتا تھا - اور کہتا تھا - کہ اے حلیمہ تو جانتی ہے کہ مین کون ہون
مین وہ حمد اور شکر ہون کہ - تو محنت اور گرسنگی کی حالت مین بجالاتی تہی

اب بطحائے مکہ کے طرف جا اور نتیجہ اس شکر کا یہہ ہے کہ ۔ اوس سے زیادہ
ایک نور ساطع اور ضیائے لامع اپنے سات لا ۔ الغرض جب مجہکو غفلت سے
ہوش آیا ۔ دیکہتی کیا ہون کہ وضع حمل ہوا فرزند تولد ہوا ہے ۔ اوسکے
چند روز کے بعد ۔ قافلہ مکے کے طرف روانہ ہوا مین بہی اپنے شوہر کے ساتہ
چلی ۔ اثنائے راہ مین غیب سے آواز آئی کہ اس سال حق تعالی نے بپاس
ولادت ایک فرزند کے جو قریش مین پیدا ہوا ہے تمام عورتون پر
لڑکیون کا پیدا کرنا حرام کیا ہے ۔ ائے زنانِ بنی سعد دوڑو اور انمول
دُرِ یتیم بحر عظمت کو لو ۔ زہے نصیب اوس عورت کے کہ ۔ اوس
دولت بابرکت سے مشرف ہو ۔ زنانِ بنی سعد یہہ مژدہ سنتے ہی
بہ تعجیل تمام مکے کو چلین ۔ اور میرا دراز گوش جسپر مین سوار ہی بسبب
لاغری کے ایک قدم چل نہین سکتا تھا ۔ ناچار ایک منزل مین مقام کیا
وہان خواب دیکہا ۔ ایک درخت میوہ دار ۔ سرسبز میرے
سر پر سایہ کیا ہوا ہے ۔ اور تمام زنان بنی سعد میرے گرد اگرد
جمع ہین ۔ اوس درخت سے ایک خرمائے تر میرے دامن مین گرا
مین نے وہ خرما کہایا ایک مدت تک اوسکا مزا زبان پر رہا
حاصل کلام ۔ دوشنبے کے دن مکے مین پہونچی ۔ قافلہ مجہہ سے پہلے ہی
مکہ پہونچکر تمام عورات سب دولتمندون کے لڑکونکو پیشتر سے ہی

سے لیے چکی تھین - مین اپنے تاخیر سے نادم اور مایوسی سے یہہ عرض کرتی تھی -

اے مظہر نور خدا نگاہے نظر برمن فگن	وے روے تو بدر الدجا نگاہے نظر برمن فگن
اندر رہ افت تشنہ ام بسمل بزیر دشنہ ام	اے چشمہ آب بقا نگاہے نظر برمن فگن
در خانقاہ و مدرسہ در دیر و مسجد دیدہ ام	ہر جا ست از حسنت ادا نگاہے نظر برمن فگن
اے سر دفتر الامکان اول توئی آخر جہان	از تست ہر جا جلوہا نگاہے نظر برمن فگن
در بیکدہ پیر مغان می ریخت در جان الم	گشتم بہ عشقت مبتلا نگاہے نظر برمن فگن
اے ہم تو احمد آمدہ میم است پردہ در احد	اے مظہر شان خدا نگاہے نظر برمن فگن

اے باعث ایجاد ما وے شافع روز جزا
ہستم بہ عصیان مبتلا نگاہے نظر برمن فگن

ہرچند جستجو کرتی تھی کوئی لڑکا میسر نہوتا تھا - ناگاہ ایک شخص کہ آثار عظمت اور شرافت کے اوسکی پیشانی سے ظاہر تھی - سامنے آیا اور کہا کہ کوئی عورت اس قافلہ میں باقی بھی ہے جسکو کوئی لڑکا ملسہ نہوا ہو - مین نے اوس سے نام پوچھا - کہا کہ مین عبد المطلب بن ہاشم سردار قریش ہون اے حلیمہ میرے گھر مین ایک لڑکا ہے یتیم بے پدر محمد نام ہرچند زنان بنی سعد سے مین اصرار کرتا ہون - کوئی اوسکو بسبب یتیمی کے قبول نہین کرتی - اور سب یہی کہتی ہین کہ

طفل بے پدر سے فلاح اور بہبودی کی توقع رکھنا عبث ہے - اسے اوس
کیا کہتی ہے - مین نے اپنے شوہر سے پوچھا - اوسنے کہا سنو غافل
پید ربیع ابہی جا اور اوس دُرِ یتیم دریائے سعادت کو جلد لے آ
مبادا کوئی اور لیجائے - اور تو یون ہی مایوس پھر آئے - اور بیبیا
خواہرزادی نے کہا کہ زنان بنی سعد اہل مال کے اطفال سے مشغول
ہوئین - اور تو ایک یتیم کی کفالت کرتی ہے کہ افلاس مین خبر گیری
اوسکی اور بہی موجب زیادتی رنج و مشقت کی ہووے - یہہ بات
سُنتے ہی - میرا بدن ہیبت سے تھر اگیا - مین نے کہا - اگرچہ لڑکا
بن باپ کا ہے لیکن عبد المطلب سردار قریش اوسکا دادا ہے -
اوسکی قدر کوئی نہین جانتا مین خوب جانتی ہون - حاصل کلام مین
عبد المطلب کے ساتہہ گئی - محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسوقت
خواب استراحت مین تہے - وہ جمال ستودہ خصال دیکھتے ہی
شیر میری پستان سے بے اختیار جاری ہوا - مین نے حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کو جگایا - آپ نے آنکھین کہولین اور مجھے دیکھکے
تبسم فرمایا - اوسوقت ایک ملاحت دیکھی کہ تمام عمر کسی صاحب جمال مین
وہ ملاحت دلنشین نہ دیکھی تہی - بی بی آمنہ نے - اوس گوہر دُرج یکتائی
اختر برج دلربائی کو میرے گود مین دیا - مین اوس بحر ناپیدا کنار

عظمت سراپا خیر و برکت کو آغوش مین لیکر مقام فرودگاہ مین آئین

روز و شب یار سے آتی تہی ہوا ... کہ حلیمہ پہ ہوا فضل خدا
شکر کرتی تہی سدا کا ہر دم ... کہ نہ تہے مستحق اس فضل کے ہم
تہی ملی جس سے یہہ دولت عجیب ... مجہہ حلیمہ کے کہان تہے یہہ نصیب
رحمت اوس کی بہ آتی تہی پیا ... گل سے پہولے نہ سماتی تہی میان
کبہی نگہہ سے کے بلائین لیتی ... صدقے ہو ہو کے دعائین دیتی

کبہی صورت کا تماشا کرتی
ٹکٹکی باندہ کے دیکہا کرتی

صبح کو قافلہ کے ساتہہ وطن کے طرف روانہ ہوئی ہنگام مراجعت اثناے راہ مین - جو کچہہ عجائبات اور غرائبات واقعات مشاہدہ ہوئے بیان اوسکا طاقت بشری سے خارج ہے - ازانجملہ ایک یہہ ہے کہ یا تو میرا درازگوش چل نہ سکتا تہا - یا ایسا تیز رفتار سبک خرام ہوا کہ کوئی درازگوش اوسکی گرد کو بہی نہ پہونچتا تہا - اور واقعہ عجیب تو یہہ ہے کہ مکے سے نکلتے ہی - درازگوش نے کعبہ کے طرف متوجہ ہو کر تین بار سجدہ کیا اور کہا - اللہ نے میری شان عظیم کیا ہے - اور قوت و زندگی از سر نو دیا ہے - ائے زنان بنی سعد تم جانتی ہو کہ مجہپر کون سوار ہے اور مین کسکا مرکب ہون -

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا راکب ہے۔ اور جس جگہ ہم میں گذر ہوتا تھا۔ اطراف وجوانب سے یہی آواز آتی تھی کہ اے حلیمہ۔ آخر تجھی اور بزرگ ترین زنان بنی سعد ہوئی تو۔ اور جس منزل مین اتفاق ٹھہرنے کا ہوا اللہ تعالے اوس زمین کو فوراً سرسبز اور شاداب کردیا۔ آخر کار گھر پہونچی۔ سبحان اللہ گھر میرا نورانی بنگیا۔

واہ کیا طالع بیدار ملے — جسکو کونین کا سردار ملے
نور سے کیون نہو معمور وہ گھر — جلوہ افزا ہو جہان پیغمبر
کسطرح گھر نہو وہ نورانی — جسکی جبریل کرے دربانی
آستانہ ہوا وہ شام وسحر — سجدہ گاہ ملک وجن وبشر
چومتی تھی کبھی پیشانی کو — کبھی اوس چہرۂ نورانی کو
کبھی نہلاتی تھی خوش ہو ہوکر — پانی پیتی تھی قدم دھو دھوکر
گرد پھرتی تھی کبھی سو سو بار — جیسے ہو شمع پہ پروانہ نثار
کبھی کرتی تھی بیساختہ شور — چاند کو دیکھکے جسطرح چکور
کبھی آنکھون مین بٹھا لیتی تھی — کبھی سینے سے لگا لیتی تھی
خواب سے کرتی تھی جسدم بیدار — آنکھون سے تلون کو ملتی ہر بار
بخت عالم ہے تو اے دلبر جاگ — جاگنا بخت کا ہے بہتر جاگ
جب جگاتی تو جگاتی تھی یون — اور سلاتی تو سلاتی تھی یون

سوؤ مرے عرش کے تارے سوجا / مرے اللہ کے پیارے سوجا

پاؤ راحت اسی کر آرام / آفتاب عربی کر آرام

سو مرے ماہ عجم مہر عرب / سو مرے شمع شبستان طرب

ہند پہ سورج نے کیا شب کا نقاب / تو بھی آ مہر درخشان کر خواب

آمنہ بی بی کے جانی سوجا / مرے دولت کی نشانی سوجا

مرے آرام کو اٹھنے سے پیار / مرے آنکھون کے بنے گہوارہ

کنگھی بالون مین جو ہوتی درکار / دیتی تھی پنجہ مژگان سے سنوار

پانی منہ دہونیکو جا کر لاتی / شیرہ جان کو ملا کر لاتی

دلکو کہتی تھی کہ آئینہ ہے / سینہ اوس حسن کا گنجینہ ہے

تا نہ لگ جائے کہین اپنی نظر / آپ بھی دیکھہ نہ سکتی جی بھر

قد وہ بوٹا سا تھا بس پیش نظر / جیسے پتلی کا ہو آنکھون مین گھر

جان و مال اپنا فدا کرتی تھی
جی سے خدمت مین رہا کرتی تھی

حلیمہ کہتی ہین کہ جب تک آپ آرام فرماتے — مین کھڑے ہو کر یہہ لوری سُناتی تھی —

لوری دیتی حلیمہ ہو خوشتر / اپنے جانی کا جھولا جھُلا کر

سوؤ سوؤ مرے جان و دلبر / سوؤ سوؤ مرے ماہ پیکر

تمپہ قربان ہے جان مادر
کرو آرام میرے پیمبر

اپنے آنکھوں کا جھولا بناؤں
خواب شیریں میں گر تجھکو پاؤں
تار مژگان کی ڈورے لگاؤں
لوری دے صدق دل سے سلاؤں

تمپہ قربان ہے جان مادر
کرو آرام میرے پیمبر

تیرا جھولا جھلانے کے خاطر
[illegible] مرے طفل صابر
حوریں آئیں ہیں جنت سے ظاہر
ہیں منانے کو جبرئیل حاضر

تمپہ قربان ہے جان مادر
کرو آرام میرے پیمبر

میرے لخت جگر کیجے آرام
میرے زیب نظر کیجے آرام
میرے نور البصر کیجے آرام
مالک بحر و بر کیجے آرام

تمپہ قربان ہے جان مادر
کرو آرام میرے پیمبر

میرے دلدار فرماؤ آرام
شیریں گفتار فرماؤ آرام
میرے سالار فرماؤ آرام
شاہ مختار فرماؤ آرام

تمپہ قربان ہے جان مادر

کرو آرام میرے پیمبرؐ

آمنہ لاڈلی سکے ہو پیارے — ابو طالب کے آنکھوں کے تارے
چشم و دل اور جاں کے نظارے — اپنی جان تم پہ ہم نے ہیں وارے

تم پہ قربان ہے جانِ مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

اے شفیع الوریٰ کیجے آرام — اے حبیب خداؐ کیجے آرام
اے رسولِ ہدیٰ کیجے آرام — اے نبی مصطفیٰ کیجے آرام

تم پہ قربان ہے جانِ مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

قد ذیشان کے تیرے ہوں صدقے — زلف پیچان کے تیرے ہوں صدقے
رُخ تابان کے تیرے ہوں صدقے — لب خندان کے تیرے ہوں صدقے

تم پہ قربان ہے جانِ مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

دل مضطر کو تجھ سے ہے راحت — فرحتِ جان ہے تیری صورت
لگ کے سینے سے شاہِ نبوت — سو سو مرے ماہ طلعت

تم پہ قربان ہے جانِ مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

اور بیدار کرتی تو اس طرح کر کے بیدار کرتی تھیں قصہ

اور حلیمہ یہہ بہی روایت فرماتی ہین کہ اوسوقت بہی دلائل و آثار
عدالت انکے تہا - یعنے سوائے پستان راست کے کبہی پستان
چپ سے دودہ نہ پیا - اور پستان چپ واسطے اپنے شیر شریک
یعنے میرے فرزند کو مرحمت کی - اور میرا فرزند بہی کسی وقت پستان
راست کے طرف بپاس ادب مائل نہوتا تہا - ہرگاہ جناب سید عالم
صلی اللہ علیہ وسلم دودہ پینے سے فارغ ہوتے تہے - مین چاہتی تہی کہ
لبہائے مبارک کو پاک کرون - غیب سے خودبخود پاک ہوجاتے
جسقدر بالیدگی اور اطفال کو ایک برس مین ہوتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
ایک دن مین ہوتی تہی - جب دو مہینے گذرے - ایما اور اشارہ
خود فرمانے لگے تیسرے مہینے اوٹہکے اپنے پاؤن سے کہڑے ہوے -
چوتہے مہینے ہاتہہ دیوار پر رکہکر چلنے لگے - پانچوین مہینے طاقت خرام
چہٹے مہینے قوت تیز رفتاری - ساتوین مہینے دوڑنے کی قدرت
حاصل ہوئی - آٹہوین مہینے استعداد گفتار پائی - نوین مہینے
گفتگو بفصاحت تمام فرمانے لگے - جب دس مہینے گذرے -
تیر اندازی مین - اطفال کے ساتہہ مقابلہ کرتے تہے - جب دوسرے
برس مین قدم رکہا - عین شباب معلوم ہوتا تہا - اور حسن
وہ حسن کہ جسکی نظیر نرکہتا تہا - بقول مؤلف -

اصل کیا یوسفؑ کی حُسنِ مصطفیٰؐ کے سامنے
ماہ بے رونق ہے مہرِ پُر ضیا کے سامنے

اپنے دامن میں چھپا لینا مجھے یا شاہِ دیںؐ
دفترِ عصیاں کھلے جس دم خدا کے سامنے

ہیں شفیعِ روزِ محشر آپ ہی کے فضل سے
کچھ نہیں عصیاں مرے فضلِ خدا کے سامنے

اے تجلی زمین آسماں ہے نور کبریا
کیوں نہ تجھکو فخر ہو عرشِ علا کے سامنے

دیکھ لینا حشر میں آجاؤں لیکر فخر سے
میں رہونگا مرکب خیرالوریٰؐ کے سامنے

ہو زیارت جو تیری ہووے وقتِ نزع
دم نکل جائے الٰہی مصطفیٰؐ کے سامنے

گر ملے تو ہو رہی ہے جا درِ فردوس کے قریں
میں رہونگا رات دن شاہِ ہدیٰ کے سامنے

تابکے فرقت میں تڑپوں آپکی یا مصطفیٰؐ
کیا بھروسہ زندگی کا ہے قضا کے سامنے

بیٹھے بیٹھے وصل کا سامان خدا نے کر دیا
درد پہلو میں نہ اوٹھا دلربا کے سامنے

عفو ہو جائینگے اے تحقیق سب میرے گناہ
جاؤنگا جب روزِ محشر مصطفیٰؐ کے سامنے

حلیمہ سعدیہ سے روایت ہے کہ اوّل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے یہہ بات نکلی۔ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر والحمد للہ رب العالمین۔ بقول حضرت شمس و طبریز رحمت اللہ علیہ۔

مالک الملک لا شریک لہٗ
وحدہٗ لا الہ الا ھو

عاشقان جان و دل نثار کنند
بر در لا الہ الا ھو

مصطفیٰؐ یافت در شبِ معراج
خلعتِ لا الہ الا ھو

صوفیان گر بہشت می طلبند	ذکر شان لا الہ الا اللہ ہُو
باغبان قدیم لم یزلی	صفتش لا الہ الا اللہ ہُو
طوق لعنت فگند بر ابلیس	حیرتش لا الہ الا اللہ ہُو
مومنان را نعیم شد روزے	برکتش لا الہ الا اللہ ہُو
خوش درختیست درمیان جنت	میوہ اش لا الہ الا اللہ ہُو

شمس طبریز گر خدا طلبی
خوش بخوان لا الہ الا اللہ ہو

اور جب سے کلام فرمانے لگے کوئی چیز بدون بسم اللہ کہے کے ہاتھہ مین نہ لیتے تھے۔ اور کبھی مثل اطفال کے بستر پر بول و غائط کا اتفاق نہوا۔ مگر ایک وقت معمول مقرر تھا۔ پھر اوس بستر کے دہونیکی کچھہ حاجت نہ تھی۔ غیب سے خود بخود اوسکی شست و شو ہو جاتی تھی اور کبھی ستر عورت ظاہر نہوتا تھا۔ اور کسی وقت اطفال کے ساتھہ لہو لعب مین مصروف نہوتے۔ اور فرماتے کہ حق تعالی نے ہمین کہیلنے کے واسطے نہین پیدا کیا۔ ہر روز ایک نور مثل نور آفتاب کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا اور پھر غائب ہو جاتا تھا۔ شبکو ماہ آسمان سے باتین کرتے تھے آپ جسطرف کو اشارہ فرماتے تھے۔ وہ اوسی طرف پھر جاتا تھا

بقول مؤلف۔

قصیدہ

پھرتے ہیں چرخ پر جو یوں شمس و قمر الگ الگ
روئے نبیؐ پہ ہیں فدا شام و سحر الگ الگ

اپنے نبیؐ کا جب ظہور فرش زمیں پہ ہو گیا
امن سے رہتے ہیں سبھی جن و بشر الگ الگ

بھر گواہی صدق سے آئے ہیں چلکے سر کے بل
گاہے شجر جدا جدا گاہے حجر الگ الگ

عشق نبیؐ کا کاشکے بوتا شجر جو دلمیں میں
مقصد دل کے سیکڑوں ہوتے ثمر الگ الگ

آئے وہ خواب میں مرے فکر ہوئی جو ندر کی
نکلے تڑپ کے پہلو سے قلب و جگر الگ الگ

تن کی خبر نہ جانکو تھی جان کی خبر نہ تن کو تھی
جلوۂ یار کا ہوا دلپہ اثر الگ الگ

دامن یار کی لگی آتش عشق کو ہوا
قلب و جگر سے سیکڑوں نکلے شرر الگ الگ

مدحت رخ و زلف کی صبح سے لیکے رات بھر

روز تلاش ہے مجھے آٹھ پہر الگ الگ
وحشت قبر ہے جدا وحشت حشر ہے جدا
جان تو ایک ہے مگر خوف و خطر الگ الگ
نعت نبی جو مین لکھا دل نے دیا یہی صدا
تجھکو ملین نہ کس طرح خلد مین گھر الگ الگ
تحقیق ہند سے تو کر سوئے مدینہ اب سفر
تجھکو بلائے ہین نبی سب سے مگر الگ الگ

روایت ہے ۔ کہ جب سن حضرت خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا تین سال کا ہوا۔ ایک روز آپ نے حلیمہ سے پوچھا کہ ۔ اے مادر کیا سبب ہے کہ آج بھائی کو گھر مین نہین پاتا ہون ۔

بولی مان کہنے پہ صدقے دائی	وہ تیرا دودہ شریکا بھائی
بکریان دن کو چراتا ہے وہ	شام کو گھر مین پھر آتا ہے وہ
دن کو جو تجھسے جدا رہتا ہے	گھر کے کامون مین پھنسا رہتا ہے

یہہ سنکر آپ نے بہت رویا ۔ اور فرمایا کہ ۔ کیا مین اونسے بھی کمتر ہون کہ آپ مجھے اوس کام کو نہین بھیجتے ۔

وہ دل افگار ربائین لیکر	بولی اے لخت جگر نور بصر
تیری سب حکم بجا لاؤنگی	پر تجھے وان تو نہ جانے دونگی

بہر حیلہ بہت انکار کیا - پر مقبول خاطر نہوا - فرمایا کہ اے مادر میں اپنے بھائی کے ساتھ کل چراگاہ کو بکریان چرانے جاؤنگا - گھر میں بیٹھکر مفت کی روٹیان نکھاؤنگا - جب یہہ کہا تو آپنے قصد چراگاہ کا فرمایا - جبرئیلؑ پر حکم ہوا - کہ اے جبرئیلؑ آج محبوب خلیل عازم دشت ہے ہان جلدی سے -

گل سے ہر نخل منور ہو جائے	دشت خوشبو سے معطر ہو جائے
شاخ ہر غنچہ و گل نور بنے	ہر شجر وان شجر طور بنے
دشت سب وادی ایمن بنجائے	بن یہہ فردوس کا مسکن بنجائے
ہر طرف شوق کی کلیان کھلجائین	چشمون سے خلد کے نہرین ملجائین
بکریان سبزی کی خواہش جو کرین	سنبل گلشن فردوس چرین
شاخ طوبی کی چھڑی بنواؤ	بکریان ہانکنے کو لیجاؤ
شیر بکری کی کرے چوپانی	باز صعوہ کی کرے مہمانی
خلد سا پاک یہہ جنگل ہو جائے	سبزہ اوس راہ کا مخمل ہو جائے
جسطرف وہ قد بے سایہ چلے	سایہ کو ابر گران مایہ چلے

جسطرف وہ مہ انور نکلے
مہر اوس راہ سے بچکر نکلے

الغرض جب وہ شاہ لولاک لما - رونق افزائے بیابان ہوئے -

ہر جڑی بوٹی اور ہر شاخ و شجر حجر سے صدا آتی تہی کہ السلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ پہر تو یہہ معمول رہا کہ دن کو بکریان چراتے اور شام کو گہر مین تشریف لایا کرتے ۔ ایکدن ابی حلیمہ رضی اللہ عنہا گہر مین بیٹہی تہین کہ اونکا بیٹا کانپتا اور ہانپتا مضطر اور سراسیمہ حال روتا آیا اور حلیمہ سے کہا کہ اے مادر مہربان گہر مین بیٹہی کیا ہے چل دیکہہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کام تمام ہوا ۔ دو حریفون نے سینہ کو چہری سے چاک کر ڈالا خاک پر لٹاکے چہری کو سینہ پر چلاتے مین نے دیکہا ہے ۔ آیندہ نہین معلوم کہ کیا واقع ہے ۔

سنکے یہہ بات حلیمہ دائی ۔ گر پڑی خاک پہ اور چلائی
ہائے جانی مرے پیارے افسوس ۔ چہوڑ کر مجہکو سدہارے افسوس
مین تو کہتی تہی کہ جنگل کو نجا ۔ لعل تو نے مرا کہنا نہ سنا
اب کدہر ڈہونڈہنے جاؤن تجہکو ۔ اب کہان دیکہنے پاؤن تجہکو
پہر جو ہوش آیا کچہہ اوس بیکل کو ۔ خاک سے اوٹہکے چلی جنگل کو
اشک آنکہون سے روان تہے پیہم ۔ آہ کے ساتہہ اوٹہاتی تہی قدم
دم بدم کرتی تہی فریاد و بکا ۔ اسطرح مانگتی جاتی تہی دعا
یا الہی مرے دلبر کی خیر ۔ خیر ہو اوس مہ انور کی خیر
یون ہی گر اوسکو قضا آئی ہو ۔ موت اوس پیارے کی آئے مجہکو

جہان جائے مرا جانی بچ جائے — وہ مرا یوسف ثانی بچ جائے
گھر اوسے لیکے سلامت جاؤن — آمنہ کی مین امانت پاؤن
میری اولاد سب یکبار مرے — یہہ حلیمہ جگر افگار مرے

پر سلامت رہے احمدؐ پیارا
یہ مجھے سب سے محمدؐ پیارا

اس اثنا مین ناگاہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سامنے سے آتے ہوئے نظر آئے۔ دیکھتے ہی جان رفتہ تن مین واپس آئی۔ گود مین اوٹھاکر کلیجے سے لگا کر کہتی تھین۔ بقول قطب۔

اے بگرد شمع رویت عالم پروانہ — در لب شیرین تو شور است در ہر خانہ
من بچندین آشنائی میخورم خون جگر — آشنا را حال اینست واے بر بیگانہ
منزل غمہائے تو شد سینہ ویران ما — لاجرم باشد ہمیشہ گنج در ویرانہ
آہ من گر می توانی رحم کن بر بیدلان — کز تو ماند این حکایت در جہان افسانہ

قطب مسکین گر گناہے میکند عشقش مبین
عیب کے باشد گناہے میکند دیوانہ

آپ نے فرمایا اے مادر کچہ خوف نکر۔ دو شخص آسمان سے آئے اور مجھے ایک کوہ بلند پر لیجا کے میرا سینہ ناف تک چاک کیا۔ اور میرے دلکو آب رحمت سے دہویا۔ اور آلایش دنیوی سے

پاک کرکے نور سے معمور کردیا کیون تہو اسے مومنو بقول مؤلف.

ہے قلب نبیؐ راز الٰہی کا خزینہ
گنجینۂ اسرار ہے حضرتؐ کا ہی سینہ

اب کیجئے امداد مری شاہ مدینہ
دریائے گنہ کے ہے خطا طہین سفینہ

ہو قلب مرا عشق پیمبرؐ کا خزینہ
معمور رہوا وصاف نبیؐ سے مرا سینہ

کس کام کا ہے ہند مین رہکر مرا جینا
ہے آرزو ئے دل یہی مسکن ہو مدینہ

کسطرح سے ہے ہجر کی تلوار سے زخمی
دیکھے تو ذرا چیر کے کوئی مرا سینہ

نعلین مبارک کے عوض جو منے مجھکو
کافی ہے جو ملجائے ترے در کا ہی زینہ

کندہ ہے محبت رخ انور کی جو اوپر
ہے شمع سے بہتر دل روشن کا نگینہ

گمراہ کبھی ہوتا نہین آپکا پیرو
دنیا سے نرالا ہے ہدایت کا قرینہ

جب نزع مین آے ملک الموت نہ سمجھا
شاید کہ بلائے ہین مجھے شاہ مدینہ

کافی ہے وہ ملنے کیلئے میرے کفن کو
ملجائے اگر عطر کی جا نیر اپسینہ

یہہ نشو نما چار ہی دنکا ہے جہان مین
دنیان پہ عبث مرتا ہے یہہ نفس کمینہ

تحقیق کی دنرات یہی اب تو دعا ہے
یارب ہو عطا مجھکو بھی دیدار مدینہ

حضرت نے فرمایا کہ پھر میرے سینہ پر ہات پھیر کر شگاف سینہ مذکور التیام پذیر ہوگیا ۔ صحیح روایتون مین ہے کہ کل تین مرتبہ سینۂ مبارک حضرت محمدؐ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا چاک کرکے تجلیات الٰہی سے

مامور کر دیا گیا ہے۔ ایک ۳ سالہ عمر میں جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور دوسرے مرتبہ دس سالہ عمر میں۔ تیسرے مرتبہ عالم شباب میں۔ حلیمہ سعدیہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر میں لائی ہر چند مفارقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت ناگوار تھی لیکن بمقتضائے مصلحت ایک روز آنحضرت ؐ سے کہا۔

مری جان باپ ترے صدقے جاؤں نا		چل تجھے گھر ترے پہونچا آؤں

اس ارادہ کے ساتھ ہی مفارقت کے نشترین قلب و جگر پر خوب کام کئے۔ بیقرار ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لپٹ کر کہتی تھیں بقول بندہ۔

مجھے نہیں تاب فرقت نہیں ہے		کریں کیا کہ مقدور قربت نہیں ہے
تصور سے اوس نقش پا پر گریں ہیں		غریبوں کی اتنی بھی ہمت نہیں ہے
نہیں تو نہیں نقش پا ہی ملے بس		جو آنکھیں ملیں ایسی قسمت نہیں ہے
صبا انکے پہونچیں جو سوئے مدینہ		الٰہی کریں کیا یہہ قدرت نہیں ہے
جدائی کے ہاتو نسے آفت میں ہیں ہم		کریں کیا کہ ہم میں وہ طاقت نہیں ہے

نظروں سے دور رہنے کا پیارے گلا نہیں	دوہا	دل سے قریں ایسے ہو کچھ فاصلہ نہیں
وہ دن خدا کرے کہ مدینے کو جائیں ہم	″	خاک در رسولؐ کا سرمہ لگائیں ہم
جالی پکڑ کے روضۂ اقدس کی بار بار	″	سب حال دل رسولؐ خدا کو سنائیں ہم

برائے خدا ہمکو قربان کرو تم		نہ بولو کہ کچھ میری اُمت نہین ہے
پڑتی تپتی دہوپ پڑے اور ننگے سر پاؤن	دوہا	حضرت آپکا سایہ چہوڑ بیٹہو کسکے چہاؤن
خبر لیجئے یا رسول مکرمؐ		جدائی کی بندو نہین طاقت ہمین ہے

بعد اوسکے حلیمہ جگر فگار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لیکر جانب مکہ روانہ ہوئین ایک روز مکہ سے قریب ایک مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بر سر راہ بٹہا کر رفع حاجت کیلئے گئی بعد واپس ہونیکے دیکہا تو آپکا پتا نہ پایا کیونکہ ابر قدرت نے اوس ماہ کو چہپایا تہا۔ پس اوس شیدا کی حالت نہایت ابتر ہوئی۔ پہر تو حلیمہ کا سر تہا اور صحرا کی خاک تہی رو رو کر کہتی تہی۔

ہائے کس ابر مین وہ ماہ چہپا	چہا گئی دلپہ مرے غم کی گہٹا
کیا ہوا دودہ کا پالا میرا	کیا ہوا گیسوؤن والا میرا
کیا ہوا وہ گل باغ خوبی	کیا ہوا نور دل محبوبی
کیا ہوا سرو گلستان کمال	کیا ہوا شمع شبستان جمال

راہ روؤن مین جو شخص نظر آتا اوس سے کہتی تہی۔

میرے یوسف کا پتا دو لوگو	جسنے دیکہا ہو بتا دو لوگو
کبہی کہتی تہی کہ اے ماہ لقا	اپنی دائی سے یہہ کی تونے دغا
مین نے کیا اسلئے خدمت کی تہی	کہ ترے غم سے گہرے میرا جی

دیکھہ تکلیف تو مجھہ بیکل کی ۔ چھانتی خاک ہون اس جنگل کی
کچھہ ترے دلپہ اثر ہے کہ نہین ۔ کچھہ تجھے میری خبر ہے کہ نہین
کچھہ تجھے میرا قلق ہے کہ نہین ۔ کچھہ مرے دودہ کا حق ہے کہ نہین
معجزہ اپنا یہہ دکھلا مجھکو ۔ آپ سے آپ تو ملجا مجھکو
گر سلامت نہ تجھے پاؤنگی ۔ مین تو جنگل ہی مین مرجاؤنگی
شاق ہے دلپہ جدائی تیری ۔ دیکھہ مرجائیگی دائی تیری
پالنے کی جو گنہگار تھی مین ۔ اس سزا کی نہ سزاوار تھی مین
بس نہین چلتا ہے بیبس ہون مین ۔ کوئی ساتھی نہین بیکس ہون مین
کیا کرون عشق کی بیماری ہے ۔ دل سنبھلتا نہین لاچاری ہے
جز ترے گھر مین نجاؤنگی مین ۔ خاک جنگل کی اوڑاؤنگی مین
مین نے محنت سے تھا پالا تجھکو ۔ سمجھی تھی گھر کا اوجالا تجھکو
ہائے وہ چاند سی صورت افسوس ۔ ہائے وہ نور کی مورت افسوس
جز ترے مکہ مین جاؤن کیونکر ۔ منہ تری مان کو دکھاؤن کیونکر
ترے دادا نے مجھے سونپا تھا ۔ مجھے شرمندہ نہ کیجو بیٹا

یہہ گریہ وزاری حلیمہ کی دیکھکر ایک ہجوم خلقت کا جمع ہوگیا ۔ ہر ایک ساتھہ ہمدردی کے اس رنج وملال کا سبب دریافت کرتا تھا ۔

بولی اک گاؤنسے آئی ہوں مین
مجھہ ضعیفہ کا حلیمہ ہے نام
کھو گیا دشت مین جانی میرا
اسلئے روتی ہون باحالِ سقیم
لعل میرا گُم ہوگیا ہے
سر پہ چھوٹا سا عمامہ ہے سجا
گال اوس گل کے ہین گورے گورے
سر پہ ہین بال جھنڈولے ایسے
اوسکے زلفونکے گھنگر والے بال
سرمگین آنکھہ خرد کی رہزن
سامنے اوسکے اگر آتا ہے
خم ابرو سے مہ نو ہے خجل
نور ہی نور ہے اوسکا مکھڑا
جلوہ افزا جو وہ دلبر ہو جائے

مصطفیٰ پیارے کی دائی ہون مین
میرا اس بن مین ہوا کام تمام
گم ہوا یوسف ثانی میرا
نہین ملتا ہے مرا دُرِ یتیم
بچہ بن باپ کا بیک لوتا ہے
تن پہ ہے ننھا سا جامہ زیبا
لال ہین آنکھون مین اوسکے ڈورے
گل پہ سنبل کے ہو جھرمٹ جیسے
دل شیدا کے لئے ہین جنجال
آفتِ جان ہے غضب وہ چتون
آفتاب ابر مین چھپ جاتا ہے
تیرِ مژگان سے دلو جان بسمل
غیرتِ حور ہے وہ نامِ خدا
راہ خوشبو سے معطر ہو جائے

جبکہ لوگون نے یہہ کلام اوسکے سُنا نہایت افسوس کے ساتھہ جواب دیا کہ یون تو خدا کی قدرت معمور ہے جو انسان کے قالب مین جو خدا ظہور رہا ہے مگر ان اوصاف کا کوئی بشر آجتک ہمنے دیکھا اور

سننا نہین - آخرکار جب کسی طور سے اوس یوسف گم گشتہ کا
پتا نہ ملا اوس ناکام کلیجے کو تہام - بی بی آمنہ خاتون کے گہر پہونچی

روتے چلاتی دہائی لوگو	لٹ گئی میری کمائی لوگو
بیکلی دیکہکے اوس مضطر کی	جان جاتی رہی سارے گہر کی
آمنہ بی بی نے اوس سے پوچہا	کہ تجہے میری قسم سچ بتلا
میرا بچہ تو ہے اچہا دائی	چہوڑکر آئی ہے کیسا دائی
روتی یون آئی ہے کیون خیر تو ہے	ایسی گہبرائی ہے کیون خیر تو ہے

اوسنے کہا کیا عرض کرون بی بی میراجی میرے قابو مین نہین ہے
آپکا لاڑلا راہ مین کہو گیا - میرے جگر پر داغ مفارقت دے گیا
جسکے باعث مین جینے سے ہاتہہ دہو بیٹہی ہون - اپنی جان پر
رو بیٹہی ہون -

سنکے اوس خستہ محزون کا کلام	شور ماتم سے تہا گہر مین کہرام
کچہہ نہ پوچہہ آمنہ خاتونکا حال	تہر تہراتا تہا بدن جی تہا نڈہال
دل شیدا کا ہوا حال سقیم	رو اوٹہی ہائے مرا دُرِّ یتیم

یہہ کہتے ہی کہتے بی بی آمنہ خاتون کو یورش غم سے غش تاری ہوا
جب ہوش مین آئین کہنے لگین کہ برائے خدا کوئی جلد جاؤ اوسکے
دادا کو اس واقعہ سے خبر کرو -

سُنکے یہہ بات وہ سردار قریش | لیکے ساتھہ اپنے یگانے اور خویش
لڑکھڑاتا ہوا گھر سے نکلا ؛ | خاک اوڑاتا ہوا صحرا دھونڈھا
دیکھا کیلو نکے درختون مین چھپا | ایک لڑکا تہا اکیلا بیٹھا
نور سے جسکے چمکتا ہے وہ بن | اوسکی خوشبو سے مہکتا ہے چمن
دلپہ تہا اوسکے جو یعقوبؑ کا داغ | بوئے یوسف سے ہوا تازہ دماغ
جاکے نزدیک سے اوسکو پوچھا | کاے گل تازہ ترا نام ہے کیا
کس چمن کا سرو بالا ہے تو | کونسے گھر کا اوجالا ہے تو ؛
شمع سان کسکا شب افروز ہے تو | کسکے دل کا طرب اندوز ہے تو

یہہ سُنکر شاہ نے فرمایا ۔ کہ مین احمدؐ فخرِ ابو جد ہون سب اہل عرب اور عجم مجھکو ہاشمی مطلبی قریشی کہتے ہین ۔

جب سُنی اوسنے یہہ شیرین گفتار | گل پہ ہونے لگا بلبل سا نثار
اپنا مطلوب جو پایا اوسنے | خوب سینے سے لگایا اوسنے
فرش سے عرش تلک شور ہوا | کہ ملا یوسفِ گمشتہ ملا ؛

غرض عبد المطلب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہمراہ لائے اور آمنہ خاتون جو اوسوقت تک غش مین تہین صاحبزادے کو گود مین بٹھلا کر کہا کہ اے آمنہ آنکھین کھولو اپنے دلدار کو دیکھو ۔ جسکے بوئے زلفِ دلارام مشام جان تک پہونچی لخلخہ کا کام کر گئی ۔

کبھی لگ کر آنکھہ لگی کہنے کہان
سامنے لا کے کہا دیکھہ یہان

اوٹھ کے سینے سے لگایا اوسکو
اپنے آنکھون مین بٹھایا اوسکو

جب میسر ہوئی محبوب کی دید
شادیانون سے تھا سامان عید

کبھی تو عید مین تھی گھر گھر شادی
ہر طرف سے تھی مبارکبادی

جی اوٹھی گویا جلی مر وائی
طرفہ آلودہ وحسرت آئی

جانے دلدار جو دیکھی سونی
ہوگئی وحشت خاطر دونی

کہتی تھی جبسے وہ پیارا چھوٹا
جی نہین لگتا ہے گھر مین میرا

چمنستان سے بیابان مجھکو
گھر ہوا گوشۂ زندان مجھکو

غم ہجران سے جو گھبراتی تھی
گھر سے مکہ کو چلی جاتی تھی

بصر محبوب تھا آنا جانا
واہ کیا خوب تھا آنا جانا

یان نہ آتا ہے نہ جانا بنتا
نہ تو رہنے کا ٹھکانا بنتا

حرص دنیا کے جو پابند ہین ہم
مبتلاے الم چند ہین ہم

پھنس گئے دام مین ہم کیا کیجے
نہین اوٹھتا ہے قدم کیا کیجے

چین دریا مین کسی تشنہ کو
گر نہ دیکھا ہو تو ہمکو دیکھو

ہجر مین خون جگر پیتا ہے
بے مزہ جینا بھی کچھ جینا ہے

دم نکلتا نہین مجبور ہین ہم
دل سنبھلتا نہین معذور ہین ہم

جسکو وان جانیکا مقدور نہین
وہ اگر چاہین تو کچھ دور نہین

قصیدہ مولف

دل تڑپتا ہے مرا سوئے نبی جانیکو
تاب فرقت نہین اب ہجر مین تجہے
جلد مین زندہ جاوید ہو یا رب آ کے
دل ہے شیشہ کی ہوا کا ہے بہت ہوا ہشمند
بارش اشک برستی ہے مری آنکہوں سے
گر ہی عشق محمد رہے قائم یارب
دل جہلا ہوتا نہین شمع رخ احمد سے

کوئی صحرا نہ پسند آتا ہے دیوانیکو
دل ترستا ہے مرا قرب نبی پانیکو
پہونچون آنکہون سے مدینے ہی مین جانیکو
وہ ہوا چاہئیے اس غنچے کے کہلجانے کو
فرد اعمال سے عصیان کے مٹ جانیکو
آگ عصیان کے لئے کافی ہے جلجانیکو
خوف جلنے کا نہین ہوتا ہے پروانیکو

جلد بلوائیے تحقیق تڑپتا ہے بہت
یا نبی رخ منور اوسے دکہلانیکو

بیان حلیہ شریف

سبحان اللہ ایسا آفتاب عالم تاب پردہ غیب سے۔ عالم ظہور مین جلوہ گر ہوا کہ جسکے جمال سراپا کمال۔ اور حسن صوری و معنوی پہ خود صانع ازل۔ اپنا محبوب بیان فرماتا ہے۔ مہ روئے زیبا آئینہ تجلیات خدا۔ آفتاب پرضیا۔ قمر سراپا صفا یعنے وہ چہرہ نورانی لطافت مین مثل آئینہ کے مظہر انوار سبحانی اور صباحت مین مثل خورشید درخشان۔ اور ملاحت مین

رشک وہ ماہ تابان تھا۔

کیونکہ اس سے جان ہو گئی ابھارنی
یہ تھی وہ صورت کہ دیکھی نہ سنی ایسی کبھی
محو رنگینی تصویر سراپا سے نبی
تھی یہی شکل مقدس کہ ازل میں کھنچی

ناز سے خامۂ قدرت نے کہا واہ رے مین
یوں اٹھا عارض پر نور کہ اللہ رے مین

کیسی تصویر کہ ہے جس سے بھرا امکان
کیسی تصویر کہ ہے لوح و قلم نور فشان
کیسی تصویر کہ ہے آئینہ پرداز جہان
کیسی تصویر کہ ہے کلک صور باران

کیسی تصویر کہ سب صلّ علیٰ کہتے ہین
کیسی تصویر کہ سب جلّ علا کہتے ہین

کیسی تصویر جسے کھینچ کے نقاش ازل
تیری صورت ہے کھلی معنیٔ ما قل و دل
خود لگا کہنے کہ ہر وصف مین ہے تو افضل
انبیا شرح مفصل ہین تو ہے متن مجمل

تو ہے خورشید ترے سامنے انجم ہین نبی
تو ہے شمسیہ تصور مین تو سب ہین قطبی

تو ہے داؤد نعم تو ہے سلیمان خاتم
خلعت خاص خلیل و برکات آدم
فکر یحییٰ ہے تو ذکر زکریا ہر دم
شکر یعقوب و صبر دل ایوب ہے ہم

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

بولے جبریل کہ تجھ پر ہوئی ختم تکمیل
خضر و الیاس کا رتبہ شرف اسمٰعیل

آدم و نوح سے شیث سے ... و صفا ...
اور سوا اسکے یہی آسمان قندیل ... ہیا

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

دین پکارا کہ مرے گھر کو اجالا کر دے
شل مردے کے پڑا ہوں مجھے زندہ کر دے

طالع خفتہ کو ہم چشم ... زلیخا کر دے
دستگیری ... کا ... مجھ بے ... کر دے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

رخ پر نور ہے قرآن کا پہلا نسخہ
شکل از بسکہ تھا مضمون وہی کا نکتا

ہاتھ سے اپنے جسے خط نے صفحے پہ لکھا
اسلئے حاشیہ لکھا ہے خط رنگین کا

رخ جو ایمان ہے تو اک جزو ہے پہلا پارا
ہے نیا حاشیہ سمجھیہ منہ پہ قرآن کا

پیشانی الانور یعنی شقہ قمر یعنے نصف ماہ کے طرح منور تھی -

وصف پیشانی میں ہوتا ہے قلم سرزمین
مصحف گل ہے رخ خاتمہ نسخہ دین

لوح بسم اللہ ابرو جسے کہیے بیتین
سورۂ فاتحہ مصحف گل ہے وہ جبین

گلشن عالم تنزیہ رخ زیبا ہے
اوس گلستان مقدس کا یہہ دیباچہ ہے

چشم اشکل العین - اشہل العین سپیدی آنکھ کی مائل بسرخی - اعجاز نگاہ کرشمہ
کھوبیٹ دلفریب - الحل العین سیاہی چشم - ملاحت حسن ...
غارت گر صبر و شکیب نگاہ کثرت حیا سے اکثر مائل بزمین - اور
روپشت سے یکسان دیکھتے تھے - چنانچہ فرماتے تھے کہ مین دیکھتا ہون
وہ چیز کہ نہین دیکھتے ہو تم - اور سنتا ہون وہ بات جو نہین
سنتے ہو تم -

چشم مہر سے ابن حجر مین اربے نوق ہے — صفحہ ماہ تک انگشت قلم سے شق ہے
وصف رخسار اوا کرنیکا مجھپر حق ہے — رنگ رخسار سحر سامنے جسکے فق ہے

مطلع صبح بیاضی ہے کہ نورانی ہے
حسن مطلع پہ مگر فرد ہے لاثانی ہے

طرفہ مضمون ہے مری پیش نظر ہو آگیا — منظر چشم نبی پر ہی ذرا لیجئے نگاہ
ایسی نرگس کہین دیکھی ہے نہ بادام کہیں — چشم بد دور عجب آنکھ ہے ماشاء اللہ

لاکھہ اگر اچھی سے اچھی کوئی تشبیہ کہے
چشمین یار سے سخنگو نظر فیہ کہے

گلہائے رخسار برابر اور ہموار نہ چندان پر گوشت نہ چندان
نحیف وزار -

روبرو آئے جو آئینہ تو اک سکتہ ہو — شمع کے بھی دھوئین اڑ جائیں گے جو ہو

شام سے آ جائے چھپے خورشید کو یہہ سودا ہو
صبح ہو جائے قمر حسن پہ گر شیدا ہو

حشر برپا ہو جو کنعانی مقابل آئین
چرخ پر سورۂ یوسف کو ملک لیجائین

ابر و بر رو جلوۂ خورشید سے سایا کیا ہے
سامنے شمع منور کے اندھیرا کیا ہے
عاقلو غور سے دیکھو کہ یہہ نکتہ کیا ہے
اُمی ہونے مین بھلا آپکے شبہا کیا ہے

کوئی تدبیر تو پڑہنے کی بجا ہی نہ رہی
نور رخسار سے حرفون مین سیاہی نہ رہی

ابروی پیوستہ باریک و خمدار۔

ہین دو ابروے سیاہ زیب جبین انور
طاق یہہ خانۂ خورشید کے آتے ہین نظر
نقشہ ابرو کا دکہائے جو عطارد لکھکر
مہ نو تیغ سے مریخ کے ہو دو پیکر

خواب مین ہی جو وہ زہرہ سی جبین پیش آئے
مشتری طالع کنعان کی زحل ہو جائے

دیکھو ہم پہلوئے پیشانی انور ابرو
ہین اسی آئینۂ صاف کے جوہر ابرو
آبروئے دم خنجر ہین مقرر ابرو
موج دریائے شجاعت ہین سراسر ابرو

مہ کامل مین مہ نو کی یہہ تصویرین ہین
یا کھنچے معرکہ بدر مین شمشیرین ہین

بقول مؤلف۔

جو ابروئے نبی کعبہ نما ہے تو جھکو سجدہ کرنا ہی روا ہے
پھیلا ہر وہ کہا تھے جہان پھرتا ہے بہیا یہہ دل کا ہیکو ہے قبلہ نما ہے
مجازی سے ہوا عشق حقیقی بتون کے عشق سے دل پھر گیا ہے
نہ جنبک دلمین ہووے عشق احمد اگر سجدہ کیا حق کو تو کیا ہے
بتونکا وصل اب کیا نماکے ہوگا ہمارے کعبہ دل مین خدا ہے
اگر احمد سے اٹھے پردۂ میم نہین اپنا احد سے کب جدا ہے
محبت صادق اونکا ہو نہین ویسے لقب جنکا حبیب کبریا ہے
مین کس کس عضو کی تعریف لکھون سراپا آپکا نور خدا ہے
دیا ہے عشق گل بلبل کے دلمین محمد کا مجھے شیدا کیا ہے
الٰہی خاتمہ بالخیر ہووے یہی ہر دم مری اب التجا ہے
مرے مظہر علی مرشد ہین کامل یہہ بندہ تو اوسی در کا گدا ہے

بہت سے انبیا تھے یون تو تحقیق
نبی تیرا بڑا ذی مرتبہ ہے

بینی شریف بلند اور پر انوار۔

بینئی اقدس شاہنشہ عالی منظر آب آئینہ رخسار کے موج انور
خوبروئی کا بلندی پہ ہمایون اختر یوسف حسن کی معراج ہے یان نقش نظر

صفحۂ خط مبارک پہ الف بینی ہے

دیکھنا عارض انور کا خدا بینی ہے

صورت چشمۂ کوثر ہے لب جان پرور
نتاج اوس نخل کی ابروئے جناب اطہر

نخل بادام وہ بینی ہے لب کوثر پر
اور اوس شاخ مین عینین مبارک ہین ثمر

دل عارف بھی اوسی مین دم لیتا ہے
نور ایمان اوسی سائے کے قدم لیتا ہے

لب ہائے مبارک نہایت احسن -

لب جان بخش کی تشبیہ دم عیسیٰ سے
آب حیوان نکہا خضر نے گو جینے دے

دی نہ دم دیتے رہے گرچہ مسیحا جیتے جی
اب فقط رہ گئے خورشید کے جھوٹے شوشے

کہون یعقوب تو وہ باتین یہان یا نہین
لعل سمجھون اوسے آنکھین مری ٹھہرتی نہین

مژگان مبارک عشاقونکی نگاہون مین مثل کرن آفتاب کے ہر وقت چبا کرتے ہین -

اک نیا نسخہ نکالون دل پرچور سے
پلکین یا کسیکی پڑی ہین سنا اکثر سے

صفحہ پر سیم کے لکھین ہین آب زر
بوتہ چشم پہ ہے آنچ رخ انور سے

صدقے [illegible] بیدار ترے سونیکے
ڈھیلے آنکھونکے نہین ڈھیلے ہین بہہ سینکے

دندان مبارک مثل لعل بے بہا درخشان جیتی کہ تبسم کے وقت تمام

در و دیوار عکس نور سے روشن ہوجاتے تھے۔

فکر وصف رخ دندان میں کٹا سارا دن
جسکی تشبیہ ہوا اوسکی صفت کیا ممکن
رات بھر تارے ہی گنتے رہے بیٹھے محسن
یون تو ثابت ہے کہ سیارے ہیں روشن لیکن

غور سے دیکھیے تو شیشے کے یہ پیالے ہیں
یا لب ساغر افلاک کے تبخالے ہیں

قطرہ جب سائل تشبیہ ہوا رو رو کر
پانی پانی ہوا جوش مروت سے گہر
آیا دامن میں لیے گرد یتیمی گوہر
معنی تازہ طبیعت سے کھلے یون دلبر

گر درین قطرۂ سائل نم لا تقصر نیست
در پئے دُر یتیم آئینہ لا تقصر نیست

اک تبسم سے کلید در جنت ہے عیان
نامۂ بخشش امت ہے جو حضرت کی زبان
ہوئے غفار کے دندانۂ تشدید عیان
لفظ اللہ سر نامہ ہے سلک دندان

نامہ ملفوف لبون مین ہے بطرز دلخواہ
ہے لفافے پہ خط پشت لب انشا اللہ

غنچے نے پیش کیے گرچہ ہزارون مضمون
مین شگاف قلم صنع ادا سے کیونکر ہون
گفتگو اسمین ہے بولا مری طبع موزون
جس سے ظاہر ہوا یہ سر خفی کن فیکون

شعرا نے اوسے کیا جانے کہ کیا کیا سمجھا
اسم اعظم کا مگر ہمنے معما سمجھا

سر شریف سے بزرگ مائل بخدا قمتال [illegible]

مبارک سے جدا ان کی و نیزہ مشغلہ سے شہ چمکا [illegible]

گیسوئے عنبریں کا سے تا بہ نیزہ خوش کا [illegible]

سر اقدس سے جدا جب [illegible] ~ ورقۃ الملح [illegible]

[illegible] ~ یوں جدا ہو اور قدم [illegible]

قطرہ بگریست کہ از بحر جدا ایم ہمہ

بحر بر قطرہ بخندید کہ ما ایم ہمہ

لے امت کے گناہ آپ لیے اپنے سر ~ بخشش حق ہو نہ ہمیشہ تو [illegible]

دن گنتے جاتے ہیں کب روز شمار آئے نظر ~ زلف مشکیں کو دکھا کر جو کہیں [illegible]

ہاں چلو حشر کے بازار کا سودا دیکھو

نقد سرمایۂ امت کا سیاہا دیکھو

سایہ ہے فرق ہمایوں پہ جناب حق کا ~ پر و بال فرشتہ ہیں کہو سلسلے [illegible]

عالم غیب کا سردار ہوا جلوہ نما ~ نہیں سرکار پہ سلطان حبش کی جا نما

گیسو کاکل پر پیچ و خم سرور ہے

نہ ختن ہے نہ خطا ہے نہ یہ عنبر سر ہے

بقول مؤلف

زلف بہر دشمن دین ار سے کچھ کم نہیں ~ ابروے خمدار بھی تلوار سے کچھ کم نہیں

[illegible] | [illegible] تو اللہ کے دیدار سے کچھ کم نہیں
[illegible] | [illegible] بہشت [illegible] گلزار سے کچھ کم نہیں
[illegible] | [illegible] بیمار سے کچھ کم نہیں
[illegible] | بیخودی تو ہے مگر ہوشیار سے کچھ کم نہیں
[illegible] | دشمن جان بھی سمجھے دلدار سے کچھ کم نہیں
[illegible] | یا نبی اللہ کے دربار سے کچھ کم نہیں
[illegible] | وال دنیا یا نبی مکار سے کچھ کم نہیں

کسطرح پہونچون مدینہ یا محمد مصطفیٰ
آپکا تحقیق تو نادار سے کچھ کم نہیں

صفت گوش مبارک دین سے بے بہرہ لوگ کے ہوش اڑا دیتی ہے —

گوش پر نور تہ زلف شب آسا مستور | کہیں دیکھے ہی دیکھے تو سحر ہو کافور
رنگ گل اوسکے صبا سنکے چمن میں گل کو | کہے گل ہے کہ ہوا ہو نہ تھم میں حضور

گوہر وصف ہے گر دامن دریا پر ہو
یون صدف سے کہے موتی کہ بس اب چل دور ہو

محاسن مقدس تا بہ سینۂ معلی —

پردہ کعبہ ہے گیسوئے حبیب یزدان | اور محراب حرم کا ہے وہی ابرو پہ گمان

اوس مین پاکیزہ مُصلا ہے نگہ کا دامان
مردمِ چشم ہے بیٹھا ہوا آکر بطہارت

زیر چہ ماہ مبارک وہ خطِ بیش لطیف
رحل ہے جسپہ کھلا رکھا ہے قرآن شریف

گردن مبارک برنگ گندمی مُصفا صراحی دار نہ زیادہ کوتہ نہ زیادہ لانبی۔

لو لگائے ہے یہی روشنی طبع دلا
شمع کافوری گردن کا دکھائے جلوا
نہین پروانگی پاتی ہے مری فکر رسا
پر جہان جلتے ہین جبرئیل علیہ السلام کے اندیشہ کیا

سرفرازی اسی گردن کو بہت زیبا ہے
آتشِ حسن گلوسوز کا یہہ شعلا ہے

بارک اللہ وہ گردن ہے کہ فوارۂ نور
جس سے ڈوبے عرقِ شرم مین شمعِ طور
کسی محفل کی صراحی کا یہان کیا مذکور
بزمِ تنزیہ کی کہیے اوسے سرجوشِ سرور

جسکی کیفیت اگر دیدۂ باطن مین نہ آئے
خلد مین شربتِ دیدارِ حق اچھو ہو جائے

بغل اور شانہ اور بازو درجۂ اعتدال مین نرم پشت اور شکم صاف مثل سیم سادہ بے مو مگر ایک خطِ مو باریک سینے سے ناف تک ہویدا سینہ وہ سینہ کہ جسکو رازِ الٰہی کا گنجینہ کہیے

کون لکھے صفتِ سینۂ صاف سرور
دست بر سینہ ہین حسرت سے یہان جن و بشر

اور کہتے ہیں فرشتے کہ یہی پیدا ہو کر — لوح محفوظ ہے یا عرش خدا پیش نظر

صدر انوار رسالت کا خزینہ ہے یہ
سینۂ علم لدنی کا یہ آئینہ ہے

صاف سینہ ہے جو نبی کا ہیں صفحہ شفاف — جیسے لفظوں سے حروف لکھے اک صفحۂ صاف
نان کہو سینہ ہے اک نسخۂ کشف — جسکو کہتا ہے سخنور کشش مرکز کاف

صدر پر نور ہے تفسیر ہوئی نہ نال ہے یہ
عقل کی تفہیم ہے وہ آئینہ بے بال ہے یہ

مخزن گوہر اسرار شب اسری ہے — شرح صدر شہ عالی کا یہ یک نکتہ ہے
جو کہ لبریز لطافت ہے یہ وہ چشمہ ہے — جس میں امواج لطافت ہیں یہ وہ دریا ہے

خط نہیں سینہ میں شاہنشہ بحر و بر کے
عنبریں موج ہے یہ بحر میں گویا بر کے

درمیان دونوں شانوں کے خاتم نبوت ختم رسالت پر دلیل روشن۔ رنگ اور صفا میں غیرت ید بیضا۔ اور گرد وہ گمر کہ جسکی تشبیہ ہی کسی چیز سے نازیبا ہے۔

صفت مہر نبوت کا بیان ہو کیونکر — خامشی مہر دہن اور سخن ہے ششدر
مہر کی پشت پہ فقروں سے یہ حق نے لکھا — کہ ہوا نامۂ پیغام نبی ختم اسپر

ہوئے پھر بھی جو سیہ دل نہ تنبہ گمراہ

ختم اللہ علی قلوبہم ۱۲ انانہ

گرچہ پروازین اندیشہ سے بال جبریل
نہ ملی پر کوئی نازک سی کمر کی تمثیل

اور احیائے شرفیا [illegible]
ہو گیا ہم [illegible]

قاف تک ہمنے بہت کاف کمر ڈھونڈا ہے
کمرین دیکھین ہین پر ایسی کمر عنقا ہے

دستِ حق پرست حریر و دیبا سے نرم تر - دستِ نبی کو ید اللہ کہنا بجا ہے -

دستِ رنگین کی صفت بار لکھا کیا ہے
طوطی ناطقہ اس باغ مین چپ رہتا ہے

شاخین گلین کی جو کہون شکل نہ [illegible]
بلبل طبع کو غنچہ کے طرح [illegible]

ہاتھ باندھے ہوئے جبریل کھڑے رہتے ہین
دستِ گلچین کو کہان دستۂ گل کہتے ہین

ہاتھ کھینچے ہوئے ہے رنگ سے مانی کا فرق
کلکِ مداح نے جب صفحہ کو بخشی رونق

قلم انگشتِ ششم ہے کفِ افسوس ورق
سینۂ کلکِ عطارد ہوا حسرت سے شق

رنگ و بو ظاہر و باطن کی سب اک جا ہو کر
میرے ہاتونپہ تصدق ہوے گجرا ہو کر

گو کفِ دستِ منور کو مین کہتا ہون ماہ
مہرِ انور ہے ہتیلی مہ نو ناخن شاہ

غور کیجے تو یہہ تشبیہ نہین خاطر خواہ
دونون جس وقت مقابل ہوے اللہ اللہ

پھندے کھینچے ہیں تیرے عقدہ ابرو دل دیکھا
اک گرہ سی پاتا ہے نوکو یہ کامل دیکھا

تیرے اسباب کبھی خاک راہ سے آلودہ نہوتے تھے۔

تیرے چشم نظر کر پاتا ہے گر حسن بات
ناخن پا تیرے ہیں راحت عقدہ کشائی پیدا ہے

شمع کو رشک سے جلجائے اگر رشتہ ابرو پاوے
گرہ ابروے خوبان کی حقیقت کہا پاوے

ماہ نو گر کہیں کچ چشمی کا خمیازہ کرے
ناخن چشم فلک میں خلش تازہ کرے

قامت زیبا نہال باغ قدس ہے چمنستان انس موزون بدرجہ اعتدال نہ چندان کوتاہ نہ چندان دراز۔

قد کیے دونو ہاتھ رکھیو یاد نہ بھولو تجدا
آب آئینہ باطن سے وضو کیجے ذرا

سجدہ سہو نہیں ایسی عبادت میں روا
انی وجہت کرو نیت صادق سے ادا

اٹھ کھڑے ہوئے پے تعظیم دم طاعت ہے
یہی تکبیر ہیں عشاق کے قد قامت ہے

عرش پر کرسی بچھایا ہے مرا ذہن رسا
اے فلک فکر یہ اندازہ ہمت ہے بجا

اب یہاں آمد مضمون ہے کہ وحی کہو گا
تو وطوبی ومن وقامت محبوب خدا

قد بے سایہ مری چشم تمنا میں رہے
سایہ طوبی کا ترے عالم بالا میں رہے

عرق معطر فضلات مطہر جس راہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
گذر فرماتے تھے ۔ وہ کوچہ بلکہ آپکی خوشبو سے معطر رہتا تھا ۔
بلکہ جس کوچہ سے حضرت تشریف لیجاتے تھے ۔ متلاشی کو کچہ حاجت
کسی سے پوچھنے کی نہ رہتی تھی خوشبو کی علامت سے دریافت
ہو جاتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادہر سے رونق افزا ہوئے ہین
راوی لکھتا ہے کہ اب تک در و دیوار مدینہ طیبہ سے وہی خوشبو
آتی ہے ۔ لیکن دماغ محبت اور مشام ارادت چاہئے کہ اوس
روائح روح پرور سے فیضیاب ہون ۔

اے دیندار بھائیو خداوند کریم اپنے کلام پاک مین ارشاد فرماتا ہے کہ
نَحْنُ اَقْرَبُ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْد ۔ یعنے ہم انسان کے گردن کی رگ سے
قریب ہین ۔ اور اکثر مقامون پر اپنے کو سمیع و بصیر کے خطاب سے
کہا ہے ۔ خلاصہ یہہ ہے کہ اگر ہم اوسکو اپنا معبود حقیقی جانین اور
خلوص دل سے جیسا کہ پکارنا چاہئے پکارین وَاللّٰہِ ثُمَّ بِاللّٰہِ وہ ضرور
اپنی رحمت کی نظر سے ہم بندون کے طرف دیکھتا ہے اور ہماری
پکار کو سنتا ہے ۔ اب غور طلب یہہ امر ہے کہ اوس معبود حقیقی کا
محبوب جسکے کُل اوصاف اوسکے اوصاف سے ملو ہین آیا وہ اپنے
عشاقون کے دلون سے دور اور ہم عاصیون کے حالات ناگفتہ بہ سے

ناواقف سمجہا جائیگا ہمین نہین ۔ بقول مؤلف ۔

نظم

نہ پوچھو محبّتو کہاں ہیں محمدؐ	مرے قلب ہی مین نہان ہین محمدؐ
ہر ایک جا پہ جلوہ نمایان ہے اونکا	ہر ایک رنگ و بو مین عیان ہین محمدؐ
نہ ہوش آئے ہے کیونکر نظارہ سے اونکے	کہ نور خدا بے گمان ہین محمدؐ
مرے چشم و دل ہی مین روز ازل سے	عیان ہین محمدؐ نہان ہین محمدؐ
گنہگار ہون نا کیا خوف ہے روز محشر	مرے اوسکے بس درمیان ہین محمدؐ
شفاعت اونکی حمد انکی ہی سے زیادہ	ترے در کے جو دربان ہین محمدؐ
جدا شمع سے کس طرح ہو پتنگا	مرا دل وہین ہے جہان ہین محمدؐ
یہہ محشر مین کہتا اٹھونگا لحد سے	کہان ہین محمدؐ کہان ہین محمدؐ
کہا حق نے معراج کی شب نبی سے	مرے آج تم مہمان ہین محمدؐ
مین جب ہی سے واصل ہوا ہون	مرے جسم مین اور جان ہین محمدؐ

بہت فرق تحقیق ہے انمین مجہہ مین
زمین مین ہون اور آسمان ہین محمدؐ

مجہو جیسا کہ وہ معبود مطلق ہماری شہ رگ کے قریب ہے علی ہذا القیاس اوسکا محبوب ہم عشاقون کے دلون سے اوس سے بہی زیادہ تر قریب ہے ۔ مگر برائے دیدن لیلی چشم مجنون می باید ۔ اور ہماری ابتر حالت کو خوب دیکہنا ۔ اور ہمارے ہر ایک درد دلی کے آہونکو سنتا ہے

اگرچہ بظاہر اس دار فانی سے پردہ فرمایا ہے مگر اوسکا اتصاف بالکل حیات نبی ہے بیشک وہ زندہ ہے اور ہمارے حالات کو ملاحظہ فرماتا اور ہمارے شریک رہتا ہے بشرطیکہ ہم غلاموں کے دلوں مین بھی اوسکے تعشق کی کچھ تو آگ روشن ہو جائے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان معجز سے خود ارشاد فرماتے ہین۔ اَلَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْکَ مِنْ نَفْسِکَ۔ یعنے مجھکو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز اور بہتر جانو۔ اگر ایمان اپنا کامل کیا چاہتے ہو۔ پس اے عشاقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھر کیون تصدق نکی جاے ہماری جانین اور کیون نہ قربان کیا جائے آپ پر سے ہمارا ایمان۔

بقول کافی۔

بار عشق احمدی کافی اوٹھانا چاہیے	گر نہین کچھ غم تو غم سے مرہی جانا چاہیے
جبکہ ٹھیرے عین ایمان حب محبوب خدا	الفت حضرت بھلا کیونکر چھپانا چاہیے
دین و ایمان انکی الفت ہے ہوا حصول	طالب ہو ان کو یہ باتین سنانا چاہیے
ہین کدہر وہ منکران الفت خیر البشر	بے تمیز ونکو ذرا مہر تک تولانا چاہیے
شاید آجائین طریق راستی پر بے ادب	ورسن عشق مصطفیٰ انکو پڑانا چاہیے
جان و دل قربان کر حب شہ ابرار مین	مغفرت کے واسطے کچھ تو ٹھکانا چاہیے

سیری کافی نہین ممکن ہے نعت پاک سے

حضرت نبی صلعم کی فرمانبرداری کا فرمانا چاہئیے

حضرات! مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الفت قلبی ہونے
کا ثبوت صرف اس ایک بات سے نہیں ہوسکتا کہ ظاہرا آپکی
محبت کا دم بھریں اور کسی کی زبان سے نام اقدس سنتے ہی رونا ہو
کریں بلکہ ہم میں آپکا محب صادق اور جان نثار وہی سمجھا جائیگا
کہ آپکی شریعت کی پیروی ہر حال میں پابند رہے۔ اور جسطرح سے
آپ اپنے مالک اور خالق کے حکموں اور اسکے احکام کی پابندی فرما
تے تھے۔ اوسیطرح ہم بھی فرمانبرداری آلہی کے پابند رہیں۔
اور ہر امر میں آپکی پیروی کریں۔ اللہ تعالے نے جمیع دینداروں کو
ہدایت فرمائی ہے کہ جو آپکی پیروی کریگا وہی آپکا محب صادق
کہلائیگا۔ اور آپکے ساتھ محبت قلبی رکھنے سے یہہ مراد ہے کہ۔
کیونکہ ایمان تینوں چیزوں سے کامل ہوتا ہے۔ بقول امام اعظم رح
یکے الایمان ہو الاقرار باللسان۔ وثانی تصدیق بالجنان۔ وثالث
عمل بالارکان۔ یعنے اقرار کرنا زبان سے۔ اور سچ جاننا دلسے
اور عمل کرنا احکاموں کا اعضاؤں سے۔ جبکہ تمنے زبان سے کہا
کہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ گویا زبان سے اقرار کیا تمنے اللہ
جل شانہٗ کی وحدانیت کا۔ اور اوسکے رسول کی رسالت کا

دوسرا - جو زبان سے اقرار کیا اوسکو دل سے یقین جاننا لازم ہے
ورنہ مومن نہین کہلاتا - کیونکہ بعض کفار بھی اپنی زبان سے کلمہ
پڑہتے ہین مگر دل سے یقین نہین جانتے - جبکہ تم نے جیسا زبان سے
اقرار کیا ویسا ہی دل سے بھی سمجہہ جانا - گویا خدا اور اوسکے
رسول کے عشق و محبت مین مبتلا ہوئے - اب سوال ہے کہ
عاشق صادق کو کیا لازم ہے - جواب اپنے معشوق کی ناز برداری
کرے - اور وہ جو کہے اوسکو تہ دل سے مانے - گو اوس
معشوق نے اپنے عاشق کو کسی آتش کدہ مین گرنے اور کسی دریا مین ڈوبنے
کیلئے کیون نہ کہا ہو - وہ فوراً حکم کی تعمیل کرے -
حضرات عشق وہ بیماری ہے کہ جسکا بیمار کبھی اچھا نہین ہو سکتا
یہہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے - ایک مجازی دوسرا حقیقی
عشق مجازی نے ہزارہا خاندان کو نیست و نابود کردیا - مگر خدا ہر مومن کو
عشق حقیقی نصیب کرے جسکو کہ عشق حقیقی نصیب ہوا انہون نے کیا کھونا
ماشاء اللہ وہ بڑا خوش نصیب ہے نعوذ کسی عاشق کے -

بیت

عشق کیا شے ہے کسی کامل سے پوچھا چاہیے	کس طرح جاتا ہے دل بیدل سے پوچھا چاہیے

اے عاشقو عشق کا ہونا آسان ہے - مگر اوسکی نباہ بہت مشکل ہے

بقول حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ ۔

بیت

الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا	کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

اب غور کرو کہ تمنے جب کلمہ شریف کے خدا کی وحدانیت اور اوسکے رسول اکرم کی رسالت کا اقرار کیئے اور دل سے یقین لائے ۔ گویا خدا اور اوسکے رسول ص کے عاشق اور اونکے محبت صادق ہوئے ۔ اگر تم خدا و رسول کے سچے عاشق ہو تو ضرور اپنے معشوق کے احکام کی تعمیل کرو جیسا کہ اللہ جل شانہ نے حکم فرمایا اور اوسکے رسول نے خود کر دکھایا ۔ جسوقت تمنے اپنے راہبر کی کامل طور سے پیروی کی اور عشق تمہیں اوسکے کامل ہوئے ۔ الحمد للہ تمہارا ایمان بھی کامل ہوا ۔ پس اوس حدیث شریف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی منشا ہے جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ۔ اور یہہ بھی واضح ہو کہ جسنے احکام الٰہی کے مطابق عمل کیا اور پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے سنتوں کو ترک کیا ۔ اوسکا عمل مقبول بارگاہ الٰہی نہیں ہوسکتا ۔ کیونکہ اللہ تعالے خود ارشاد فرماتا ہے ۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ ۔ یعنے ۔ تو کہہ اے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری پیروی کرو
کہ اللہ تم کو چاہے اور بخشے گناہ تمہارے۔ اور اللہ بخشنے والا
مہربان ہے۔ تو کہہ میرے بندوں سے کہ حکم مانو اللہ کا اور رسول کا
پھر اگر وہ ہٹ رہیں تو اللہ نہیں چاہتا منکروں کو۔ پس اے دیندار
بھائیو جاننا چاہئے کہ فرض اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے اور سنت
نبی برحق حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔
علی ہذا القیاس قرآن مجید اللہ کا کلام ہے اور حدیث شریف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جو نفس کلام اللہ
اے دیندار بھائیو پنجگانہ نماز ادا کرو اوس سے غافل نہ ہو۔
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو بندہ بندگی اللہ
تعالے کی نہ کریگا اور نماز بلا عذر چھوڑیگا۔ اوسکا حشر فرعون اور ہامان
وغیرہ کے ساتھ ہوگا۔ اور جو عذاب کافروں پر ہوگا۔ وہ عذاب
بے نمازیوں کا ہے۔ اور ارشاد فرماتے ہیں رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم بندوں سے قیامت کے روز پہلے جو پرسش ہوگی
وہ نماز ہے۔ بقول امیر خسرو۔

بیت

روز محشر کہ جان گداز بود ٭ اولین پرسش نماز بود ٭

اور حدیث شریف ہے کہ (مَن تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَد کَفَرَ) یعنے جس شخص نے چھوڑدی نماز قصداً وہ کافر ہے - اسی واسطے تکمیل ایمان کیلئے (عَمَل بِالاَرکَان) لازم ہے۔

بیان حضرت بی بی آمنہ اور حضرت عبدالمطلب کے انتقال فرمانے اور حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ابوطالب اپنے چچا کی سرپرستی سے پرورش پانیکا

حبیب محبوب رب العالمین - خلاصۂ آسمان وزمین نے پانچ سال کی عمر سے زیادہ ترقی پائے یعنے چھٹے سال - آمنہ خاتون حضرت کی والدۂ ماجدہ اس جہان فانی سے انتقال کیا حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی یتیمی پر کہ صغرسنی مین بے پدر اور بے مادر ہوے جن وبشر نے گریہ وزاری کیا - غیب سے آواز آئی کہ اس دریتیم دریائے محبوبیت کا خدائے کریم حافظ حقیقی ہے - ساتوین سال حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی دعا سے پانی برسا قحط عظیم رفع ہوا - تمامی جن وانس وحش و طیور آپکے چشمہ فیض سے سیراب ہوئے ایک ہم ہی ہین جو شربت دیدار کو ترستی اور دنیا کے لہو لعب مین مارے مارے پھرتے ہین

واسے قسمت ادھر گئے ہو سکے نہ اُدھر کے۔ لبقول مؤلف۔

نہ تو دین ملا نہ ملی دنیا یہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہ ہوا	نہ تو وصل صنم نہ وصال خدا یہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہ ہوا
نہ تو شاد کیا نہ کیا غمگین بیکار رکھا دنیا میں تو یہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہ ہوا	نہ تو رحم کیا نا کوئی جفا یہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہ ہوا
تپ ہجر نبی سے زار ہوں میں [illegible] یہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہ ہوا	نہ تو پائی شفا نہ تو آئی قضا یہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہ ہوا
صدمے سے جدائی کے نہ مرا نہ تو شربت وصل نصیب ہوا	نہ تو زہر ملا نہ تو پائی دوا یہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہ ہوا

تحقیق کی آکے میت پر ہو دفن و کفن کیونکر تنہا
نہ تو قبر کھدی نہ جنازہ اٹھا یہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہ ہوا

روایت ہے کہ عبد المطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت غمخواری اور پاسداری کرتے تھے جسوقت کہ عمر شریف حضرت کی آٹھ برس کی ہوئی تو عبد المطلب کی عمر ایک سو بیس کی تھی دریافت کیا کہ اب ایام اپنے موت کے قریب آئے۔ ابوطالب وغیرہ اپنے فرزندون سے کہا کہ۔ اگرچہ موت سب کے واسطے ہے۔ لیکن مجھے اس فرزند ہشت سالہ کی یتیمی پر کہ ابھی صغیر سن اور یتیم ہے مادر و پدر سے سخت حسرت اور تاسف ہے۔ کاش عمر میری اسکی تربیت تک کے وفا کرتی تو اپنے سامنے اسکو خاطر خواہ تربیت اور پرورش کرتا اب تم مین سے کون اسکی پرداخت کا متکفل ہوسکتا ہے۔ ابولہب نے کہا مین بجان ودل حاضر ہون۔ جواب دیا کہ تو دولت و مال البتہ بہت

رکہتا ہے لیکن سنگدل اور بیرحم ہے - فرزندان یتیم اکثر مجروح دل شکستہ خاطر نازک مزاج ہوتے ہین تہوڑے سے رنج کا بہی تحمل نہین کرسکتے شاید تجہسے کسی بات مین خاطر نازک اس یتیم کی آزردہ ہوجائے - بعدہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالے عنہ نے مثل ابولہب کے التماس کیا - جواب پایا کہ تو کوئی فرزند نہین رکہتا (قدر بابا آنزمان دانی کہ خود بابا شوی -) یتیم کے درد سے کیونکر خبردار ہوگا - پہر حضرت عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ اگر مین اس خدمت کا سزاوار ہون تو شرط خدمت کی بجا لاؤن - کہا کہ تو عیال و اطفال بہت رکہتا ہے - اپنے لڑکون کے ہوتے یتیم و بے پدر کا کب خیال رہیگا - تب ابوطالب نے کہا کہ مین ہرچند مال و سرمایہ کچہہ نہین رکہتا ہون - لیکن اگر مجہے لائق اس خدمت کا جانو تو بدل و جان حاضر ہون - کہا کہ تو البتہ قابل اس کام کے ہے - لاکن مین اس بات مین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو مختار کرتا ہون - تم مین سے وہ جسکو چاہے اختیار کرے - بعد اوسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا اور کہا کہ اے فرزند یتیم و لعل درخشندہ کلیم داغ تیری یتیمی اور بیکسی کا اس جہان سے مین لیجاتا ہون - ابولہب اور ابوطالب وغیرہ سب

پرورش کے متکفل ہوتے ہیں۔ تو انمین سے جسے چاہے اختیار کرے حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم۔ ابو طالب کے زانو پر جا بیٹھے سب عبد المطلب نے روئے۔ اور کہا کہ اے ابو طالب اس فرزند دلبند نے نہ شفقت پدر کی لذت پائی نہ شفقت مادر کی حلاوت اوٹھائی غمخواری اور دلداری اس یتیم کی بہرحال تجھپر واجب ہے۔ الحاصل ابو طالب متکفل پرورش کے ہوئے اور آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کو فرط محبت سے گود مین لیکر سینے سے لگا کر کہا۔ بقول وزیر

روئے یوسف مین جلوہ گر ہے تو
چشم یعقوب مین نظر ہے تو

حسن معشوق فتنہ گر ہے تو
شعلۂ عشق پُر اثر ہے تو

دل معشوق مین ہے جور و ستم
چشم عاشق مین اشک تر ہے تو

ہر شجر مین ہے تجھسے گلکاری
اور ہر شاخ مین ثمر ہے تو

تو ہی گلشن ہے تو ہی ہے بلبل
نالۂ بلبل سحر ہے تو

نار دوزخ سے خوف کیا ہمکو
عاصیون سے جو با خبر ہے تو

کون معشوق کون عاشق ہے
وصل کا کسکے منتظر ہے تو

مین نے ہر چیز مین تجھے پایا
سارے عالم مین جلوہ گر ہے تو

نحن اقرب سے وصل ہے ظاہر
شیخ غفلت مین دربدر ہے تو

وصل مین فصل کب رہا باقی
اب کہان مین ہون اور کدہر ہے تو

حق تو یہ ہے پر خطا ہے ظاہرین | کہین اللہ کو بشر ہے تو

فکر لازم ہے زاد راہ کی وزیر
جبکہ آمادۂ سفر ہے تو

اور جسقدر کہ رفاہیت اور خیر و برکت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم میمنت لزوم سے ابو طالب کو نصیب ہوئے اوسکے بیان کیلئے ایک دفتر چاہیئے - الغرض روز بروز بلکہ ساعت بساعت مدارج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ترقی پاتے رہے اور سال بسال عجائب اور غرایب باتین اوس ذات بابرکات سے عالم ظہور مین آتے رہے - اور پچیسوین (۲۵) سال حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالے عنہا آپکے شرف نکاح سے مشرف ہوئین جسکا بیان نیچے ہوتا ہے -

بیان عقد ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرتہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالے عنہا سے -

انفیہ مصاحبۂ بی بی خدیجۃ الکبری رضی سے روایت ہے - کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا کی سرپرستی اور اپنی پھپھی عاتکہ کے زیر نگرانی پرورش پاتے رہے - ایک روز عاتکہ نے

اپنے بھائی ابو طالب سے تذکرہ کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بفضل خدا عالم شباب کو پہونچگئے اب اونکے پہلو مین کوئی ماہ
پارہ ہونا لازم ہے —

ابو طالب ہوئے سنکر گریان	مثنوی	کہے ہمشیرہ سے با آہ وفغان
حال روشن ہے تجھے سب گھر کا		بیاہ کسطرح سے ہو دلبر کا
فقر و فاقہ کی ہے نوبت دن رات		بن نہین آتی کچھ اے نیک صفات
ہم قریشی ہین عرب کے سردار		مانگنا قوم مین ہے اپنے عار

یہہ سنکر بہن نے کہا کہ اے بھائی خبر جا سنا جاتا ہے کہ بی بی
خدیجہ کو اپنے تجارتی اسباب کی حفاظت کیلئے ایک امانت دار
داروغہ کی تلاش ہے — اگر میری تحریک پر سے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کو اس کام کیلئے منظور کرے تو عجب کیا ہے کہ اسی ضمن مین
عقد کی کارروائی ٹھہر جائے —

روکے فرمایا ابو طالب نے	مثنوی	اے بہن یہہ تو نہ ہوگا ہمسے
خادم کعبہ ہین سب سے اعلی		عیب مزدوری کا ہے ہم مین بڑا
مین ہون اس امر مین بالکل مجبور		شرم پابند ہے شادی بھی ضرور

القصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھپی عاتکہ نے اپنے بھائی سے
اجازت حاصل کرکے بی بی خدیجۃ الکبری کے پاس جانیکی تجویز مین ہین

اور روایت ہے کہ ایک اقبال بی بی خدیجہؓ جو حسن وجمال اور زر و مال مین اپنا نظیر نہین رکہتی تہین اکثر شاہان اولوالعزم اونکے عقد کا پیغام بہیجا کرتے تہے مگر اوس نیک بخت شریف الخاندان بی بی نے کسی پیغام کو پسند نہین فرماتی تہین - کیونکہ اونکے نظرون مین کوئی اور ہی پیارے کا حلیہ سمایا ہوا تہا -

ایک دن خواب مین تہی وہ مدہوش	مثنوی	چاند کو دیکہی ہوا ہم آغوش
پر سے نکلا جو وہ ماہ رخشان		کر دیا سارے جہان کو تابان
صبح جاگی جو وہ بخت بیدار		دل سے کہنے لگی کیا ہے اسرار

اوس زمانہ مین ایک بحیرا نام راہب قوم نصرانیون سے اپنے فن کا بہت بڑا اوستاد تہا - بی بی خدیجہؓ نے اوس راہب سے اپنے خواب کی تعبیر پوچہوایا - اوسنے کہلا بہیجا کہ -

عقد احمدؐ سے ترا ہوگا ضرور	مثنوی	آئیگا بر مین وہ اللہ کا نور
ترے گہر آئینگے جبرئیلؑ امین		وحی اوتریگی نبوت کی وہین
ہوئیگی تو ہی مسلمان پہلے		لائیگی سب سے تو ایمان پہلے

جبکہ بی بی خدیجہؓ نے یہہ تعبیر اپنے خواب کی سنا یکایک تیر عشق جگر سے پار ہوگیا - باشتیاق دیدار رسول کردگار ازخود رفتہ ہوکر عالم بیخودی مین یہہ عرض کرتی تہی - بقول مولف -

جلوه فرما در دلم یا مصطفیٰ — شوقِ دیدارِ تو دارم انتہا
رحم کن اے مالکِ ہر دو سرا — گاه در دل ساز و گه در دیده جا
ہر دو جائے تست یا بدر الدجا

روز و شب پیشِ نظر باشد مدام — قامتِ دلجوئے تو خیر الانام
جان تصدق دل فدایت صبح و شام — طوبیٰ آمد قدِ تو وقتِ خرام
گر خرامی سوئے ما طوبیٰ لنا

دیده گریان سینه بریان جان فگار — من ز شوقِ وصل ہستم بیقرار
گر نوازی بنده را ہست اختیار — من نگویم بنده خویشم شمار
نیست حکمے بنده را بر بادشاه

اے کمان ابرو چه گویم شانِ تو — ہست این جان و دلم قربانِ تو
بسملم از ناوکِ مژگانِ تو — خواہم از دل برکشم پیکانِ تو
لیکن از دل بر نمے آید مرا

یا محمد دل پریشانم چه زلف — عاجزم در مدحتِ ابرو و زلف
ہست دل وابستهٔ گیسو و زلف — پرده بکشا چون نمودی آن دو زلف
تا رخت بینیم بعد از عمرہا

یا نبی خون دلم بسیار خورد — ز اشکِ چشمم دامنِ تر را فشرد
بنده را از بندگانت نے شمرد — تا بچشمے ز راہت سرمه برد

چشم من دارد غبارست از صبا

از فراقت شاہ دین مانند میغ	اشک خون جاری ز چشمم ریغ ریغ
گر کشی تحقیق را تو بے دریغ	گر بسر جانی جدا سازی بتیغ

بہ کہ سازی ز آستان خود جدا

مثنوی

منتظر تھی کہ وہ آجاوے گھڑی	پہنچیں ایسے ہیں پہوپی حضرتکی
پیشوا جاکے لے آئی اون کو	اپنی مسند پہ بٹہائی اون کو
اونکے گھر آنے سے عزت سمجھی	بڑی تعظیم سے مہمانی کی
عرش کی اے شرف قوم عرب	کیجے ارشاد اب آنیکا سبب
جو ہوا ارشاد بجا لاونگی	اوسمین بیشک ہے سعادت میری

عاتکہ بی بی نے اوس ماہ چہاردہ کو دعائیں دیکر اور بلائیں لیکر کہا جان من خار جگر سنا جاتا ہے کہ آپکا قافلہ اس سال کسی طرف جاتا ہے۔ اوس قافلہ کے ساتھہ ایک معتمد کی تمکو ضرورت ہے اگر منظور ہو تو میرا بہتیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوس خدمت کے قابل ہے۔ بی بی خدیجہ رض نے کہا اچھا چشم ما روشن دل ما شاد۔ کل اونکو ضرور اپنے ساتھہ لے آنا۔ بی بی عاتکہ وہان سے بخوشی تمام واپس ہوی۔ اور کل ماجرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی۔ حضرت نے سنکر خاموش رہے۔

الغرض بیوی رضہ نے دوسرے دن بڑے اصرار سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بی بی خدیجہ کے گھر لے گئیں ۔

مثنوی

جلوہ گر جب ہوا نور یزدان — گھر خدیجہؓ کا ہوا اسپ نوبان
آمد اوس شہ کی محل میں جو ہوئی — بڑی تعظیم خدیجہؓ نے کی
آپکو مسند شاہی پہ بٹھا — روبرو چھوڑ کے بیٹھی پردہ
ہو گیا اور ہی عالم واللہ — ایک جا ہو گئے جب مہر و ماہ
پردہ باریک تھا یک والے کا — نظر آتا تھا عیان نور خدا
مصحف و آرسی یکجا تھے بہم — پڑھتے تھے صلوات تھے حور ارم
لیکے بیٹھی تہی خدیجہؓ تورات — دیکھتی آپکے تہین اوس میں صفات
صفحہ نعت جو پڑھکر دیکھا — حسن آثار برابر دیکھا
ہو گئی تیر نگہ کی مائل — طایر دل ہوا پہلے بسمل
رشک ماہ صورت انور دیکھی — سر بسر قدرت داور دیکھی
سرمگین چشم وہ ابرو دیکھا — عنبرین دوش پہ گیسو دیکھا
لب سے ظاہر تھی کہ جنبش اسکی — موجب بخشش امت ہوگی
اونگلیون کے تھا اشارہ میں اثر — ایک شب ہوئیگا شق جیسے قمر
پاؤن تھے رشک مسیحا ایسے — ایک ٹھوکر سے اوٹھین سو مردے

جبکہ خدیجہؓ نے جمال انور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چشم خریدار سے

جو دیکھی ہوش و حواس جاتے رہے عالم بیخودی مین از خود فراموش ہوکر دل چاہتا تھا کہ ابہی پردہ اُٹھاکر سرو قدسے اوس قد بے سایہ پر قربان ہوجاؤن ـ مگر حجاب نے روکا اضطرابی قلب کو تھام کر اپنے مین آپ کچھہ فرماتی تہین ـ

غزل

دارم از عشق بدل سوز گدازے عجبے	غم بطرزے عجبے نالہ بسازے عجبے
چشم مستے عجبے زلف درازے عجبے	مئے پرستے عجبے فتنہ طرازے عجبے
گشت چون شمع ز عشق صنم حالت من	جان بسوزے عجبے تن بگدازے عجبے
طاق ابروئے توچون قبلہ من بسجود	چشم بد دور کہ ہستم بہ نمازے عجبے
بہر قتلم چوکشد تیغ شوم سر بسجود	او بنازے عجبے من بہ نیازے عجبے
وقت بسمل شدنم آب نہ نوشاند مرا	مہر بانے عجبے بندہ نوازے عجبے

بعد اسکے عاتکہ سے فرمایا کہ اچھا اب انہین لے جاؤ جسوقت ہمارا قافلہ روانہ ہوگا ضرور بھجوادینا ـ ہم اجرت مین دو شتر انکی نذر کرینگے ـ آخرکار بھوپی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واپس لایا اور ملبوس سفر کا پہنا کے قافلہ مین پہونچایا وقت رخصت بہت رویا ـ اودہر بی بی خدیجہؓ نے اپنے غلام میسرہ کو بلاکر خلعت فاخرہ سے سرفراز کرکے ـ کہی اسے میسرہ آج سے تو محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے ـ اونکو بڑی آسایش

اور آرام کے ساتھہ لیجانا - اور ویسا ہی حفاظت سے واپس لانا ایسا نہو کہ آپکو کہین کسیطرح کا ضرر پہونچے اور مجھکو سب قوم سے شرمندگی حاصل ہو - بس جا ایک شتر شاہی ساز و سامان سے درست کرکے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہہ مین اوسکی مہار دیکر شہر کے باہر تک پیدل لیجانا - وہان یہہ خلعت فاخرہ جو تیرے تفویض کیا جاتا ہے زیب تن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرا اور اسی ناقہ پر سوار کرکے مہار ناقہ کی تو اپنے دوش پر رکہکے بڑی عزت اور تعظیم کے ساتھہ لیجانا - اور کل ابواب تجارت کے آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے پر منحصر ہے - تو اپنا کسیطرح کا دخل ندینا - انشاء اللہ تعالے بعد واپسی کے تجھے اس خدمت کے صلہ مین آزاد کردونگی -

مثنوی

الغرض قافلہ جب کوچ کیا
تھامی حضرت نے جو رسی اوسکی
پہوپی فرماتی تہی اے عبد اللہ
قافلہ والو تمکے خویش و رفقا
اقربا یار دنے تہے حضرت کے تمام
رو کے فرماتے تہے اوسدم سبکو

میسرہ نے وہ لے آیا ناقہ
رو دیے دیکہہ چچا اور پہوپی
کیجیئے قبر سے بیٹے پہ نگاہ
رسم رخصت سے لگے کرنے ادا
خود بھی غمگین تہے سردار انام
میری غربت کو نہ ہرگز بہولو

شہرت معشوق کی عاشق گریان
پہنچا افلاک پر اس غم کا غبار
فرشتے آکر تھے اے دانا مجبور
تسبیح میں فقط اپنے تھا دہ فریاک
پہنچا لو کہیں تھا شہنشاہ ایسا
غم میں آیا ہوں بیباک کیون مضطر
سینہ پیٹ کے رہ کوئی کیا سمجھے
الغرض رہ لیئے جانے والے

غم تھا احمد پہ خدیجہ شادان
رو دیئے سارے ملائک یکبار
وہی احمد ہے جو ہے تیرا محبوب
شان میں جسکے ہے آیا لولاک
مار ڈالا ہمیں رونا اوسکا
میرے پیارے کی کہان اونکو خبر
یہہ تو غم سے تھے وہ معشوق کے
آ کے پہنچا کے سب آنے والے

جبکہ ناقہ ملے سے دور ہوا۔ میسرہ نے اپنے مالک کے حکم کی تعمیل کی۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لباس فاخرہ پہنا کر اوسی ناقہ پر سوار کیا اور مہار اوسکی اپنے کاندہے پر رکھکے روانہ ہوا۔ عتبہ اور شیبہ۔ اور ابو جہل جو اوس قافلہ میں موجود تھے میسرہ سے کہے کہ۔ اے میسرہ یہہ تجھکو کیا ہوا جو ایک ادنی شخص غریب یتیم کو ایسا فاخرہ لباس پہنا کے اوسکی اطاعت قبول کرتا ہے۔ میسرہ نے اون لعینوں سے کہا کہ مین جسکا زرخرید غلام ہون۔ اوس مالک کے حکم کی تعمیل کرتا ہون۔

رشتہ دارون سے خدیجہؓ کے کوئی	مثنوی	قافلہ مین تھا خذیمہ نامی
پس وہ حضرتؐ پہ فدا رہتا تھا		ایک لحظہ نہ جدا رہتا تھا
دیکھتا جاتا تھا مرد عاقل		معجزے ہوتے تھے جو ہر منزل
شجر و سنگ یہہ کرتے تھے کلام		یا رسول عربیؐ لیجیے سلام
عکس خورشید جب آیا سر پر		ابر نے کردیا سایا سر پر

نیز بدستور ہر مقام پر ہزارہا معجزات ظہور مین آتے تھے جسکی شرح طول الکلام کوتی ہے زبان عرض کرنیسے قلم لکھنے سے عاجز ہے۔

جبکہ قافلہ بصری پہونچکر کسی مقام پر اُترا۔ اوس مقام کے متصل ایک راہب کا مسکن تھا۔ اوسنے آپکا جمال جہان ارا دیکھتے ہی اپنے گہر سے انجیل لیکر باہر آیا۔ اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیۂ شریف سے مقابلہ کیا جبکہ تمام اوصاف سے کامل پایا ہزار جان سے آپکا عاشق زار ہو کر میسرہ سے کہا کہ اے میسرہ یہہ نبی آخر الزمان ہونگے۔ ملک شام کے طرف ہرگز انکو نہ لیجانا کیونکہ وہانکے تمام لوگ انکے دشمن ہونگے۔ آخرکار بہ فضلہ جمیع تجار قافلہ کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مال و اسباب تجارتی بصرے مین فروخت کرڈالا۔ جب نفع بے شمار

کاہنا صلی اللہ علیہ وسلم اوس سال ہمیشہ سے دوچند فائدہ ہوا۔ اب ادہر کی سنئے کہ جسوقت قافلہ کے ساتھہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے بی بی خدیجۃ الکبریٰ کے دلمین۔ اپنے معشوق کے عشق ومحبت کی آگ دونی بھڑکی دن گھڑیان گنتے اور شب اختر شماری مین گذرجاتی تہی جبکہ یورش غم زیادہ ہوتا تہا تو فراق دلدار مین یون عرض کرکے روتی تہین۔ بقول مؤلف ۔

قصیدہ ۔

جوش زن ہوتا ہے جب عشق کا دریا دلمین ‏ یاد آتا ہے مرا چاہنے والا دلمین
جلوہ گر جبکہ ہوا وہ شہ والا دلمین ‏ دیکہنے آتا ہے ہر ایک فرشتہ دلمین
کیا کرون آپکے اجلاس کی مین فکر بتا ‏ خود اوتر آئیگا اب عرش معلی دلمین
ہے تصور قد والا کا نظر مین میرے ‏ خوب چلے آئے ہین مضمون سراپا دلمین
چہلیان لیکے مسلتا ہے کلیجا ہر دم ‏ بس گیا ہے جو کوئی گیسوؤن والا دلمین
واہ رے جذبۂ الفت کہ نظر پڑتے ہی ‏ کہنچگیا ہے ترے تصویر کا نقشہ دلمین
آئینۂ قلب کا جب تیرا مرقع کہینچا ‏ خود خدا ہوگیا ہے محو تماشہ دلمین
ڈہونڈتے آئے ہین موسی ید بیضا لیکر ‏ میم احمد کا چہپا ہے جو معما دلمین
سر کو قدمون پہ رکہو آنکہہ تم تلوون سے ملون ‏ ہے یہہ ارمانون کا اب مجہے تقاضا دلمین
جان لیتا ہے اگر عشق تمہارا حضرت ‏ لینے دو ہے یہہ سر ناز کا پالا دلمین
جیتے جی دید کی حسرت تو نہ نکلی افسوس ‏ قبر مین حیف چلا لیکے تمنا دلمین

نہ اطاعت ہوئی ہر کی نہ عبادت ...		... وقت ... تیری شفاعت ...

آرزو ہے یہی عشق کی وقت آخر
یا محمد رہے لب پر رہے اللہ دل مین

جبکہ قافلہ بعد انفراغ امور بیع و شرع کے مکہ کے جانب مراجعت کیا متصل مکہ پہونچکر ابوبکر کی رائے سے قواعد اہل عرب کے مطابق بشیرہ خط دیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بی بی خدیجہ کے پاس قافلے سے پہلے روانہ کیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ناقہ کو بڑہا کر وہانسے چلے راہ مین حضرت کو نیند کا جو خمار آیا شیطان لعین نے آپکو خواب مین پاکر آپکے ناقہ کو بہکا دیا جس سے آپکا ناقہ سیدہی راہ چہوڑکر جنگل کی راہ بہکا چلا جاتا تہا کہ بحکم رب جلیل جبرئیل حاضر ہوکے۔ شیطان لعین کو وہان سے بہنگ مارا اور شتر کی مہار پکڑ کے مکہ کے دروزہ پر لاکر چہوڑ دیا۔ روایت ہے کہ وہ راہ تین شبانہ روز کی تہی۔ کہ بفضل خدا ایک ہی شب مین طے ہوگئی۔

	مثنوی	
پھر خدیجہ کا فسانہ سنئے		کیا بے چین اوسے فرقت نے
اور ہی بنگیا اوس کا حال		دہیان چوٹی کا نہ کنگی کا خیال
نہ تو سوتی نہ تو کہانا کہاتی		ہر گہڑی بام کے اوپر جاتی

سحر ہوئی کبھو آہیں بھر بھر کر	کبھی کہتی تھی مسافر ہیں کبیر
نیر مژگاں سے بہی تھا کاری	ہو گئی عشق کی بس بیماری
لیکن اب نہ رہا سبھی بیتہ گھر آیا	ایسے اشعار پڑہی بام پہ جا

بقول جناب مرزا عبدالعزیز صاحب المتخلص بہ دبیر۔

ٹھپہ

سیاں بن تڑپت ہی بیت گئی رتیاں نہ تو آئے نہ موکو بلائے کبھو
سدہ بدھ بسرے نہ تو پاتی لکھے نہ تو سپنے میں درس دکھائے کبھو
سکھیاں کروں اور کیت کروں نہ تو بیت نہ بیت کی بات رہا
تو ہی کہدے سکھی ہو یہ بات ذرا دکھ سکھ میں نہ یہ نبھائے کبھو
میری آس نراس بہئی ساری دکھ درد میں جینا ہوا بھاری
بن تم کی ہوں دکھیا پاپ بھری نہ تو لاج کا کاج کرائے کبھو
آؤ آؤ ذرا اب تم پیارے مورے سیج پہ پاؤں دہرو پیارے
تم کاج کرو موری لاج رکھو دن بیت گئے نہ آئے کبھو
دن رات مورا دھرکت ہے جیا کہاں جاؤں کہوں کس سے میں پیا
ہو گھری دو گھری بات بنے کوئی بھید مجھکو جلائے کبھو
نت کہت ہے بڑی ڈاہ کیئے نہ تو کوئی سکھی مو سے بات کرے
نہ تو بیت کی بات نہ سات رہے کوئی بات نہ دل کی سنائے کبھو

سنگ ساتھی کوئی جب پاس نہو پردیس مین جینے کی آس نہو
جب تمسا پیا مورے پاس نہو پھر کیسے پیا کل آئے کبھو
انصاف سے تم الطاف کرو پیا موکو بلا کے پاس رکھو
تم چرن سے اپنے نہ دور کرو من میرا نہ کڑھنے پائے کبھو
تم مکہ چھوڑ مدینہ گئے وہان جا کے ڈیرا بسا ہی لئے
موکو ہند مین دکھیا چھوڑ دئے نہ تو رہنے کا ٹھاؤن بتائے کبھو
تم دور بسے یثرب نگری میری عمر ہی بیت گئی سگری
مین جا کے رہون کنکے دوارے کوئی ریت نہ ایسی بتائے کبھو
مورے مرشد پیارے عاشق ہو مین تمری چیری ہون سیئیان
پس تم سے دلبر کہے گیان تم بن نہ او سے چین آئے کبھو

مثنوی

انتظاری مین تھی وہ رشک قمر
آگیا دور سے محبوب نظر
ایک سوار شتر پر دیکھا
ابر سایہ کئے سر پر دیکھا
شوکت و شان تھی عالی سب سے
چال اوس مہ کی نرالی سب سے
سب خواصونکو پکاری دیکھو
آئی احمد کی سواری دیکھو
پہنچے ڈیوڑھی پہ جو محبوب خدا
کئے خط دیکے دعا اور ثنا
میسرہ لکھا تھا عرضی مین حال
فائدہ دونا ہوا ایک سال

یہہ محمدؐ کا سب سے لطہر کیا ضبط اور نہ کچھ فرمایا	باقی حال عرض کرونگا آکر لکھدیا مصری جواب اوس خط کا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خط کا جواب لیکر اوسی وقت قافلہ کے طرف روانہ ہوئے ۔ اور جبرئیل امینؑ نے ناقہ کی مہار پکڑ کے قافلہ کے قریں لاکر چھوڑ دئے ۔ مصری خط دیکھکر میسرہ اور ابو بکر وغیرہ تمام احباب خوش ہوئے ۔ ابو جہل سخت رنجیدہ ہوا ۔ پھر سب ملکے مکہ کے طرف روانہ ہوئے ۔ اور مع الخیر پہونچکر نقد داخل سرکار کئے ۔ اسکے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی خدیجہؓ سے اجازت لیکر اپنے مکان کو تشریف لائے اور میسرہ مال وزر سے مالا مال ہوکر آزاد ہوا ۔ اور راستہ مین جو جو معجزات کہ دیکھے تھے خدیجہؓ کا رشتہ دار خدیجہ سے تفصیلاً عرض کیا جسکو سنکر خدیجہؓ کا دل شاد ہوا ۔

احمدؐ والا گئے اپنے گھر تاب و طاقت گئی صبر و آرام شرم سے کچھ نکہا جاتا تھا	مثنوی	یان خدیجہؓ کا ہوا حال دگر بے دلارام ہوا خواب حرام تار آنسو کا بہا جاتا تھا

جب شوق دیدار حبیب پروردگار بے چین کرتا تو بیساختہ یہہ کہتی تہین ۔

فدا تجھپہ ہون زلف الٹکانے والے
دل عاشق زار بہکانے والے

نہین چین پاتا ہے یہ قلب مضطر
مرے دلکو ہر بار تڑپانے والے

خدا کے لئے اب تو اشکل دکھلا
قسم ہے تجھے عشق بھڑکانے والے

کسیکا کوئی راز دل کیسا سمجھے
تجھے مین ہین سارے سمجھانے والے

کرے معصیت کوئی تڑپائے کوئی
فدا تجھپہ ہو جاؤن شرمانے والے

ذرا اپنے پیارے کی آکر خبر لے
ارے ابر رحمت کے برسانے والے

ہون نادم گنہ ہون سے بخشو خدارا
گنہگار کے جرم بخشانے والے

بلا سے ستم ہے دیا فضل حق ہے
غضب کر گئے دلکے لیجانے والے

مثنوی

تھی نفیسہ جو جلیسون مین بڑی
اوس نے پوشیدہ یہ تھی بات کہی

ایک دن ہوکے خدیجہ مضطر
یون نفیسہ سے کہی شرما کر

کیا ہی اچھا تھا جو وہ رشک قمر
اپنی لونڈی مجھے کرلیتا اگر

بولے دلاسا کہی غمگین مت ہو
راضی کر آتی ہون احمد کو

بنکے مشاطہ نفیسہ نکلی
جاکے آداب سے حضرت سے کہی

ائے محمد عربی دین کے شاہ
آپ کسواسطے کرتے نہین بیاہ

ہنسکے فرمایا کہ ہون بیمقدور
کون مفلس کو کرے ہے منظور

نقیب نے کہا کہ یا رسول اللہ آپکے نعلین پاک کے قربان جاؤن

یا رسول اللہ آپ وہ سلطان دارین ہین کہ تمام روئے زمین کے سلاطین عزّام آپکے در اقدس کے ادنیٰ غلام ہین لو یہ آپکی لونڈی کیا چاہتی ہے وہ ہر وقت یہی گویا ہے ۔ بقول مؤلف ۔

شاہی کی تمنا ہے نہ خواہش مجھے زر کی
دربانی جو ملجائے تو بس ہے ترے در کی

باطن کی حقیقت تو ہی کس منہ سے ادا ہو
مقدور نہین ہے یہ کسی جن و بشر کی

آراستہ ہے جسم ترا نور خدا سے
ظاہر مین نظر آتی ہے تصویر بشر کی

فرقت سے تیری ہجر مین بیمار ہین دونون
کیا پوچھتے حالت ہو مرے قلب و جگر کی

جلدی سے بلالو در اقدس پہ خدارا
باقی نہ رہی دل مین مرے تاب صبر کی

کچھ کہنے ہی پایا نہ تھا رو یا مین افسوس
سنتے ہی کھلی آنکھ صدا بانگ سحر کی

وہ برق تبسم جو گرائے مرے دل پر
ساون ہی برستی ہے جھڑی دیدۂ تر کی

کیا خوب صفائی تھی شب وصل نگہہ مین
آنکھون مین مرے کھنچگئی تصویر نظر کی

ہین مردمک چشم مرے آنکھ کے لیے چین
صفائی جو یاد آئی ترے تیر نظر کی

رکھیو نگاہین مین کیطرح آنکھون مین اپنے
ملجائے اگر خاک تری راہ گذر کی

جسم دن سے چھٹا دل مرا صنم خانہ بنا ہے
کچھ اور ہی حالت ہوئی اللہ گھڑی کی

دل میرا اچھلتا ہے پہلو سے نکل کر
یاد آتی ہے راحت مجھے مدینے کے سفر کی

مفلس ہون مگر شوق نے لایا مجھے یان
کعبے کی زیارت کرون یا مین ترے گھر کی

وہ حسن خداداد ہے تجھ کو کہ جسکا ہے سبب — واللہ نہین اصلاً ہے کچھ اسمین مری قدرت کی
ہین احمد مرسل کا ثنا خوان ہمیشہ ہون ازل سے — لذت مری ہر بات مین تھی شیر و شکر کی
ق
اے شاہ دکن ہے یہ مرے دل کی تمنا — مدت سے مری فکر ہے مضمون سے ہنر کی
ہے ورد لبی دعا تیرے تم کو ہمیشہ ہر دم — صد سالہ ہو شہ عمر تیری تو دلدار کی

دارین مین خوش تجھکو رکھے خالق اکبر
تحقیق دعا کرتا ہے بس شام و سحر کی

اسکے بعد نقیبہ نے با ادب دست بستہ سر جھکا کر -

مثنوی

عرض کی قوم سے گر حضرت نے — خوبرو کوئی جو اشراف سے ملے
مال اور زمین بھی جو رکھتا ہو — کیا قبول آپ کر لیجئے اوسکو
پوچھا حضرت نے وہ ہے کون — عرض کی بی بی خدیجہ کبریٰ
پوچھا وان کون وسیلہ ہے مرا — عرض کی لونڈی کا اسمین دخل تھا
وان سے بس چلد نقیبہ دوڑی — دی خدیجہؓ کو مبارکبادی
فکر مین بیٹھے تھے دین کے سردار — آئے صدیقؓ اودھر یکبار
پوچھا کیسے فکر سے تشریف لائے — سارا قصہ کیا حضرت نے بیان
سنکے بوبکر نے گھر مین جا کر — یک ہزار اشرفی رکھدی لاکر
تین جوڑے تھے بہت ہی اعلیٰ — آگے حضرت کے رکھے وہ بھی لا

عرض کی عقد خوشی سے کیجے
آپکے جد کی امانت لیجے

اسلئے نام بتایا جد کا
شاید اس حیلہ سے لینگے مولا

یک خدیجہ نے بہی جوڑ بہیجا
اوسکو رکہہ چہوڑکے حضرت کہا

جوڑا صدیق کا پہنا مین نے
کسکا جوڑا ہے جو فخر اوسپہ کرے

الغرض وہ محبوب رب العالمین شفیع المذنبین رحمت اللعالمین جوبن شاہانہ سے آراستہ ہوکر جب دولت سرا سے باہر قدم رکہے جلوس مین تمام رفقا اور خویش و اقربا قطار باندہے ہوئے اور تمام جن و انس حور و ملایک اطراف گہیرے ہوئے حضرت کے چچا ابو طالب حضرت کا ہاتہہ تہامے ہوئے باشان و شوکت اونہین اشرفیون کو جو حضرت صدیق نے پیش کیا تہا راہ خدا مین لٹاتے ہوئے ہشاش و بشاش سواری مبارک چلا جاتی تہی ۔ تمام اہالیان مکہ کیا زن و مرد اور کیا پیر و جوان جلوس شاہانہ دیکہنے کے لئے راستہ پر ہر دو جانب صف باندہے ہوئے باادب سر جہکائے ہوئے استادہ تہے ۔ ایک طرف مشتاقان جمال محمدی دوسرے طرف عاشقان وصال احمدی رخ انور سے نقاب اوٹہانیکے منتظر جو کہڑے تہے ۔ ہر ایک اپنی حاجت کو حضور نبوی مین عرض کرتا تہا القصہ اوس شان و شوکت کے ساتہہ جب دولہ عروس کے

گہر پہونچا —

مثنوی

کشتیاں زر و جواہر کے وہاں — کرکے لا لا کے تہرا اوس پہ نثار

پہنا دلہن نے عروسی جوڑا — اور جواہر سے سجا سر تا پا

ہو کے ایجاب و قبول اور گواہ — عقد باندہا گیا وہ مہر وہاں

ازبس اوس روز خدیجہ تہی شاد — سب کنیزوں کو وہیں کی آزاد

عرض آداب سے حضرت سے کی — آج سے آپکی ہوں میں لونڈی

مجہکو کچہہ کام نہیں اس گہر سے — آپ مختار رہیں مال و زر کے

یہہ قدم بس ہے سعادت میری — مرحبا سید مکی مدنی

مثنوی

کیوں نہ اوس بی بی کا رتبہ ہو بڑا — جسکے شوہر بنے محبوب خدا

کیوں نہ ہو ختم بزرگی اونپر — فاطمہ زہرہ رض ہو جنکی دختر

واہ کیا فخر خدیجہ رض کو ملا — رضی اللہ تعالے عنہا

اور وہ مال بہی کیا اچہا تہا — حق کے ہی راہ میں صرف ہوا

پڑہا جاتا ہے بیان عشرت کے — یا رب اسدم ہو نزول رحمت

فضل و برکت سے نوازش تیرے — دور کر رنج سبہوں کے دل سے

یاں جو حاضر ہیں سو انکی مقصد — جلد بر لا یہ طفیل احمد ص

دستگیر ادنی ہے تیرا عاصی	اوسپہ ہر دم نظر رحمت کی
حال شیدا کا ہو اب اتمام	دولہ دلہن پہ پڑھو لے سلام

بیان رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

روایت ہے کہ جب وقت نبوت اور وحی نازل ہونیکا قریب پہونچا تنقیہ اور تقویت کے واسطے سینۂ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تیسرے مرتبہ چاک کیا گیا شرح اوسکی یہہ ہے کہ ماہ صیام مین ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غار حرا مین ایک مہینہ کا اعتکاف فرمایا تھا اور اوس اعتکاف مین حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی بھی ساتھ تہین۔ ایک شب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غار سے باہر نکل کر تفریح خاطر کے لئے استادہ تہے آواز آئی کہ السلام علیکم حضرت ارشاد فرماتے ہین کہ مین اجنا کے خیال سے خوف زدہ غار مین داخل ہوا۔ اور خدیجہ رضی نے یہہ کیفیت سنکر کہا۔ کہ یہہ خوشخبری ہے کیون کہ السلام علیکم نشانی امن وامان اور دوستی کی ہے۔ آپ خوف نفرمایئے پھر ایک روز مین غار سے باہر نکل کر کہڑا ہوا تھا کہ جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے مین اونکو دیکھکر غار مین جانا چاہا جبرئیل علیہ السلام نے مجکو فرصت ندیا میرے اور غار کے درمیان استادہ ہوگئے

اور مجھسے ہم کلام ہوئے اور مجھکو اونسے ایک نوع کی محبت پیدا ہوئی۔ جبرئیل علیہ السلام مجھسے وعدہ لیا کہ فلان وقت آپ تنہا فلان مقام پر حاضر رہو۔ مین ویسا ہی حاضر رہا جبرئیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام آسمان سے نازل ہوئے مجھکو زمین پر لٹا کے میرا سینہ چاک کیا اور دل میرا آب زمزم سے طشت زرین مین دہوکر۔ پھر اوسکے مقام پر رکھدیا اور میرے سینہ کو درست کر دیا۔

جبکہ عمر شریف آنحضرتؐ کی چالیس سال سے تجاوز کر گئی۔ ایک روز اوسی غار حرہ مین مشغول بہ عبادت الٰہی تھے کہ ایک شخص نہایت خوب صورت نورانی مورت ظاہر ہوکر بعد سلام کے کہا۔ کہ یا محمدؐ۔ آپ نے جواب دیا لبیک۔ اوسنے کہا۔ کہ مین جبرئیل ہون۔ خوشخبری ہو آپ کو آپ اس امت کے نبی ہو۔ ساتھہ ہی کہا کہ۔ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ پھر۔ سُوْرَۃُ فَاتِحَہ از ابتدا تا انتہا پڑہکر سنایا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَوَّلُ مَا نُزِّلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاتِحَۃُ الْکِتَابِ۔ یعنے پہلے جو مجھپر نازل ہوا قران سے وہ

سورۂ فاتحہ ہے اور تعلیم کی ہر نماز میں پہلے پڑھنے کے لئے - اور
حضرت فرماتے ہیں کہ ایک دن میں طہارت کے لئے پانی کے
کنارے استادہ تھا - جبرئیل علیہ السلام بشکل انسان
سبز لباس پہنے ہوئے ہاتھ میں ایک ٹکڑا حریر کا اوس پر
کچھ لکھا ہوا لاکر مجھکو دکھلایا - اور کہا کہ پڑھ - میں نے کہا کہ
میں حرف کی صورت نہیں پہچانتا ہوں اور میں پڑھنے والا
نہیں ہوں - پھر جبرئیلؑ نے کہا پڑھ اور میرے بازو پکڑ کر اس
زور سے دبایا کہ جس سے مجھکو سخت تکلیف ہوئی اور پسینہ
میرے جسم میں آگیا - اور اسیطرح تین مرتبہ کیا اور کہا -
اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ - پانچ آیت تک پڑھایا اور
میں ان آیتوں کو یاد کر لیا - وہانسے ترسان و لرزان میں اپنے
مقام پر واپس آیا - اور خدیجۃ الکبریٰؓ سے کہا کہ جلدی مجھہ
لحاف ڈالدو تاکہ لرزہ میرے جسم کا دفع ہو۔

روایت ہے کہ اسکے ماقبل ہی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم صحیح خواب دیکھتے تھے جسکا ظہور صبح کو معلوم ہوتا تھا۔
اور بعد تعلیم اقْرَأْ کے یہہ سورہ نازل ہوا کہ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ
قُمْ فَأَنذِرْ - یعنے اے لحاف اوڑھنے والے کھڑا ہو

اور کرتے حرا سے ہم چپ تھے اور ڈرا خلق اللہ کو [illegible] آپ
پس خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑے اپنے جسم سے
نکال ڈالا ۔ اور اپنے بستر سے اوٹھے خدیجہ رض نے کہا اے حضرت
کیوں آپ سوتے نہیں ہے حضرت نے فرمایا اے خدیجۃ الکبریٰ
سونا میرا اب نہیں ہوگا ۔ کیونکہ جبرئیل میرے حضور میرے
پاس آئے اور وحی لائے اور کہے کہ خلق اللہ کو خدا کے طرف بلاؤ
تا بت پرستی چھوڑے اور خدا کی عبادت کرے ۔ اب میں
کسکو کہوں کون میرا کہنا مانیگا ۔ حضرت خدیجہ رض نے فرمایا پہلے
مجھکو ایمان کی راہ بتلاؤ تا میں ایمان لاؤں ۔ تب حضرت نے
خدیجۃ الکبریٰ کو تلقین کیا وہ اول ایمان لائیں مسلمان ہوئیں
اوسوقت حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ
کی عمر سات سال کی تھی ۔ تمام دن رسول خدا کے پاس رہتے
تھے ۔ جب دیکھا کہ رسول خدا اور خدیجۃ الکبریٰ رض نماز پڑہتے ہیں
حضرت علی رض نے کہا کہ آپ سب یہ کیا کام کرتے ہیں کس کو
پوجتے ہیں ۔ پیغمبر خدا نے کہا کہ خدائے عزوجل کو ہم پوجتے ہیں
حضرت علی رض نے کہا ۔ کونسا خدا ہے تمہارا ۔ حضرت نے فرمایا
خدا میرا وہ ہے کہ جسکے دست قدرت میں تمام زمین و آسمان

اور ہمارا جہان ہے - اور اوسنے مجھکو جملہ خلایق پر پیغمبر کیا
تاکہ لوگون کو ایمان کی راہ بتاؤن - اور ہدایت کرون -
تم بھی ایسی راہ پر آؤ - انہون نے کہا مین اپنے باپ سے اجازت
لیکر عرض کرونگا - وہان سے حضرت علیؓ روانہ ہوئے راستہ
مین سمجھ گئے کہ جسکو حق تعالےٰ ایمان بخشے وہ کیون اپنے
باپ سے صلاح لیوے - یہہ سمجھکر وہین سے واپس ہوئے
اور رسول خداؐ کے پاس آکر ایمان لائے اور نماز پڑہے جب
حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا اور حضرت علی کرم اللہ
وجہہ اسلام سے مشرف ہوئے - رسول خداؐ تمام رات آرام
نہین فرماتے تھے کہ یہہ راز کسی پر ظاہر نہو - ایک دن خاطرِ مبارک
مین یہہ گذرا کہ ابوبکرؓ مرد معتمد اور بزرگ اور عقلمند ہین اور مجھسے
دوستی رکھتے ہین ہان اونسے جاکے یہہ راز کہون اور صلاح کرون
دیکھون وہ کیا کہتے ہین - آخرِ کار صبح کو بعد انفراغ نماز ابوبکرؓ کے
پاس جانیکا قصد کیا - جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ
مرضی الٰہی سے اوسی شب کو متردد ہو رہے تھے کہ بت پرستی جو ہم
اور ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہین - اسمین کچھہ فائدہ متصور
نہین پاتے ہین - کیونکہ بتون سے نہ کچھہ خیر ہے نہ کچھہ شر ہے

کہتا ہے کہ محمد امین جو برادر زادے ابو طالب کے مرد فاضل و دانا ہین مجھسے اور اونسے جانی دوستی ہے وہ بت پرستی نہین کرتے ہین - اونکے پاس جایا چاہیئے - تاکہ مجھکو راہ خدا بتاوین - صبح کو بیدار ہوکے عزم کیا کہ رسول خدا کے پاس جاؤن اور رسول خدا نے بھی عزم کیا کہ ابو بکر صدیق رضہ کے پاس جاؤن اور اپنا راز اونسے بیان کرون اتفاقاً راہ مین دونون حضرات کی باہم دیگر ملاقات ہوئی - ہر ایک نے اپنے اپنے ارادے کو ایک دوسرے سے ظاہر کیا - اور حضرت ابو بکر صدیق رضہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ شکر خدا کا - کہ آپ ہمارے پیغمبر ہوئے مجھکو ایمان کی راہ تبلائے - اوسیوقت حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق رضہ کو راہ دین کی بتائی - آپ مشرف بہ ایمان ہوئے وضو کرکے نماز پڑہے -

روایت ہے کہ پہلے عورتون مین سے خدیجۃ الکبریٰ رضہ اور لڑکون مین سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور غلامون سے حضرت بلال حبشی اور آزاد کیئے ہوئے غلامون سے زید بن حارث ایمان لائے تھے - اور بعد اوسکے حضرت عثمان غنی الرحمن رضی اللہ تعالے عنہ اور حضرات طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص

اور ابی عبیدہ ابن الجراح اور عبداللہ بن مسعود اور سعید بن زید
رضی اللہ تعالے علیہم اجمعین یکے بعد دیگرے سلسلہ بسلسلہ
اسوقت تک جملہ اونچالیس اسلام اپنا لاچکے تھے۔ لیکن
دین اپنا پوشیدہ رکھتے تھے۔ اور نماز مسجدمین پڑہتے تھے
ایک دن لوہ حرا پر حضرت نے ابوطالب کو اسلام کی
دعوت کیا۔ وہ کہے کہ مین اپنے دین سے نہ پھرونگا مگر تم کو جو
خدا نے فرمایا ہے اوسپر قایم رہو مین تمہارا پشت و پناہ
رہونگا۔ اور ابوجہل اور تمامی کفار حضرت کو وقتاً فوقتاً
بڑی بڑی تکلیفین دیتے رہے اور بہت ظلم کرتے رہے جسکا
ذکر ناگفتہ بہ ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب
بارتعالی مین کفار کے ظلم کی التجا کی۔ ایک فرشتہ جو پہاڑون پر
موکل تھا حاضر ہو کے بعد سلام عرض کیا یا رسول اللہ آزردگی
آپکی موجب ملال جملہ ملایک کا ہے۔ اگر اجازت پاؤن تو
دونون پہاڑون کو جو گرد مکے کے ہن ملا دون۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے نے مجھے واسطے
رحمت عالمیان کے بھیجا ہے نہ واسطے ہلاک کرنے قوم کے
چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَۃً

والعالمین ۔ یعنی نہین بہچانتے ہے اُسے تجہی ظہورا سیطرح نبوت
عالمیان کے۔ جناب رسالت مآب کی نبوت کے پانچوین
برس امیر حمزہ چچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت پر ایمان
لائے کل اہل عرب حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کی شجاعت
اور جوانمردی اور شہامت مین مشہور و معروف تہے ۔ اور
واقعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے ایمان لانیکا ارباب
تواریخ نے یون لکہتے ہین کہ ایک روز ابو جہل اعلان کیا کہ قسم
ہے لات اور عزیٰ کی جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سر
کاٹ کر لائیگا مین اوسکو ایک شتر کا بوجہ سونا اور چاندی
اور دس غلام اور دس لونڈیان دونگا ۔ عمر ابن خطاب رضہ
نے کہا کہ اس کام کیلیئے مین موجود ہون ۔ یہہ کہکر تیغ حمائل
کر کے چلے ۔ اتفاقاً راستہ مین ایک اعرابی سے ملاقات
ہوئی ۔ اوسنے کہا اے عمرؓ کہان جاتے ہو ۔ کہا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا سر کاٹ کر لانے جاتا ہون ۔ اوس اعرابی نے
کہا کہ ۔ اے عمرؓ کل تیری بہن فاطمہ اور اوسکا شوہر زید اور
تیرا داماد سعید خود ایمان لاچکے ہین ۔ عمرؓ نے کہا اسلامیت اونکی
کیونکر معلوم ہوگی ۔ اعرابی نے کہا کہ تم کہانا کہاتے وقت اونکو اپنے

سواے اوسکو ہرگز نہ آوینگے یہی دلیل ہے اونکے ایمان
لانیکی - پس حضرت عمرؓ نے یہہ بات سنکر اپنی بہن کے طرف
چلے راہ مین پھر ایک اعرابی سے ملاقات ہوئی اوسنے
دریافت کیا کہ اے عمرؓ تو کہان جاتا ہے - عمرؓ نے جواب دیا
کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سر اوتار لاونگا - اوس اعرابی نے
کہا بہلا یہہ جو بکری تیرے سامنے ہے تو اسکو پکڑ جب معلوم ہوگی
تیری شجاعت پس حضرت عمر بکری کے ساتھہ اسقدر دوڑے
کہ تمام بدن پسینہ پسینہ ہوگیا آخر عاجز ہو گئے مگر بکری کو نہ پکڑ سکے
بہت شرمندہ ہوئے - اوس اعرابی نے کہا اے عمرؓ تو نے
ایک بکری کو نہ گرفت کر سکا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو شیر
خدا ہین انکو کیونکر پکڑیگا - پس عمرؓ وہان سے بحالت غضب
اپنی بہن کے پاس جا کر کہا کہ اے بہن مجھکو از حد گرسنگی ہے
کچھہ کہانیکے لئے لا اونکی بہن نے کہانا تیار کر کے لا دیا عمرؓ نے
کہانیکے وقت اپنی بہن کو دسترخوان پر بلایا - اوسنے اونکے
ساتھہ کہانیکو انکار کیا - عمرؓ سمجھہ گئے کہ بیشک اوسنے مسلمان
ہوئی ہے - پس غصہ مین آکر سر کے بال پکڑ کر چاہا کہ سر تن سے جدا
کرے - زید اوسکے شوہر نے اوسکو عمرؓ کے ہاتھہ سے چھڑا دیا او

کسی حیلہ سے غصہ حضرت عمرؓ کا فرو کیا - اور کہانا کہلا دیا -
جب رات ہوئی حضرت عمرؓ وہین آرام کئے اور اونکی بہن وقت
تہجد سورۂ طٰہٰ پڑہنے لگین جب نوبت اس آیت کی پہونچی قولہ
تعالےٰ - لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا
بَيْنَهُمَا وَتَحْتَ الثَّرٰى - یعنے اللہ کے واسطے ہے جو درمیان
آسمانوں اور زمین کے ہے جو دونو کے بیچ مین اور تحت الثریٰ
مین ہے - اوسوقت حضرت عمرؓ نیند سے ہوشیار تہے جب
نہون نے اس آیت کو سنا دل اونکا اسلام کے طرف مائل ہوگیا
فوراً بچہونے سے اوٹہکر اپنی بہن کے پاس گئے اور دریافت کیا کہ
اے بہن کیا پڑہتی ہے - اوسنے کہی اے بہائی کلام اللہ پڑہتی
ہون - جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے - اور بعضون
نے لکہا ہے کہ - عمرؓ کے خوف سے فاطمہ نے اوس کاغذ کو جسپر
کلام اللہ لکہا ہوا تہا آگ مین ڈال دیا جو تنور مین سلگی ہوئی تہی
مگر خدا کے فضل سے وہ کاغذ نہ جلا - حضرت عمرؓ نے کہا لا اوس
کاغذ کو کہ مین بہی پڑہون - فاطمہ نے کہا - قولہ تعالیٰ - اِنَّمَا
الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ - یعنے جو کوئی مشرک ہے وہ نجس ناپاک ہے
اے عمرؓ اگر تو کلام اللہ پڑہنا چاہتا ہے تو نے باطہارت اور

پاک و صاف ہو کر پڑہو کیونکہ اسکو بغیر طہارت کے چہونا درست
نہین - آخرکار حضرت عمرؓ نے غسل کرکے - اوس - مسودہ کو
اپنے ہاتہہ مین لیکر پڑہے - جب کہ اوسکی معنی سے واقف ہوئے
بہت روے اور دل اونکا اسلام کے طرف متوجہ ہوا - صبح
کے وقت کفارون سے جو وعدہ کیا تہا یاد پڑ گیا - وہی تلوار
حمائل کرکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف روانہ ہوئے
راستہ مین ایک اعرابی کے زبانی معلوم ہوا کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ
وسلم اسوقت امیر حمزہ کے مکان مین معہ اپنے رفیقون کے
بیٹھے ہوئے ہین - پس متوجہ ہوے اوسی طرف اس اثنا مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور حکم الٰہی
پہونچائے کہ یا رسول مقبولؐ عمر تمہارے طرف آتا ہے تم اوس سے
نہ ڈرو - اوسکو اسلام کی دعوت کرو اور نبوت کے زور سے
اوسکا پنجہ سخت پکڑو جبتک کہ اسلام نہ قبولے نہ چہوڑو -
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صحابا سے اوسوقت
اونچالیس آدمی بیٹھے ہوے تہے - حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے امیر حمزہ کے دروازے پر پہونچکر دستک دی - رسول اللہ نے
دریافت کیا کہ تم کون ہو کہا مین عمر ابن خطاب ہون - اوسی وقت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود آکے دروازہ کہولدیا ۔ اور
عمر رض کا پیچہ پکڑکے ہلایا ۔ تب پہر انکے دعوت اسلام کی کی
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام سے مشرف ہوگئے اور کہا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعنت خدا کی شیطان پر جو ہمیشہ
آپکے ایذا رسانی کے ہوتے ہیں ۔ ادہر رسول خدا نے حضرت عمر رض
کو کلمہ شہادت کا پڑہایا ادہر رب جلیل کی طرف سے جبرئیل علیہ
یہہ آیت لائے ۔ یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن
اتبعک من المؤمنین ۔ یعنے کہا حقتعالیٰ نے اے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کفایت ہے تجھکو اللہ اور انکو جتنے تجھپر ایمان لائے ہیں ۔
حضرات پہر لیا کہنا جبکہ حضرت عمر رض مشرف بایمان ہوئے چہپے
دین کا علانیہ اعلان ہوا ۔ طایف اور مکہ معظمہ کے ہر کوچہ وبازار
مین اصحابون نے دعوت اسلام کی کرتے تہے ۔ اور حضرت عمر رض
کی شمشیر بڑے زور سے چلتی تہی نماز اور اذان جابجا آشکارا
ہوتی تہی ۔

روایت ہے کہ جب حضرت جبرئیل علیہ السلام کو خلعت وجود
عنایت ہوا ۔ جبرئیل علیہ السلام نے بارگاہ الہی مین ۔ عرض کیا
کہ خداوندا تونے مجہسے بہی پہلے کسیکو پیدا کیا ہے حکم ہوا

کہ اے جبرئیل اوپر دیکھ۔ جب جبرئیل نے اوپر دیکھا ایک ستارہ
نورانی نظر آیا اور اوس کے اطراف اور چار ستارے روشن
نظر پڑے جبرئیل نے ہزار جان سے عاشق ہوئے اور پوچھا کہ
پروردگارا یہہ نور کس کا ہے۔ ارشاد ہوا کہ یہہ نور میرے حبیب
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ پھر عرض کیا یہہ چار
ستارے جو اوسکے گرد اگرد ہیں وہ کون ہیں فرمایا کہ
یہہ میرے حبیب کے دوست ہیں دنیا میں میرے حبیب
کے چار یار ہونگے۔ اے مسلمانو یہہ وہی چار یار ہیں جنکا
ڈنکا ابتداے دنیا سے بجتا آیا ہے اور قیامت تک بجتا
رہیگا۔ جو ان سے عداوت رکھتا ہے وہ گویا رسول خدا سے
عداوت رکھتا ہے۔ اور جو انکا دوست ہے وہ لاریب
رسول اللہ کا دوست ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا ہے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْ
هُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِيْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ
اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِيْ
وَمَنْ اٰذَانِيْ فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَى اللّٰهَ فَيُوْ
شِكُ اَنْ يَّاْخُذَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيْ۔

ہیئے میرے اصحاب کے بارہ مین خدا سے ڈرو اور انکو برا نہ کہو اور میرے بعد میرے اصحاب کو تیرون کا نشانہ بناؤ۔ میری دوستی و محبت کے وجہ سے اونکو دوست رکھو اور جسنے بغض رکھا میرے اصحاب سے تو گویا اوسنے میرے سے بغض رکھا اور جسنے اونکو ایذا دیا گویا اوسنے مجھے ایذا دیا اور جسنے مجھے ایذا دیا گویا اللہ کو ایذا دیا اور جسنے اللہ کو ایذا دیا قریب ہے کہ وہ عذاب خدا مین گرفتار ہوگا۔ حضرات اس حدیث سے ثابت ہے کہ جو رسول اللہ صلعم کا دوست ہے وہ اللہ کا دوست ہے خدائے تعالے تمام دیندار بھائیون کو ہدایت دے کہ نفسانیت کو دلون سے دور کرین اور فروعیات پر نظر جہالت نہ ڈالین اور اصحاب باوقار سے محبت پیدا کرین جسمین خوشنودی خدا اور اوسکے رسول صلعم کی ہے ۔ اے دیندار بھائیو جس سے اہل بیت خوش ہین ہمکو چاہئیے کہ ہم بھی اوس سے خوش اور راضی ہین ۔ سبحان اللہ مومنون جیسے ہمارے سرکار دو عالم سلطان دارین ہین ویسے ہی اونکے اصحاب کرام حامی دین۔

اصحاب بھی خدانے دے ایسے ذوالفقار	محشر تلک رہیگی وفا جنکی یادگار
راہ خدا مین کرتے تھے جان اپنی سب نثار	اک اک انمین عاشق صادق کرم شعار

دل سے مطیع حکم حبیب الٰہ تھے
پروانۂ جمال شہ دین پناہ تھے

اول وہ پشت تکیۂ سد پیمبری
پہونچیگا اوسکے فیض کو کیا ابر نیسی

دی حق نے جسکو بعد نبی سب پہ برتری
تھی ختم جسکی ذات پہ محتاج پروری

یعنی وہ ہے جسکا تذکرہ قرآن مین آیا ہے
جسنے خطاب ثانی اثنین پایا ہے

سلطان دین پناہ کے دستور اولین
رکن رکین بارگہ شاہ مرسلین

خورشید آسمان کرامت سراج دین
مسند نشین شرع نبی معدن یقین

مقبول بارگاہ خدائے قدیر تھے
لو کیون نہ ہو وہ کس شہ دین کے وزیر تھے

وہ دوسرا وزیر شہ معدن صفات
جب ہاتھ اوٹھایا کفر سے دنیا پہ رہی لات

تھی باعث ترقی اسلام جسکی ذات
جز ذکر حق زبان سے نکلی کچھ اور بات

خود گم رہا رضائے خدا و رسول مین
رکھا قدم نہ بھولکے راہ عدول مین

اللہ رے رعب دبدبۂ حضرت عمرؓ
ہیبت سمائی کافرونکے دلمین اسقدر

اسلام لانیکی جو سنی آپکی خبر
مانند بید کانپتے سینہ سپر جگر

کہتے تھے اس سے حال ہمارا سقیم ہے

اب صورت خرابی دین قدیم ہے

جس روز آپ داخل دین مبین ہوئے
آہستہ سے اذان جو کہی خشمگین ہوئے

مسجد مین جمع کبھی نماز اہل دین ہوئے
فرمایا کیا مشرف دین تمام نہین ہوئے

نام خدا و نام نبی کو پکار کر
اب تمکو کسکا ڈر ہے اذان دو پکار کر

اوسوقت دی کسینے جو للکار کر اذان
کہنے لگا بھم یہہ گروہ منافقان

حیران سنکے ہو گئے سارے وہ بدگمان
آگے تو اسطرحکا طریقہ نہ تھا یہان

اب رائیگان قریش کا ایمان ہو گیا
لوگو عمر یقین سے مسلمان ہو گیا

حسرت وہ جسکا شہرہ ہے اب تک جہان مین
کافر یہہ اوس دلیر کی کہتے تہے شان مین

تعریف عدل آ نہین سکتی بیان مین
اب تک ہے اوسکی تیغ کی جھنکار کان مین

روم و عراق و شام مین سکہ بٹھا دیا
سارے جہان مین دین کا ڈنکا بجا دیا

بیانِ معجزاتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

شرح اون معجزات بابرکات کی جو کہ آنجناب مستطاب سے ظاہر ہوئے
اگر خطوط امواج قلم اور سیاہی اب بحرین اور صحن آسمان صفحہ

قرطاس ہوا مکان نہین کہ عشر عشیر کسی سے لکھا جائے - ادنی یہ
ہے کہ ہنگام رفتار ابر آسمان سر مبارک پر سایہ کرتا تھا - اور
سایہ جسم صفا کا زمین پر نہ پڑتا تھا ظاہر ہے ہر گاہ ذات بابرکات
پرتو نور رب العالمین ہوئی ہو پس سائے کا سایہ عکس نہین
ہو سکتا ہے اور فی الحقیقت وہ جمال جہان آرا آئینہ قدرت
مین عکس نور احدیت تھا پس عکس کا عکس محال ہے - اے
عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہان ایک لطیفہ مطابق پسند
صوفیان صافی مزاج کے اور بھی خیال مین گذرتا ہے کہ اللہ تعالی نے
اپنے تئین محبت آنجناب محبوبیت مآب کا فرمایا - اور محب
اپنے محبوب کی مثل و نظیر کو پسند نہین کرتا کیونکہ ظل قرینی ظل
کا فی الجملہ مماثل ہوتا ہے - کوئی پرندہ سر مبارک سے نہ گذرتا -
اور مگس کبھی آپکے جسم مطہر پر نہین بیٹھتی - معجزہ شق القمر کا
اور گواہی دینا سو برس کے مردے کی آپکے رسالت پر -
اور کلمہ پڑھنا سنگریزون کا - اور شہادت دینا سوسمار کا
اور نکلنا طاوس زرین بال کا حجر سے اور اور معجزات صوری
و معنوی اور فضائل ظاہری اور باطنی - اسقدر مشہور و
معروف زبان ہر صغیر و کبیر ہین کہ کچھ حاجت شرح و بیان کی

نہیں ہے ۔ تاہم مشتے نمونہ از خروارے کچھ عرض
کیا جاتا ہے ۔
روایت ہے ہم کورچشمون کے حق مین - جنین سرمۂ
بصارت ہے کہ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ مین - ایک شخص قوم یہود سے تھا - کہ اوسکو
قبل قبول ایمان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال
عداوت تھی - سراسر ایام جہالت کی جہالت تھی - سردار
دو جہان سراج لامکان کو کمتر اور حقیر جانتا - اور اپنے کو
دولتمند اور امیر جانتا تھا - دماغ اوسکا شراب دولت سے
معمور - اور وہ خود نشۂ بادۂ نخوت سے چور تھا -

مثنوی

یکایک ہوا قہر رب جہان ۔ ہوا نور آنکھوں سے اوسکے نہان
یہی نخل عداوت کا ثمرہ ملا ۔ چراغ بصارت نے گل کر دیا
بہت کچھ کیا اوسنے اپنا علاج ۔ مگر سب ہوا نامفید مزاج
وہ رکھتا تھا ایک دختر حسین ۔ بہت چاہتا تھا وہ اوسکے تئین
بظاہر وہ تھی باپ کے دین مین ۔ بجنسی تھی قدیم اوسکی آئین مین
فدا تھی مگر شاہ لولاک پر ۔ تصدق بدل مقدم پاک پر
نثار محمد تھی وہ سر بسر ۔ لگی کہنے اک روز سن اے پدر

طبیب ایک آیا ہے اس شہر مین		نہین مثل جسکا کہین دہر مین
اگر دے تو اسکو اجازت مجھے		تو اوس سے دوالاؤن تیرے لیے
جو ہوجائین نورانی آنکھین تری		تو برآئین کچھ سب مرادین مری

یہہ سنتے ہی اوسنے کہا۔ کہ اے نور دیدہ۔ دیر نہ لگا جلد جا اور اوس طبیب سے وہ دوا باعث شفا لا کہ آنکھین نورانی ہوجائین۔ میری کور بختی پر اشک غم لوگ نہ بہائین۔

ہوا جبکہ دختر کو اذن پدر	مثنوی	گئی پاس حضرت کے وہ دوڑ کر
اوٹھا لائی وہ خاک زیر قدم		نکل جائے تا باپ کا خار غم
لگائی جو ہین چشم مین خاک پا		خدا نے کیا نور اون کو عطا

جب کہ اوسنے خاک پائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شفائے کامل پائی یعنے۔ اندہے آنکھون مین بینائی آئی۔ کمال متحیر ہوا اور اپنی لڑکی سے پوچھا کہ۔ اے لخت جگر۔ نور بصر۔ سچ بتا ایسی دوائے مجرب کہان سے میسر ہوئی جو باعث اعادہ نور بصر ہوئی۔ اوس حکیم حاذق کا نام کیا ہے جسنے یہہ کحل الجواہر تجھے دیا ہے۔ دختر نے کہا۔ اے پدر۔

خدا کا رستہ چلو صفا ہے ادب سے سر کو جھکا جھکا کر
مثال نقش قدم بنو تم غرور ہستی گرا گرا کر ✤

ذرا تو دیکھو ذرا تو سمجھو خود اپنے دلکو ٹہلا ٹہلا کر
سوا خدا کے نہین ہے کوئی خدا سے ڈر تو خدا خدا کر
وہی ہے حاضر وہی ہے غائب وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
تو اب جو کہتا ہے مین ہون مین ہون بہلا ہے کیون چہپا چہپا کر

دختر نے کہا - اے پدر - کیونکر اوس آفتاب سپہر نبوت - اختر برج رسالت کا نام زبان پر لاؤن - کہ وہ زہرہ دین مبین شمع شبستان حق الیقین ہین - بقول مؤلف -

نظم

یہی کہتا ہون مین اپنے یقین سے — عیان ہے نور حق تیری جبین سے
جو دیکھا تمکو بس دیکھا خدا کو — حدیث من رآنی ہے تمہین سے
کرے توصیف جسکی حق تعالی — ثنا اوسکی نہ ہو کیونکر ہمین سے
کیا محبوب اپنا جسکو حق نے — نہ کیون یوسف خجل ہون اُس حسین سے
تمہارے ہجر کا ہے درد کیسا — ذرا پوچھو مرے قلب حزین سے
ذرا تو اس دل ویران مین آؤ — مکان آباد ہوتا ہے مکین سے
جگہ تہوڑی سی پاؤن یا الٰہی — پئے مدفن مدینے کی زمین سے

گنہ بخشینگے کیونکر نہون عفو
محبت ہے شفیع المذنبین سے

اے پدر - اصل یہہ ہے کہ جسکا تخم بغض تم نے - اپنے مزرعہ دل مین

بویا ہے

پہنچاتے ہیں اور سر اپنے قدم مبارک کی خاک سے تمہارا اتارو صدقہ کرو یا اگر نصیب پاک ہو اونکی شفیع المذنبین ہے اور نام قدسی اونکا رحمت للعالمین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے ۔

اونکا نام محمد مصطفی من پیارا لاگو جی ۔۔ یثرب کو چلو سانوریا من پیارا لاگو جی

گورے مکھ پر نور سہائے نام من پیارا لاگو جی

بانکی چتون سرمگین انکھیاں گھونگر والے بال ۔۔ مکھ پان رنگیلے رنگ ہونٹ تبسم لال گال

جب سے تجلی جھومت آئے نام من پیارا لاگو جی

آپ ہی طالب آپ ہی مطلوب آپ ہی گل خندان ۔۔ آپ ہی احمد آپ ہی احد آپ بنا سبحان

سوہنا نام محمد مصطفی من پیارا لاگو جی

آپ حبیب اور آپ ہی رب ہے آپ بنا رحمان ۔۔ عین اٹھا کر دیکھ نظر میں ملک والے پیا

سوہنا نام محمد مصطفی اسن پیارا لاگو جی

نجھ کا سہرا سبحان کا گہنا اور درود کے ہار ۔۔ حور و ملایک گاوین بجاوین احمد جی کے جادو وار

آج رنگ رچو ہے صل علی من پیارا لاگو جی

چلو سکھی ہم دیکھنے جاوین شام پیا دربار ۔۔ لولاک لما کا چتر براجی بنے محمد سردار

گورے مکھ پر نور سہائو نام من پیارا لاگو جی

کھینچ صفی کا اوٹھائے پردہ دیکھ احمد کی شان ۔۔ آپکی صورت آپکی سیرت نظر پڑی ہر آن

سوہنا نام محمد مصطفی من پیارا لاگو جی

والضحیٰ کی ہے چمکار سو ہنا کرتی کا چھر گر
شبنم یا ہے رنگ روپ انوار ہر دو عالم

سوہنا نام محمد مصطفیٰ میں پیارا لاگو جی

صورت سیرت ساری ہے احمد کی قرآن میں بیان
انا انزلنا کا تخت بنایا احمد رب کی شان

سوہنا نام محمد مصطفیٰ میں پیارا لاگو جی

لا الٰہ کے باجے نقارے اللہ کے ساز
نبی ہمارا دلبر پیارا

سوہنا نام محمد مصطفیٰ میں پیارا لاگو جی

شور مچا حور و ملائک ہے احمد کی شان
خوشی سے کھیل رہا ہے سارا جگ

سوہنا نام محمد مصطفیٰ میں پیارا لاگو جی

لا الٰہ کا باغ لگا ہے اللہ کے پھول
حور ملائک در پہ آئے پہنے پیلی زرد

سوہنا نام محمد مصطفیٰ میں پیارا لاگو جی

آگے پدر آنجناب کے اوصاف میں کیا عرض کروں زبان میری قاصر ہے۔ سنئے بقول قدرت۔

غزل

مہکتی ہے ہر سمت بوئے محمدؐ
گلستان جنت ہے کوئے محمدؐ

وہ بلبل ہوں گلشن میں جب سونگتا ہوں
ہر اک گل سے آتی ہے بوئے محمدؐ

شرف ماہِ کنعان کو اونسے ملا ہے
ہے کیا جلوۂ نور روئے محمدؐ

گہر سیکڑوں اسمیں ہیں رازِ حق کے
سمندر ہے قلب نکوئے محمدؐ

بجا ہے جو نسبت ہے قبلہ نما سے
مرا قلب پھرتا ہے سوئے محمدؐ

[illegible] | صبا جھکو بھیجیں تو سوئے محمدؐ

[illegible] | مہ و مہر ہیں عکس روئے محمدؐ

[illegible] | ہدایت ہے امت کی خوئے محمدؐ

[illegible] | عدو ہے خدا ہے عدوئے محمدؐ

[illegible] | الٰہی نظر آئے روئے محمدؐ

[illegible] قدرت

مجھے کچھ تھا آب وضوئے محمدؐ

مثنوی

کہاں تک کروں اونکی خوبی بیاں | وہ ہیں باعث خلق ہر دو جہاں

انھوں نے [illegible] | قدیمی عداوت سے سر اپنا وہیں

کہا اپنی دختر سے غصہ ہیں | یہہ کیسا غضب آہ تو نے کیا

تو شیدائے مطبوع محمدؐ ہوئی | خلاف طریق ابو جد ہوئی

لڑکی نے کہا بقول مؤلف

دل میرا اوسکا مبتلا ہے | شیدا جسکا خدا ہوا ہے

احمد بہ احد سے کچھ جدا ہے | گو پردہ میم میں چھپا ہے

بیشک تو حبیب کبریا ہے | کل میں ترے نور کی ضیا ہے

قاصد کہدے نبی سے جاکر | عاشق ترا جان کھو رہا ہے

دکھلا دو مجھے جمال انور — سرور یہی دلکا مدعا ہے
لولاک لما خلقت الافلاک — نازل تری شان مین ہوا ہے
واللیل ہے تیری زلف کی شان — توصیف مین رخ کے والضحیٰ ہے
سودا اثر سے زلف عنبرین کا — بیحد مرے سر مین پڑ گیا ہے
اے شاہ بغیر وصل تیرے — اب دل نہین میرا مانتا ہے
بہتر ہے تو مین کیونہ مر جاؤن — بلواتا مجھے شہ ہدیٰ ہے
اب سوئے مدینہ چل تو اے دل — کیون ہند مین غم کہو رہا ہے
کر مجھپہ کرم کی ایک نظر تو — حاضر ترے در پہ بینوا ہے
منظور اگر ہے نذر میری — حاضر ہے یہ جان یہ دل مرا ہے
جز تیرے بتاؤن کسنے شاہا — نعلین سے عرش پر گیا ہے
معراج کی شب ملک تہے گویا — آتا وہ حبیب کبریا ہے
آتی تہی صدا یہ لامکانسے — آجا تو حبیب پردہ کیا ہے
کیا کر سکے آفتاب محشر — سر پر مرے سایہ آپکا ہے

اعمال زبون سے اپنے شفیق
کہٹکا مرے دلمین حشر کا ہے

پھر باپ نے بیٹی سے کہا ۔

مثنوی

تجھے جان سے جانتا تھا عزیز	کیا پاس میرا نہ اے بے تمیز
ہیں اس سے تو اندھا ہی بہتا بھلا	بلا سے نہ ہوتی اگر کچھ شفا
نکالوں میں آنکھیں چھری سے چلا	لگائی جن آنکھوں نے بے خاکپا

الغرض اوسنے خاک جہالت دیدۂ بغض و عداوت میں جھونکی اور بے تکلف چھری منگا کر اپنی آنکھوں میں بھونکی جون ہی چھری آنکھوں سے دور کیا حق تعالے نے اون آنکھوں کو نور علی نور کیا دوسرے بار پھر اوسنے دیکھا تھا بھالا بے تامل آنکھوں کو چھری سے نکالا۔

بیت

عجب قدرت حق ہوی آشکار	وہی نور اونکا رہا برقرار

تب وہ یہودی نے غصہ میں آکر دیدہ و دانستہ متواتر سات بار زخم پر زخم لگایا۔

مثنوی

لگاتا تھا وہ تو چھری پر چھری	ترقی یہاں ہوتی تھی نور کی
کہا ہاتف غیب نے یہہ پکار	نکالے جو تو آنکھیں ہفتاد بار
نہ کم ہوئیگا نور اونکا کبھی	لگی اونمیں ہے خاک پائے نبیؐ

پس یہہ ندا اسنے حیرت فزا سنکر نہایت شرمگین ہوا۔ اور بدل معتقد جناب سید المرسلین ہوا۔ اور کمال عجز و

انکسار کے ساتھ عالم بیخودی مین یہ شعر پڑھا ۔۔

ہم گرچہ نہین لایق دربار تمہارے ۔ مشہور زمانہ ہین شفاعت سے ہمارے
اچھی رہین نزدیک تر جائین کدھر ہم ۔ کیسے ہین تو تمہارے ہین اگر خوار تمہارے
زندے کو تو مردہ کرین اور مردے کو زندہ ۔ ہین دونون صفت آنکھون سے اظہار تمہارے
یوسفؑ کی تو عاشق تھی فقط ایک زلیخا ۔ یوسف سے ہزارون ہین خریدار تمہارے
مقتل مین جو آؤ تو نہ لو ہاتھ مین شمشیر ۔ بس کرتے ہین دو ابروئے خونخوار تمہارے
ہم ایک نہین تیر نگہ کے ترے زخمی ۔ بہتیرے ہین ان چشمون کے بیمار تمہارے

خاموش نہین قابل محفل ہے کسی بلوا
رہنے دو اوسے بس پس دیوار تمہارے

بعد یہودی نے بیٹی سے کہا کہ اے نور دیدہ ۔ مجھکو اونکے پاس لے چل جسکی خاک پا نے میرا عارضۂ چشم کھویا ہے پس بیٹی نے جواب دیا کہ ۔ اے پدر ایک طرح سے آپ کو وہان تک لیجانے کا اقرار کرتی ہون ۔ بشرطیکہ تم میرا کہنا منظور کرین ۔ یعنے کبر و غرور اپنے دل سے دور کرین ۔ اور طوق عداوت اپنی گردن سے نکالین اور حمائل محبت نبی اپنے گلے مین ڈالین پس وہ یہودی باشتیاق قدم بوسی آنحضرتؐ بے چین اپنی لڑکی سے مخاطب ہو بقول مؤلف کہا ۔

قصیدہ

مجھے دربہ حضرت کے جانے بنیگی	جو حالت ہے اپنی دکھاتے بنیگی
سچائی اونکو دکھاتے بنے گی	مین مرتا ہون مجھکو جلاتے بنیگی
جمال مبارک دکھاتے بنے گی	جو روتے ہین اونکو ہنساتے بنیگی
مری تشنگی کو بجھاتے بنے گی	مجھے جام وصلت پلاتے بنیگی
مرے دلکی بستی ہے ویران	اوسے آپ بس کر بساتے بنیگی
بچھایا ہے فرش اپنے آنکھونکا مین	حضور اپنی تشریف لاتے بنیگی
ہے مرآت احمد ہے تیغ صفا	دکھا کر خودی کو مٹاتے بنے گی
شفیع الورا آپ کا ہی لقب ہے	قیامت کے دن بخشواتے بنیگی

گنہگار گرچہ ہے تحقیق لیکن
جہنم سے اوسکو بچاتے بنے گی

آخر الامر یہودی نے کہا اے بیٹا برائے خدا جسطرح تیرا جی چاہے
لیچل مین حاضر ہون تیرے کہنے سے نہین قاصر ہون -

بقول مؤلف -

قدر لیجاؤ ہمین کیا احمد مختار کے پاس	جان نثاری کے سوا کچھ نہین جا ہنا ہے پاس
زندہ جنتک ہون جدا مجھکو نہ کیجیو آقا	سایہ کیطرح رہون آپکی دیوار کے پاس
جنکے در پہ ہین گدا ایسا جہانکے سلطان	رہنا لازم ہے مجھے ایسے ہی سرکار کے پاس

جب سے ابرو کا تمہارے میں ہوا ہوں عاشق ۔ جاتا ہوں شوق شہادت میں میں تلوار کے پاس

ایک جا تیر و کمان مجھکو نظر آتے ہیں ۔ نہاں ہرن ہو مژہ ابروے خمدار کے پاس

کوچۂ احمد مختار کے قربت میں ہو قبر ۔ دفن جیسے بلبل شیدا کا ہو گلزار کے پاس

لیکے جائیگی مدینے کے طرف صورت کاہ ۔ جسگھڑی باد صبا آئیگی مجھ زار کے پاس

فرقت گل میں مرا بلبل دل ہے بیتاب ۔ لے چل اے باد صبا احمد مختار کے پاس

یوں پیمبر کے قرین حشر میں امت ہوگی ۔ جسطرح قافلہ ہو قافلہ سالار کے پاس

جب خدا پوچھیگا کیا لایا ہے کہدونگا یہی ۔ شہر عصیاں ہے فقط تیرے گنہگار کے پاس

حشر میں وعدۂ بخشش کی وفا کو تحقیق
جاؤنگا دوڑ کے میں صادق الاقرار کے پاس

جب لڑکی نے دیکھا کہ ۔ اپنے باپ کے دلپر تیر عشق محمدی کارگر ہوا ہے ۔ لے چلنے پر تیار ہو گئی ۔ یہودی نے کہا کہ ۔ اے لخت جگر اس جناب اقدس میں اسطرح کا جانا باعث افتخار ہے ۔ پہلے [illegible] سے اپنے آپ [illegible] ۔ پھر [illegible] آفات کی [illegible]

قصیدہ

تلاش وجودِ خدا چاہتا ہون — فنا عشق ہی مین ہوا چاہتا ہون

نہین اور کچھ بھی مین دنیا چاہتا ہون — وصالِ رسولؐ خدا چاہتا ہون

نہین ہمسرِ دو دنیا کی خواہش مجھکو — فقط مصطفیٰ سے ملا چاہتا ہون

تپ ہجر سے دِق ہون لیکن مسیحا — ترے در کی خاکِ شفا چاہتا ہون

مسیحا ترا وصل کافی ہے مجھکو — مین کب تجھسے کوئی دوا چاہتا ہون

زیارت میسر ہو گیسوے رخ کی — یہی تو مین صبح و مسا چاہتا ہون

یہی اشک کہتا ہے مجھسے نہ ہنستا — مین قطرہ سے دریا ہوا چاہتا ہون

سیاہی کے جا کرتا ہون مشک کو حل — جو توصیفِ زلفِ دوتا چاہتا ہون

سونگھا دے تو اوس گل کی بو مجھکو — یہی تجھسے بادِ صبا چاہتا ہون

نہ مٹی خراب اپنی کر مین یہ یارب — مدینے مین اپنی قضا چاہتا ہون

خدا کے لئے جلد مجھکو بلا لو — مین قربان تمپر ہوا چاہتا ہون

مصیبت کو راحت سمجھتا ہون یارو — مین ہر وقت تیری رضا چاہتا ہون

دکھائے جو خورشیدِ محشر حرارت — مین دامن مین تیرے چھپا چاہتا ہون

مین روضے پہ تحقیق حضرتؐ کے جا کر
قصیدہ یہ اپنا پڑھا چاہتا ہون

ہنوز یہ پہونچے نہ تھے کہ وہان جبرئیلؑ بفرمانِ ربِّ جلیل خدمت

بابرکت رسول الثقلین نبی الحرمین مین حاضر ہوئے۔ او ... اسرداج منظہر ہوئے کہ۔ یانبی الورا شفیع دوسرا۔ آج دشمن آپ کا دوستدار ہوکر۔ اپنے مذہب باطل سے بیزار ہوکر۔ خدمتِ شریف مین۔ آئیگا آپ پر ایمان لائیگا۔ اس اثنا مین وہ یہودی اور اوسکی دختر ہر دو درِ دولت پر سرکارِ دوعالم کے حاضر ہوکر پیشانی کو درِ اقدس سے ملتے تھے اور یہہ عرض کرتے تھے بقولِ ضامن۔

قصیدہ

دکھادے مجھکو جمال اپنا مین جان بلب ہون یہہ حال کیا ہے
یہہ خاکسارون سے رنج کیا ہے یہہ بیکسون سے ملال کیا ہے

کمانِ ابرو پہ تیغ خونی قضا ہے قبضہ مین اونکے قاتل
تمہارے ابرو کے آگے مہر فلک یہہ روشن ہلال کیا ہے

لگا ہے جھنجال میری جانکو مین پیچ کہاتا ہون مثل سنبل
کہ قید کرنیکو مرغ دل کے تمہارے زلفونکا جال کیا ہے

تمہارے قدمون پہ دم ہی نکلے یہی تمنا ہے عمر دوان کی
جو بادشا ہونکا وصل چاہے یہہ فقیر مسکین مجال کیا ہے

اٹھانے دے تو اپنے مجھکو مین تیرا عاشق ہون جان سے گدا

نہ چھوڑ جاؤنگا تیرے درکو یہہ دل مین تیرے خیال کیا ہے
تمہارا رخسار حق نما ہے یہہ آئینہ ہے جمال حق کا
کہ جسنے دیکھا ہے تمکو صاحب خدا کا ملنا محال کیا ہے
یہہ دلمین حسرت ہی لے چلے ہم زبان پہ اپنے یہی شکایت
کبھی نہ پوچھا کہ تیرا ضامن ہماری فرقت مین حال کیا ہے

الغرض حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو معہ تمام اوسکے عزیز و اقارب کے مسلمان کیا۔ مشرف بہ ایمان کیا۔ سبحان اللہ اے مومنو کیا رحمت حضرت خیر الانام ہے کہ ہدایت خاص و عام آپ کا ایک ادنی سا کام ہے۔ ہر چند کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہم جنس ہین لاکن ایک زمانہ آپ کا جو شیدا ہے اسمین کیا بھید اور کیا اسرار ہے

بقول مؤلف۔

لاکھون ہزار روح جو فدا مصطفی کی ہین
سنتے ہی نام پھر گیا دل میرا اوسطرف
یوسف ع کا حسن اور ید بیضا کلیم ع کا
نور خدا کو لائے زمین پر اوتار کے
کس منہ سے کہسکین کہ دیکھا جمال کا

نور جمال پاک مین جلوے خدا کے ہین
دیکھو کرشمے کیسے یہہ قبلہ نما کے ہین
یہہ سارے رنگ لائے ہوے مصطفی کے ہین
پتلے تو خاک کے ہین مگر کس بلا کے ہین
پھر کیا ہماری آنکھ پہ جرم و خطا کے ہین

بخشیگا یا بخشیگا تمھارے وہی
باد صبا ٹھہر ترے ہمراہ ہم چلین
ایمان و عمل نیک ہین ہو زندگی بسر
منکر نکیر دیکھے جو پیر نور سے لحد
فلک و جگر کو میرے بصد شوق یا نبی
ہوش و حواس یار دے تو ان بیان مصطفیٰ
بخشش ہماری ہو گی جو کہدین ہمارا آقا
ارض و سما پہ آئی تھی ہر سمت یہ صدا

دنیا کے کاروبار تو حرص و ہوا کے ہین
بازو پہ اب ہمارے جو ٹرے پر ہما کے ہین
یہ دو ہی حرف خاص مدعا کے ہین
کہکر چلے غلام یہ بدر ادا کے ہین
کیجے نشانہ صید یہ تیر نگہ کے ہین
وابستہ یہ سبھی تری زلف رسا کے ہین
خادم اٹھانے والے جو گفش پا کے ہین
مہمان دیکھو آج محمد خدا کے ہین

تحقیق بخشا جائیگا فیض ثنا سے تو
اعمال یون تو سب ترے لائق سزا کے ہین

بیان معراج شریف

اے گدایان کوئے احمدی و طالبان روئے محمدی افضل تر مقامات اور بزرگ تر حالات معراج شریف کے ہین۔ جانو اور آگاہ ہو کہ بارہوین سال نبوت سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رتبہ معراج کا عنایت ہوا اور مفسرین اور ارباب تواریخ نے۔ اس مقام مین لطائف عجیبہ اور نکات غریبہ لکھے ہین۔

اوّل یہہ ہے کہ جناب باری عزّ اسمہٗ نے قبل وقوع واقعہ معراج مین
حکمت بجہہ رکہی ہے کہ جب تخلیق آدم کے وقت ملایکہ کو
خطاب ہوا کہ (وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ
فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً) یعنے کہا تیرے رب نے فرشتون کو
کہ مجہکو بنانا ہے زمین پر ایک نائب ہے تب ملایکہ عرش اعلےٰ نے
عرض کیا۔ اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ
نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؀ یعنے۔ کیا رکہیگا تو
پروردگار زمین مین اوس شخص کو جو فساد اور خون ریزی
کرے۔ ہم ذکر کرتے ہین تیرا اور یاد کرتے ہین تیری پاک ذات
اور خوبیون کو۔ جناب احدیت جلّ شانہٗ نے جواب
فرمایا۔ (اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ؀) یعنے مجہکو
معلوم ہے تم نہین جانتے۔
یہہ اشارہ ہے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے وجود باوجود سے
یعنے اللہ جلّ شانہٗ نے ارشاد فرمایا کہ۔ تم اولادِ آدم کو مفسد
اور تباہ کار ٹہیراتے ہو۔ مگر ہمارے پیش نظر اوسکا فرزندِ ارجمند
حبیب مکرم رسولِ معظم مقصود آفرینش ہجدہ ہزار عالم کا ہے
اے ملایکو اگر آفرینش اوس محبوب کی مجہکو منظور نہوتی نہ پیدا کرتا

ہین زمین اور آسمان کو۔ جب آوازۂ ہمت سرورِ کائنات خلاصۂ موجودات کا۔ عرصہ گاہِ ملکوت مین بلند ہوا۔ تمام ملایکہ مشتاقِ زیارت ہوے اور جنابِ احدیت مین دعا مانگے کہ اے خالقِ بے چون و بے چرا ایک روز ہمکو بھی دولتِ ملازمت سے اوسکے مشرف کر۔ دعا اونکی مقبولِ بارگاہ وحدہ لاشریک ہوئی۔ سبحان اللہ مومنون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عجب ذاتِ مقدس ہے۔

بقولِ نابینا۔

برگ ہے گل ہے اور شجر ہے تو — شاخ ہے تخم ہے ثمر ہے تو
گو ورا الورا مین ہے پنہان — ہر جہت مین عیان مگر ہے تو
لحنِ مضمار مین ہے نے مین نفیر — بزمِ رندان مین بے خطر ہے تو
شوقِ پروانہ مین ہے شمع مین نور — کچھ ادھر ہے تو کچھ ادھر ہے تو
دیر مین [illegible] حرم مین [illegible] — کفر و ایمان کا [illegible] ہے تو
[illegible]

پر درد آمد از سر سودای عشقت — بندہ تو با ہزار امید آمد
بی خود آمد بی سر و سامان اختیار — با دل پر درد و چشم اشکبار
پر درد آمد از سر شوق زاری ما — معذرت خواہ گناہ انسان

پر درد آمد این گدا اشک گوشہ
[illegible] خلق و دریا [illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا جیسا [illegible] اصحاب کبار اور بڑے خدمت گذار تھے اور اس شمع جمال پر جیسے پروانہ وار شیفتہ اور نثار تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شکل سے پیار رہ کا دل میں چھپا ہوا پاکر ہر ایک شوق دیدار اور طلب وصال میں عرض کرتا تھا۔

بقول مؤلف۔

ترا ہے دل مجھ کے آزار سے — جا کے ملوں سید ابرار سے
دوہا
جدائی لاگا ایسا دل ہے میرا بے چین — تجھ بن دیکھے [illegible] کیسے کٹے دن رین

پوچھو ذرا اس لاچار سے

[illegible] اپنی تو ری نگری — دوہا — ہجر کی ماری مشکل [illegible]

آپ ہی بلواؤ مجھے پیارے سے

رحم کرو ملوا کے ملو میں جیسی ہوں — دوہا — خون کی ندیاں بہنے لاگیں [illegible]

	[illegible] سے	
آنکھوں میں کیسی صورت [illegible]	دوہا	[illegible]
	[illegible] دیدار سے	
قبر میں کیسی لیجاؤ نین [illegible]	دوہا	[illegible]
	[illegible] رخسار سے	
ابرو و مژگان آپکے ہیں تیر و تلوار	دوہا	گھائل ہو وہ ہم جب [illegible] شکار
	زخمی ہے دل تیر کی تلوار سے	
[illegible] مدو چشم [illegible]	دوہا	دیکھے [illegible]
	آنکھ لڑی نرگس بیمار سے	
کشتی میری بحر گنہ میں ڈوب رہی منجدھار	دوہا	لطف و کرم سے احمد پیارے کر دو بیڑا پار
	کوئی کہے احمد مختار سے	
احمد مرسل شافع محشر جگ میں تورا نام	دوہا	لطف کرم سے تورے مولا نکلے مورا کام
	کہنا ذرا محشر میں غفار سے	
کون کہا ہے الست ازل میں کس نے پکارا آؤ آؤ	دوہا	میم کی گھونگٹ لیکر نکلا احد سے احمد پیارا
	ذات نبی حق کے ہے انوار سے	
دل ہے عاشق ابرو کا یہہ کیا ہے کیسا قصور	دوہا	دیو سزا جو چاہو اسکو حاضر ہے پیش حضور
	قتل کرو ابرو کی تلوار سے	

سمرن لیکر ہاتھ مین کرتی ہون ہر کی یاد	دوہا	من ہین بسے ہے ہر جسدم میرے نکلے دل کی مراد

اُٹھ دیکھون سائین کے دربار سے

قصہ کہانی دنیا کے ہین سارے امر فضول	دوہا	نکہہ تحقیق احمد خدا و نعت نبی رسول

راضی ہے دل ایسے ہی اشعار سے

اتنے مین سب ملکے بتلاش شفیع محشر ایک صحرا کے جانب نکل گئے دیکھتے کیا ہین کہ دور سے کوئی سوار چلا آتا ہے۔ سبہون نے اوس سوار کے قریب جا کر کہا۔ بقول مسکین۔

بیت

اے ترک سوار نواح عرب احمد نگری بتلا دینا
کس رنگ مین ہے وہ حبیب مورا مجھے وانکی خبریان لا دینا

پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف خطاب کر کے۔

رتیان سگرو بیت بہیون رین گجارون اپنی کیسی
سو ہے تم بن کلیان ناہین پرت کیہی صورت اپنی دکھا جانا
ہے رات اندہیری ہوج گہن لہر اوت ہے ندیا [illegible]
ہے کہیوت بھاری محمد ہو موری نیان پار لگا دینا
کیون آئے تھے کباب کر کے چلے وہ قول و قرار کو بہولے

سب ہم تو بگاڑے چلے ہو اُنہیں پُشت ہماری بنا دینا
اعمال کا کاتب تو اپنا جو تھا نقش گئے سب سیاہ ہوا
قربان تری شان عنایت کے حرفِ خطا کو مٹا دینا
کچھ اچانک سنا دیا لاگ رہی اس غفلت کے تہخانہ میں
اب سوو تو کچھ سدھ بدھ نہیں تمہیں وقت پہ مجھکو جگا دینا
ہے راستہ میں پُر نور کی شب کی … سائی ہے یار
اوس پاک حبیب محمد کے … قدم سے لگا دینا
اب بند میں … سلیس دل راست … پھر …
پاس اپنے بلا کر خدا … درد جگر کی دوا دینا

اور اوس سوار سے استفسار کیا کہ اے سوار کچھ ہمارے سردار کی بھی خبر رکھتا ہے جنکا نام پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے ہم سب تلاش کرتے حیران و پریشان ہیں۔ سوار نے جب نام اقدس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سنا اوسنے سر جھکا کر کہا۔ بقول شاعر۔

قصیدہ

میں کہ سکتا ہوں غریب بندہ بتا سکوں کیا شان اونکا
خدائی اونکی ہے بس سمجھ لو قرآن میں پڑھ لو بیان اونکا

حبیب خدا تھے اور حبیب کو چاہیئے کہ تمامی مخزونات عالم
آگاہ ہو [illegible] خزاین تمام روئے زمین کے اور سلطنت
مشارق اور مغارب دنیا کی عنایت ہو چکی حضرت کو آسمان
پر بلا کر خلعت تقرب اور رتبہ اختصاص کا مرحمت ہوا - اور کلید
بہشت اور دوزخ کی سپرد ہوئی تاکہ رتبہ محبوبیت کا
بطور خاص و عام پر ظاہر ہو جائے اور کوئی مرتبہ تقرب کا
باقی نہ رہے - بقول مؤلف -

مخمسہ بر غزل خود

دین و دنیا کی تجھے حاصل جو ہے سلطانی
حشر تک سب ہیں تری خاک [illegible] پیشانی
کل ملک شوق سے کرتے ہیں تری دربانی
یا نبی چہرۂ زیبائے تو شد نورانی
در حسینان جہاں حسن تو ہست لاثانی

انبیا میں تو نہیں ہے کوئی تیرا ثانی
جتنے اوصاف ہیں تجھ میں وہ ہیں سب رحمانی
عرش پر کی بخدا حق نے تری مہمانی
نے ملک حور و پری نے تو مہ تابانی
ہستی از نور خدا گرچہ بہ شکل انسانی

روشنی کیوں نہ ہو دنیا میں عیاں سر تا پا
مدعا ہے یہی لکھا ہے اے شاہ ہدا
شکل خورشید کے ہے آپکا روشن چہرہ
گر بہ بیند بشود جلوۂ تو در رویا
بستہ [illegible] دل و جاں پئے رخ تو قربانی

استقدر اپنے گناہوں کا ہے بیمار [illegible]	[illegible]
رحمت [illegible]	[illegible]
[illegible]	
[illegible]	[illegible]
موت [illegible]	[illegible]
[illegible] ما نجد اگر تو [illegible]	
عشق کے مدرسہ مین [illegible] سبق ہی	شک نہین [illegible] الف الله کا [illegible]
تیرے دیدار کا مشتاق ہے ہر [illegible]	[illegible] قرار طلب جانب یثرب [illegible]
شوق دیدار چہ گویم کہ تو خود می دانی	
یک نیا کعبہ ہے ابروے رسول داور	ہے یہی فکر کہ مین دیکہہ لون اوسکو [illegible]
دید ہے جسکے ادا ہوتا ہے حج اکبر	گریہ نیم بہ سوے تیغ ابروے در [illegible]
جان تصدق بکنم ہست ہمین قربانی	
زندہ مردے کو تو کرتے تہے جناب عیسیٰ	درد عصیان کا تدارک نہین اون سے ہوتا
جملہ امراض سے دیتے ہو تمہین سبکو شفا	چشم تحقیق بسوے بیت پئے درمان شفا
حال امراض چہ گویم کہ ہمہ تو دانی	

تیسری حکمت یہہ ہے کہ - قبل نزول (ومن الیل فتہجد بہ نافلۃ - کے یعنے رات کے بعض حصہ مین اوٹہکر نماز نفل

پڑھنے

یعنے تہجد پڑھو - آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کبھی نماز مین مشغول رہتے - اور کبھی خواب استراحت فرماتے - ایک رات باسباب ظاہری خواب مین تھے - ناگہان جبرئیل امین حضور نبوی مین آئے اور باشتیاق دیدار عرض کیئے - بقول جامی رحمت اللہ علیہ -

غزل

خوش آنکہ وصال تو میسر شدہ باشد
چشمم بجمال تو منور شدہ باشد

ریزم ز مژہ اشک دمادم کہ بشویم
گر غیر جمال تو مصور شدہ باشد

باہیچ برابر نکنم آنکہ سرِ من
دریائے تو با خاک برابر شدہ باشد

زین بیش مکن سرکشی اے ماہ بیندیش
زان لحظہ کہ آہم بفلک بر شدہ باشد

شد قامت من حلقہ دران فکر کہ بستم
در حلقۂ آن زلفِ معنبر شدہ باشد

ہرگز بہ وفا با دگرے عہد بہ بندم
گر خود ز جفا عہد بدیگر شدہ باشد

جامی مکن اندیشہ بہ تعبیر نیاید
در حکم ازل ہرچہ مقدر شدہ باشد

کہے کہ یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم اللہ جل شانہٗ بعد سلام کے ارشاد فرماتا ہے -

مثنوی

اے محمد خواب تو بیداری است
ہر کہ در خدمت نباشد بدبخت

من فرستادم ترا از بہر آن	تا شوی پشت و پناہ اُمتان
گر تو پردازی بخواب نیم شب	کردم اینک اُمتانت را غضب
گر بود طبع ترا میلان خواب	از من آید اُمتانت را عذاب
اے محمدؐ آیۂ رحمت توئی	اے محمدؐ شافع اُمت توئی
تو برائے زہد و طاعت رفتۂ	یا برائے خواب را اُمت رفتۂ

رحمۃ العالمینی یا رسولؐ
کن برائے مغفرت سعی قبول

الغرض جبرئیل علیہ السلام اُمت کے اعمال نامے پیش کئے آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ گناہان اُمت حدِ شمار سے باہر ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بخاطر ملول و سینہ مجروح اشک ریزان ایک غارِ تیرہ و تار مین تشریف لیجاکے تین شبانہ روز سر بسجود ہو کر جناب احدیت مین عرض کئے۔

	مثنوی	
زار می نالید می گفت یا الٰہ		تا نہ بخشی اُمتانم را گناہ
من نہ بردارم سر خود از زمین		تا بروز حشر باشم این چنین
این چنین می گفت می نالید زار		با دل پُر درد و چشم اشکبار
بر در آمد ندائے ذوالجلال		... افسردہ دل آشفتہ حال

ہین اسقدر رہین الطاف رسے واقف ہجر دونگا اونکا پتا کسیکو
گو ہو اتنا خیال کر لو کہ لامکان ہے مکان اونکا
نہین ہے میری مجال جو بتاؤن اونکا مین در کسیکو
جسے ہو خواہش تلاش کرنے سے عقل کل وا بیان اونکا
نہین ہے مجھ مین لیاقت اتنی کہ اونکا رتبہ کہون زبانسے
قسم خدا کی بجز خدا کے نہین ہے کوئی رتبہ دان اونکا
ہین اونکا بندہ نہو نہ کیونکر ہین اونکو خواجہ کہون نہ کیونکر
ہین اونسے تقصیروار ہون نہ کیونکر مطیع ہے ولو آن اونکا

ہان مین یہہ نہین جانتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہان ہین ۔
لیکن کسیقدر چرواہے کی زبانی اسقدر معلوم ہوا ہے کہ ایک
غار تیرہ و تار مین ایک شخص شب و روز زار زار روتا ہے ۔
اور نعرہ یا امتی یا امتی اوسکی زبان سے پیہم جاری ہے ۔
اور اوسکے نالہ و گریہ سے جنگل کے جانور عاجز اور پریشان ہین
یہانتک کہ چرائی سے باز ہین ۔ پس یہہ سنتے ہی سبکے سب
اوس غار تیرہ و تار کی طرف بے اختیار دوڑے دیکھا کہ حضرت
سید ابرار رسول پروردگار سر برہنہ زمین پر سجدہ مین ہین
اور بے اختیار آنکھون سے مسلسل آنسو جاری ہین ۔۔

یہانتک کہ محاسن شریف تمام آنسوؤں سے تر بتر ہو گئی۔
پہلے حضرت صدیق اکبر رض نے قدم مبارک پر سر رکھکر
عرض کیا بقول مؤلف۔

غزل

آپکے عاشق دلگیر کا رونا دیکھو	یا نبی بہتا ہے اشکوں کا دریا دیکھو
یوں ہی چند سے جو رہیگی مری فرقت باہا	[illegible] رہے مشکل ہے [illegible] دیکھو
زلف کا جیسے ہوا ہے مرے سر میں سودا	ایسے عشق میں پھر اگر [illegible] دیکھو
شوق دیدار میں پہلو سے نکلتا ہے دل	لا کے [illegible] دیکھو
تیغ ابرو سے تمہاری ہی ہوا ہے بسمل	اپنے کشتہ کا [illegible] دیکھو
حسرت و یاس ہیں ہمراہ بصد رنج و ملال	کسکے عاشق کا یہ جاتا ہے جنازہ دیکھو
آپکے نام سے ٹھہرے ہیں سارے سلطان	کیسا [illegible] ہے نبوت کا یہ سکہ دیکھو
اوسکے پردہ میں احد ہے نہیں کچھ شک اصلا	میم احمد سے کھلا ہے یہ عقدہ دیکھو
جبہ سائی در احمد کی میسر ہے جسے	اسکو ہی کہتے ہیں قسمت کا نوشتہ دیکھو

شوق دیدار ہے گر دلمیں تمہارے تحقیق
دل کے آنکھوں سے ذرا جلوہ نبی کا دیکھو

علی ہذا القیاس حضرت عمر رض اور حضرت عثمان رض اور حضرت
علی رض نے بھی عرض کیا۔ بقول بندہ۔

قصیدہ

سپہرا اٹھے اگر آنکہو تو چہپانا اپنا
ہم کہو کس سے کہان جاکے فسانہ اپنا

اپنی ہجر زندگی ہین یہ کے جاتے پہوت
ہو سکے اپنے سے کسطرح بچانا اپنا

تو ہماری کبھی پھر کچھہ او نسے خالی انکہم
قدرت حق مین کہان ہین ٹہکانا اپنا

اس ماتے ہین رسول عربی خلق
سچہہ تہے کہتے ہین کبھی دل شا لگانا اپنا

قمر ہند وجان کی سنو گے نہ اگر تم خواجہ
پھر کہو کس سے کہین جاکے فسانہ اپنا

یا رسول اللہ – آپ سجدہ سے سر اوٹھائی – اور للہ ہم ہجرت زدون کو اپنا جمال جہان آرا دکہائی – اور ہم نے جسقدر عبادت – اور ریاضت – کی ہے – آپکی امت عاصی کو بخشی – فرمایا کہ – محبو یہہ بات محمد کے درد دل کے واسطے روا نہین ہو سکتی – صحابیون نے دیکہا کہ کسی کی التجا قبول ہی نہین ہوتی – مجبوری جناب حضرتہ سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرہ رض بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال سے آگاہ کئے سیدہ رض نے ایک آہ سرد دل پردرد سے کہینچکر شوق دیدار پدر بزرگوار مین یہہ عرض کرتی چلین ع

من موہن پیارے میرے بابا صورت اپنی دکہلا دینا
مین صدقے کرونگی جان وجگر تم اپنے قدم دکہلا دینا

جز وصل تمہارے مجھ دلجلی کو نہیں بہاتا ہے ذرا
یکبار کبھی تو مجھے خدارا مکھڑا اپنا بتلا دینا
اے شاہ جہاں محبوب خدا یکبار ذرا تم مجھے بخدا
دکھلا کے مجھے صورت اپنی مستانہ اپنا بنا دینا
ہستی سے عدم کو جاتا ہے عصیان کا ہے سر بار گراں
کیونکر یہ کٹے منزل بابا تمہیں سہل مجھے ہو بچا دینا
دکھلائیں اگر مجھکو بابا قدموں سے لپٹ کر رولوں گی
صدمہ نہ سہوں گی فرقت کا نزدیک مجھے بلوا لینا

جبکہ اوس غار میں پہونچیں بیقراری اور آہ و زاری سے عرض کیں کہ - بابا جان فاطمہ کی جان آپ پر قربان - آپ ذرا سجدہ سے سر اوٹھائیے - اور مجھ ہجرت زدہ کو - اپنا جمال جہان آرا دکھائیے - آپ امت عاصی کا کچھ غم نہ فرمائیے قیامت کے دن آپکی امت کے اعمال نیک کے پلہ میزان میں حسنؓ کا جامۂ زہر آلود - اور غمخواری حسینؓ کا پیراہن آغشتہ بخون کفایت کریگا حضرات غور کا مقام ہے کہ جسقدر پاسداری اور غمخواری ہم سیاہ کاروں کی جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو منظور تھی اوسی طرح

صاحبزادی کے بھی ملحوظ خاطر تھی۔ آپ نے فرمایا کہ جان پدر
فاطمہ یہہ بات تو تجھ کے درد دل کے واسطے روا نہین ہوسکتی
جب دیکھا کہ پدر کے حضور مین کوئی التجا قبول ہی نہین ہوئی۔
تب ننگے سر ہوکر خداوند تعالے کے جناب مین مناجات فرمایا
خداوندا مجہ کنیز ناچیز فاطمہ پر رحم کر میرے باپ کی اُمت عاصی کے
گناہون سے درگذر اور سبکو بخشدے۔

رُباعی

پس ندا آمد ز یزدان کاے رسول	من دعاے فاطمہ کردم قبول
گر طلب کردے زمین و آسمان	جملہ می بخشیدمش در یک زمان

لاکن واسطے حصول مدعا کے۔ آپکی ریاضت اور شب بیداری
شرط ہے اگر سُوم حصہ مغفرت اُمت کی منظور ہو تو۔ سُوم حصہ
شب اور اگر نصف اُمت کی بخشایش چاہو تو۔ آدھی رات
اور جو تین حصہ آمرزش اُمت کی مطلوب ہو تو تین حصہ شب
اگر تمام اُمت کی نجات مرکوز ہو تو تمام شب بیداری اور
عبادت کیجئے۔ چونکہ رحمۃ للعالمین کو تمام اُمت کی مغفرت
منظور تھی بیداری تمام شب کی اختیار فرمائی۔ دن رات
اُمت عاصی کا غم کرتے۔ نہ شب کو چین نہ دن کو آرام تھا

تمام تمام رات دو رکعت نماز میں صبح کر دیتے حتی کہ پاے مبارک
ورم کر جاتے تھے - اور باوصف اسکے بار بار ارشاد فرماتے تھے کہ
مَا عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ وَمَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ
عِبَادَتِكَ - یعنے نہیں پہچانا مین نے اللہ کو جیسا کہ حق
پہچاننے کا تھا - اور نہین عبادت کیا اللہ کی جیسا کہ حق
عبادت کا تھا - حضرات اب غور کرنیکا مقام ہے کہ
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے نسبت
مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ - ارشاد فرمایا - پھر ہم
گنہگار بندونکا کیا منہ ہے جو اپنی عبادت کا دم بھرین -
نعوذ باللہ خدا ہی اپنا فضل کرے - اے بھائیو
اوسکے قہر سے ڈرو اور اوسکے احکام کی تعمیل کرو جسقدر
تمسے ہوسکے - پھر بھی اوسیکے فضل و کرم کے امیدوار رہو
تاکہ وہ اپنے فضل سے بخشنے -
نقل ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ بھائی جبرئیلؑ کل مجھسے ضرور ملنا
جبرئیل علیہ السلام نے وعدہ تو کیا مگر پابندی نہو سکی - اوسکے
دوسرے روز جب تشریف لائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا ملایکہ مین بہی وعدہ خلافی کا طریقہ ہے۔ اونہون نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ مین قربان ایسا تو نہین ہے لاکن کل ایک بندۂ مقبول بارگاہ الہی کا انتقال ہوگیا تھا جسنے اپنے عمر کا ایک لحظہ تک یاد الہی و عبادت شماقہ سے خالی نگذارا تہا۔ بحکم الہی اوسکے تجہیز و تکفین او نماز جنازہ مین شامل تہا۔ اسلئے وعدہ پر حاضر نہوسکا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ اے جبرئیلؑ لوح محفوظ کے طرف دیکہو جبرئیل علیہ السلام نے دیکہکر عرض کئے کہ۔ یا رسول اللہؐ بارگاہ احدیت سے حکم ہوا کہ اوس ہمارے مقبول بندے کو حاضر کرو۔ جب ملایکہ اوسکو حاضر کئے۔ اللہ جل شانہٗ نے حکم فرماتا ہے کہ لیجاؤ اسکو مین نے اپنے فضل سے بہشت مین جائے اسایش کی دیا۔ اوس مقبول بندے نے عرض کیا۔ یا رب العالمین مین دنیا مین تیرے احکام کی ہر طرح سے پابندی کی اور تمامی دنیا کی لذتون کو اپنے پر حرام سمجہا ہر لحظہ اور ہر آن اپنی عمر تیری یاد مین گذار دیا تا ہم مجہکو کیا تیرے فضل کی محتاجی رہی ہے حکم ہوا کہ۔ (اذ ہبو) جب ملایکہ لیچلے راستے مین۔ اوسکو شدت کی تشنگی غالب ہوئی

پانی کا خواستگار رہا۔ ابلیس لعین نے ایک جام لبریز لاکر دکہا کر کہا کہ پہلے مجھکو سجدہ کر پیچہ پانی نوش کر۔ اوس بندے فوراً ابلیس لعین کو سجدہ کیا۔ اور پانی لیکر پیا۔ مگر اوسکی تشنگی نہوئی تشنگی سابق سے بیشتر زیادہ اور بہی بڑہ گئی۔ دوسرے مرتبہ خواستگار پانی کا ہوا۔ ابلیس لعین نے پانی دینے سے انکار کیا معاذ اللہ اوس بندے نے مشرک اور مردود بارگاہ الہی ہوگیا۔ آخر الامر لاچار ہوکر پہر اپنے معبود حقیقی سے التجا کیا۔

مناجات

لطف کن اے مرہم افگارگان
چارۂ ماساز کہ بے یاوریم
جز در تو قبلہ نخواہیم ساخت
قافلہ شد واپسی ما ببین

چارہ کن اے چارۂ بیچارگان
گر تو برانی بگروہ آوریم
گر نہ نوازی تو کہ خواہد نواخت
اے کسِ ما بیکسی ما ببین

چون خجلم از سخن خام خویش
بسکہ بیا مرز بہ انعام خویش

سبحان اللہ پہر اوسی ارحم الراحمین کو اوسکے حال زار پر رحم آکر ارشاد فرماتا ہے کہ اوسکو ہمنے اپنے فضل وکرم سے بہشت مین جائے آسایش کی عنایت کی۔ اے دیندار

پس ماحصل مطلب اس بیان سے یہ ہے کہ ـ ڈرو اپنے معبود حقیقی
کی نافرمانی سے ـ اور بجا لاؤ اوسکے احکام کو جو فرض کیا ہے تم پر
یعنی پنج وقتہ نماز ـ اور روزے ماہ صیام کے ـ اور حج اور
حج اور زکواۃ ـ اور وحدہ لاشریک جانو اوسکی ذات پاک کو
اور سچا جانو اوسکے رسول مقبول کو ـ اور ہر وقت امیدوار
اوسی کے فضل و کرم اور اوسکے رسول کی شفاعت کے رہو
اسکے سوا اسمین کچھ شک نہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم ہم گنہگارونکی شفاعت فرماینگے ـ اور ہم گنہگار بندے
آپکی شفاعت سے نجات پاوینگے ـ مگر یہ کیونکر یقین مان لیا
جاسکتا ہے کہ آنحضرت ہماری شفاعت ضرور ہی فرماینگے
کیونکہ وہ خود ہمارے ان بداعمالیون اور خدا کی نافرمانیون کی
وجہ ہمسے ناراض رہین تو کیا عجب ہے ـ غور کرو کہ ہمارے
آقا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل جلالہ کے حبیب
اور خاص بندے ہین ـ اللہ جل جلالہ کے جو نافرمان بندے
ہون کیا ہمکو یقین ہے کہ حبیب اپنے محبوب کے بے مرضی اوسکے
نافرمان بندے کی شفاعت کریگا ـ نہین نہین ـ

اگر تیغ عالم بجنبد زجا	نہ برد رگے تا نخواہد خدا

مثل مشہور ہے جسکو پیا چاہے وہی سہاگن ۔ یعنے جسکو اللہ چاہتا ہے اوسکو اوسکا رسول چاہتا ہے ۔ اور جسکو رسول چاہے گا اوسکو اللہ چاہے گا ۔ بہر حال اللہ اور اوسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جہانتک ممکن ہو راضی رکھنا ہم عاصیون کا کام ہے ۔ تسبیح بھی اختیار بدست مختار ہے ۔

اگر بخشے زہے قسمت نہ بخشے تو شکایت کیا		سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے

اللہ جل جلالہ جمیع دیندار بھائیون کو ہدایت اور توفیق نیک دے کہ اوسکے امر و نہی کے پابند رہین ۔ آمین ثم آمین ۔ القصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ شبانہ روز کی عبادت اور ریاضت شاقہ اختیار فرمائے ۔ حاملان عرش معلی اور مقربان ملاے اعلیٰ کا دل آنجناب کی ریاضت و مشقت پر از حد رنجیدہ ہو گے ۔ بارگاہ ایزدی مین عرض کیا کہ یا الٰہ العالمین یہہ کیا رنج و مشقت ہے جو تیرا محبوب امت عاصی کے واسطے اختیار کیا ہے ۔ پس یکایک دریاے رحمت موج زن ہوا ۔ اور سورہ طٰہٰ واسطے تسکین خاطر اوس شفیع امت کی نازل ہوا حکم پہونچا کہ اے طلبگار آمرزش امت خطاکار ۔ واے غمخوار بندگان گنہگار

جیسے استغفار گناہان اُمت کے واسطے کیا تھا۔ تاکہ ابتلائی
ریاضت شاقہ اور مشقت مشکلہ کہ جس سے آپ کو تکلیف ہو
ابتلائی اس درد و مصیبت کی ضرور ہوئی۔ آپ میرے
پاس تشریف لائے۔ اور مقامات اپنی اُمت کے بچشم خود
ملاحظہ فرمائے کہ مین نے آپکی اُمت کے واسطے کیسے کیسے مکان اور
اور باغ اور قصر و ایوان ترتیب دیا ہے اور کیا کیا مرتبۂ عظمت
عنایت کیا ہے۔

چوتھی حکمت یہہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے روز ازل سے حضرت کو
شفیع اُمت اور سخنگوئے قیامت تجویز فرمایا ہے۔ اور ہیبت
اور دہشت روز قیامت کی اوس درجے کو ہے کہ۔ انبیائے
مرسلین کو۔ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ کے خوف سے
مجال سخن حاصل نہوگا اسواسطے حضرت کو پہلے ہی سے مالک الملک نے
سماوات پر طلب فرمایا تا عجائب و غرائب وہان کے
ایک ایک تماشہ کرین۔ اور درجات جنت اور درکات
جہنم اور ثواب نعیم اور عذاب جحیم اوّل مشاہدہ کرلین۔
اور وہ ہیبت وہانکی۔ کچھ خیال مین نہ لائین۔ اور تمام انبیا
قیامت کے دن نفسی نفسی اور آپ بلا خوف و خطر اُمتی اُمتی

فرمائیں - بقول بندہ

کہیں بیکسونکا گذارا نہیں ہے — بجز کوئے والا سہارا نہیں ہے
رسول خدا آپ دلکی خبر لو — دل بیکسان سنگ خارا نہیں ہے
محمد کرو دلکی تعمیر یہہ دل — خدا کا ہے گھر کچھ ہمارا نہیں ہے
خدا کی قسم تم سوا یا محمد — غریبوں کو محشر گوارا نہیں ہے
تمہیں فکر ہے اپنی امت کی قبلہ — ہمیں عرض کرنیکا یارا نہیں ہے
سنو تم محمد تمہارے کرم کا — کہاں ہے کہاں تک پکارا نہیں ہے
معالج تمہیں ہو ہمارے محمد — ہمیں درد کا اپنے چارا نہیں ہے

یہہ دل [illegible] تم ہمارے بندہ بیکو خواہ ہے
پراے [illegible] کا چارا نہیں ہے

واقفان اسرار سبحان الذی اسریٰ و دانایان رموز فتدلیٰ
اس داستان وحب الایمان کو یون مزین کرتے ہیں کہ ستائیسویں
تاریخ رجب کی دوشنبے کے دن رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
نے - ام ہانی کے گھر بعد فراغ نماز عشا کے خواب استراحت
فرمایا - کہ چشم نرگسین آشنائے خواب اور دل بیدار مائل رب الارباب
نظر عنایت جانب آشیان سینہ کباب رکھتے تھے - ناگاہ حضور
کبریائے جلیل سے حضرت جبرئیل ع کو حکم ہوا کہ - اے روح الامین

آجکی رات گوشۂ طاعت اور زاویۂ اطاعت چہوڑ۔ آج تیری عبادت ایک خدمت ہے کہ وصل مین حضور سے مصافہ ہونی ہے۔ تسبیح و تحلیل موقوف کر۔ پر طاوسی۔ بازوئے مرصع قدسی جامۂ نگارین فردوسی۔ اپنے بدن پر آراستہ کر۔ کمر خدمتگذاری کی مضبوط باندہ۔ تاج فرمابرداری کا سر پر رکہہ۔ عروضۂ عباد ہاتہہ مین لے۔ اور میکائیلؑ سے کہہ کہ۔ پیمانہ ارزاق کا ہاتہہ سے رکہے۔ ایک ساعت قسمت ارزاق موقوف کر کے تیری ہمراہی کے واسطے آمادہ و مستعد ہووے۔ اسرافیلؑ صور ہاتہہ سے رکہدے۔ عزرائیلؑ قبض ارواح موقوف کرے۔ آسمانونکے نوبتی۔ نقارے صدق و صفا کے بجائین۔ فراشان نور۔ چاندنی کا فرش طبقات عرش و سماوات پر بچہائین۔ صحن آسمان دنیا جاروب شعاع سے جہاڑ کر شیر سحر اور روح گلاب سے دہوئین۔ عرش کو لباس زرنگار قدس پہنائین۔ سرمہ شب قدر کو اکب کے آنکہون مین لگائین۔ رضوان در و دیوار بہشت برین کو آئینہ بندی کر کے چمن چمن روش روش پر اطلس زرین تحلیات بچہاوین۔ اور مالک دروازے دوزخ کے بند کر کے حلم اور تسکین کے قفل لگاوے۔ حوران خلد برین

بصفت آراستہ ہوکر انگیٹھیاں عود قماری کے سلگا ئین ۔
طبق طبق جواہرات گران بہا نثار کے واسطے لائین ۔ اور
آفتاب نکلنے سے اور پانی چلنے سے افلاک گردش سے ہوا
جنبش سے باز رہے ۔ ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور تمام انبیاء
مرسلین کی ارواح عطریات قدس سے معطر ہوکے ایک
مہمان عظیم الشان کے استقبال کے واسطے مستعد رہین ۔ اور
تمام مشارق و مغارب کے قبور بنی آدم سے عذاب موقوف
ہوکے عطر محبت سے معنبر ہو جائین ۔ اسکے بعد ستر ہزار
فرشتے تو اپنے ہمراہ لیکر بہشت عنبر سرشت مین جا ۔
وہان سے ۔ ایک براق برق خرام انتخاب کرکے سرزمین
مغرب مین ۔ وہان سے قبیلۂ قریش مین ۔ اونمین سے
بنی ہاشم ۔ ہاشمیون مین سے عبدالمطلب کے قبائل
مین گزر کر ۔ اون مین ہمارا محبوب و مرغوب ایک
جوان سید ابرار ہے اوسکے بالین پر حاضر ہو کر با ادب
عرض کر شعر

آرایش سر دیست امشب		معراج محمدؐ یست امشب	

پس جبرئیل امین ۔ فرمان خداوندی بجا لائے ۔ اور وجہہ

اس اکرام اور تیاری کی - حوران بہشتی اور ملائکہ نے پہلے
جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیں جبرئیل علیہ السلام نے کہا -

کچھ اور ہی شب ہے کہ محمد سے خدا ملتا ہے ۔ دیکھئے دونو کے ملنے میں کیا ملتا ہے
کیا مزہ ہے کہ محمد سے خدا ملتا ہے ۔ جنکے ملنے سے عجب لطف و مزہ ملتا ہے
کس کا منہ ہے کہ ملے جل کے علی اسکو ۔ وہ بدو ہوئے کہ محمد سے
وان پڑی ایسی تجلی کہ یہان رہا ایسا ۔ ہم بھی دیکھیں کہ خدا کو

خواجہ سرِ دوسرا منزل ہستی میں ہیں
سنتے آئے ہیں کہ محمد کو خدا ملتا ہے

جبکہ جبرئیل علیہ السلام براق لانے گئے - چالیس ہزار براق ایک صحن
چمنستان خلد میں سیر کر رہے تھے - بقول ناصر -

گئے جبرئیل جنت میں براق پاک لینے کو ۔ جبینوں پر لکھا تھا سب کے نام پاک حضرت کا
براق پاک اور دیکھا جسکے خون آنکھوں سے جاری ہے

کہا جبرئیل نے اوس سے بتا کیا حال ہے تیرا ۔ کہا مدت ہوئی میں نے سنا ہے نام احمد کا
اوسی غم سے جگر جلتا ہے خون آنکھوں سے جاری ہے

بہت مدت ہوئی جب سے طبیعت لو لگی ہے ۔ لکھا لوح جبین پر نور سے نام محمد ہے
وفور عشق سے دیکھو بری حالت ہماری ہے

نہ سمجھو کہ میں اس جا نہایت آرمیدہ ہوں ۔ بڑا آفت رسیدہ ہوں نہایت دل طپیدہ ہوں

بیٹھے بیٹھے ہیں ہمدم دیکھو تو کیسا زخم کاری ہے

اگرچہ میں یہاں ہوں لگا ہے جی محمد میں ۔ ہمیشہ سر دھنا کرتا ہوں شوق دید احمد میں

غم دوری جی تو جل جاتا ہے ان کی یاد آتی ہے

جو اوس طرف تیرا صبا گذر ہووے ۔ محمد کے سرشتہ دست بستہ یہ کہیو مرے

کہ ہم بیکسو نسے کیون بیزاری تمہاری ہے

حضرت جبرئیل ع نے اوس براق کو آب کوثر سے دہوکر اور انواع زیورات پرتکلف سے آراستہ کرکے از سر تا پا مرقع نور کا بنا دیا۔

کہا جبرئیل نے چل اوٹھ کہ ملکو لیجاؤن ۔ مکرم اس کے کیسے تجھکو آج دکھلاؤن

تجھے کیا عشق ہے احمد سے کہ تجکو بیقراری ہے

محمد کو وہان بیٹھا پر تیرے چڑھا لاؤن ۔ شرف اونکے قدمون سے تجھے مین آج کرواؤن

خوشی سے چل تری قسمت مین یا حضرت کی سواری ہے

پس جبرئیل ع نے سب براقون مین سے اوسی براق کو اختیار کیا۔ اور آستانہ نبوی کی طرف متوجہ ہوئے۔ جسوقت جبرئیل امین خلوت خانہ نبوت کاشانہ مین آئے۔ دیکہتے کیا ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خواب استراحت فرما رہے ہین اور ملائکہ پاسبان نے حضور کی حفاظت

کر رہے ہین ۔ جبرئیل امین ؑ نے ادن پاسبانون سے استفسار کرنا چاہا کہ ایا سرکار دو عالم استراحت فرما رہے ہین یا بیدار پاسبانون نے باتون کی آواز سے آپکے بیدار ہونے اور ملال خاطر گذرنے کے خوف سے کہا ۔

کم گو سخن کہ خاطر دلدار نازک است	نظم	بار گہر نمی کشد این تار نازک است
ساقی تو مے بجام بلورین چہی چہی		گل را پیالہ کن کہ لب یار نازک است
بسیار گفتگو نہ کنم پیش چشم یار		دانم کہ طبع مردم بیمار نازک است
اے آفتاب بر سر کوئے نگار من		آہستہ رو کہ سایۂ دیوار نازک است

اسلام چون تو بیست دراجنگ زن تیغ
کافر مشو کہ رشتۂ زنار نازک است

جبرئیل ؑ بپاس ادب حضرت کے بیدار کرنے مین نہایت پریشان تھے ۔ کیونکہ خواب استراحت سے بیدار کرنا ادب کے خلاف تھا ۔ یکایک جناب باری سے الہام ہوا جبرئیل ؑ نے اپنا منہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک پر ملتے جاتے تھے ۔ دوسرے فرشتے جو جبرئیل ؑ کے ساتہہ جلوس سواری مین آئے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد اگرد گویا ادب صفین باندہکر عرض کرتے تھے ۔

در پہ جبرئیل کھڑے ہیں [illegible] | [illegible]
پیشوائی کے لیے آئے ہیں [illegible] | [illegible]
واقف رنج گنہگاران [illegible] | [illegible]
تم کو خالق نے بلایا ہے [illegible] | [illegible]
آئے ہیں حور و ملک در پہ [illegible] | [illegible] داریں [illegible]
ملتے جبرئیل امین تلوے پہ آنکھیں [illegible] | شمس آفاق [illegible] ہوا [illegible]
غائب کفر کو عالم سے مٹا [illegible] | [illegible]
کشتی عمر ہوئی سوتے گناہوں میں [illegible] | [illegible] والی [illegible]
عرش پر آپ کے دیدار کا [illegible] | اے [illegible] شفا [illegible]
[illegible] | اے [illegible] ساقی کوثر [illegible]

[illegible] کا علاج [illegible]
[illegible]

چونکہ ترکیب [illegible] حضرت جبرئیل کی کافور جنت سے تھی - سب ہی کافوری [illegible] پائے مبارک سے ملوس ہوئی - حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے - جبرئیل ع کہتے ہیں کہ مجھے اپنی ترکیب کا حال پہلے سے دریافت نہ تھا بہت متحیر تھا کہ ترکیب کافوری میں کیا حکمت ہے - معراج کی شب دریافت ہوا کہ حکیم مطلق نے میرے قالب کو

کافور سے اسی دن کے واسطے بنایا تھا۔ حاصل کلام جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے۔ جبرئیل علیہ السلام نے وصل کا مژدہ سنایا۔

خدا کا آج میں بھیجا تمہارے پاس آیا ہوں	براق برق سیر باغ جنت سے میں لایا ہوں
خدا کو آپ کے پیارے دیدار کی آج ہے آرزو	

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہین کہ جب روح الامین نے مجھے وصل کا مژدہ سنایا مین ارادہ طہارت کا کیا۔ حکم ہوا کہ اے جبرئیل میرے حبیب کے واسطے حوض کوثر سے پانی لیجا۔ ہنوز بند قبا اور تکمۂ گریبان وا نہوا تھا کہ رضوان دو صراحیان یعقوت کے پر از آب کوثر اور ایک طشت زمرد لیکر حاضر ہوا۔ مین نے آب کوثر سے غسل کیا دو رکعت نماز شکرانہ ادا کی۔ بعد اوسکے رضوان نے۔

ردائے نور اتاری رکھا عمامہ نور کا سر پر	زمرد سبز کے نعلین پائے پاک مین پہنا کر
کہا رضوان نے تب ہنس ہنس کر جنت تمہاری ہے	
بہت حسرت سے رضوان نے کہا اور ہو کر پر غم	کہ مین بھی رکھوں گا نذر کیا سلطان کو سلام
کہ صدقے مین تمہارے ہنس ہنس جنت تمہاری ہے	

نذارج ہان مگرسب امتیونکے آج کہلاؤن		خدا بخشنوا کے اور ذرا ونکے بڑہوا ؤن
	کہ امت آپکی سب امتیونسے خلقو پیاری ہے	

جبرئیل عم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حلۂ بہشتی پہنایا۔ اور عمامۂ نورانی کہ جسکو رضوان نے پیدایش آدم سے سات ہزار برس پیشتر مخصوص آپ ہی کے واسطے تیار کیا تھا۔ اور چالیس ہزار فرشتے اوسکے گرد کہڑے ہوکے دن رات تسبیح اور درود پڑہا کرتے تھے اور وہی چالیس ہزار فرشتے اوس عمامہ کے سات آئے تھے آپکے سر مبارک پر باندہا کہتے ہین کہ اوس عمامے مین چالیس ہزار نقش تھے اور ہر نقش مین چار خط تھے۔ خط اوّل محمدؐ رسول اللہ تھا۔ دوسرا محمدؐ نبی اللہ۔ تیسرا محمدؐ خلیل اللہ۔ چوتھا محمدؐ حبیب اللہ۔ غرض وہ عمامہ سر پر رکھ کے اور ردائے نورانی اوڑہائے۔ اور نعلین پائے مبارک مین پہنائی۔ پٹکہ یاقوت سرخ کا کمر سے باندہا۔ تازیانہ سبز زمرد کا ہاتھ مین دیکر براق پیش کیا۔ اور کہا بقول دلپذیر

اب جاگ کہیلے من موہن تم آگئے مورے من مین
مین واکہ دون تمپر تن من جان آگئی مورے تن مین
تم جاگ کہیلو مجسے ساجن امت آئی ہے جیسے سلون

ہم ٹاڑے ہین واکی چتون مدہ چہپائی ہے نینن بین
یک باگ لگاؤ مورے انگنا اور مدوا پلا دو سجناہ
ہو مورے دوارے جمنا اشنان کرین گرہن مین
ہم تلسی مالا پہنکے جیئوا کو لگائے ہین اگیہ
تم آئے ہو بنکے رنگیلے آسار سندی پہاگن مین
تم ناؤن رکہائے محمدؐ بنکے احمد سے آئے احمدؐ
ہم پڑہے ہین تمرا کلمہ یون جیتے ہین آسن بین
معراج کو جانے والے وان کاج رچانے والے
امت کے چہوڑانے والے سب پاپ کٹا آنا مین
مین بہی سنگ ہی تمرے رہونگی لیکے چرن تمہارے چلونگی
کیا کاج منڈا دیکہونگی سب جنت کی گلیئن بین
سکہی چلو چلو جلدی سے مہندی تن کی پیسو اپنے
دل ڈالو کٹہا اوس مین ہے پیا کے بیہ کارن مین
بیکنٹہ سے حوران آئے بھر طبق مین پہولان لائے
اور گیان کا ہار پرائے سب کلمہ کی کلیئن بین
دیکہو الست کا طرہ بنائے سہرا قالو بلی کا گندہائے
سیس پہ کیسا سجائے ما زاغ کی کجری نینن مین

واللیل کی زلف سنوارے والشمس کا چہرہ بنایا
یٰسین کا شملہ باندھا سر پہ والضحیٰ کی ابرو بنائی
ہے گھونگھٹ کالی کملیان کا منہ پہ کیسے سہانا
آیا براق کر کے چھلیان جبریل کہتے آسمان
چلو آؤ سکھی کہین تو کیا خوب بنی کو سجا کے
جیسے دیکھا ہے سر پہ لولاک لما درشن
جب پہونچے ہین دیوڑہی اوپر آیا رفرف لینے پیارے
تھی چال نرالی وہان پر کیا بانکی ادا تھی سب کی
جب اوٹھا ہے پردۂ وحدت تھی وہان تو خدا کی قدرت
معلوم نہین وہ لذت جو لطف ملا باطن مین
اس رمز کو سمجھے سالک کیا جانے بھلا کوئی مدرک
اوس مے سے ہون مدہوش اتنک آنکھوں مین جاری
نہین بات دلیر بڑہانا اس نشے مین چپ ہو جانا
آگے سیج گرم ہی پانا کیا خوب ہو عاشق اس فن

پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب براق کو دیکھا آب دیدہ
ہوئے خطاب آیا کہ اے جبریل علیہ السلام یہ وقت عیش و کامرانی کا
میرے حبیب سے پوچھو کہ ایسے وقت مین سبب رنج و ملال

آپ نے فرمایا کہ جبرئیل آج سبب خلعت سرفرازی کا براق سواری کو آیا ۔ ملائکہ مقربین استقبال قیامت کے دن میری امت کے لوگ ہوکے بسر کرتا ہونگے طوق گردن پر رکھے ہوئے اور ہاتھ بیکسی کا ملائے ہوئے بیچارے مصیبت کے مارے ان سے نکلینگے ۔ پچاس ہزار برس کی راہ قیامت ہزار برس کی راہ پل صراط باریک و تاریک دوزخ پر کیوں کر گذرینگے ۔ غریب فقیر بے بضاعت اسقدر قطع مسافت اور کس طرح قدم اوٹھائینگے ۔ جبرئیل ہرگز شرط مروت اور طریقہ شجاعت مقتضی نہین ہے کہ مین آج ان بیچارون کا غم و غربت اور بیکسی بہول جاؤن اور بخوشی و شادمانی براق پر سوار ہوؤن ۔ پس جناب باری سے حکم آیا کہ اے رحمۃ العالمین آپ اسکا ہرگز غم نکیجئے جس طرح آپکے دردو براق بہیجا ہے قیامت کے دن آپکے ہر ایک امتی کے قبر پر ایک ایک براق بہیجونگا ۔ اور سبکو سوار کرکے طرفۃ العین مین راستہ قیامت اور پل صراط کا طے کرواکے بہشت مین پہنچاونگا پس خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوکے براق پر جو سوار

ہونا چاہیے - براق نے شوخی شروع کی - جبرئیل ع نے براق سے
کہا کہ اے براق یہ کیا بے ادبی ہے - تو نہین جانتا کہ تیرا راکب
کون ہے - سن تیرا راکب خلاصۂ ہجدہ ہزار عالم - مطلع انوار
سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی - مخزن اسرار فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ
مَا اَوْحٰی - عالم علم دَنٰی فَتَدَلّٰی - وَاَلِی الحرم - فَکَانَ قَابَ
قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی - طبیب بیماران گناہ - حبیب بیداران سحرگاہ
محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین - براق نے کہا اے
امین تم اسوقت شفاعت ہو - حضرت رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم کے جناب مین میری ایک عرض ہے - فرمایا بیان کر
براق نے عرض کیا آج مین دولتِ زیارت سے مشرف ہون -
قیامت کے روز مجھسے بہتر براق آپکی سواری کے واسطے آئینگے
امیدوار ہون کہ حضور سوائے میرے اور کسی براق کو پسند نفرمائین
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے التجا اوسکی قبول فرمائی - وہ
براق خوشی سے پہولا نہ سمایا - اور اسقدر اونچا ہوا کہ صاحب
معراج کا ہاتہہ زین تک اور پاؤن رکاب تک نہ پہونچا -
ارباب معرفت کے نزدیک اس معاملہ مین عمدہ تر حکمت
یہہ تہی کہ جسطرح آجکی رات محبوب اپنا دولتِ وصال سے

فرحِ حال و سرفراز ہوتا ہے ۔ اوسی طرح محبوب کا بھی
نعمت قرب خاص اور دولت اختصاص اور ولایت مطلق اور
غوثیت برحق سے آج ہی مالامال و ممتاز کر دیا جائے ۔ چنانچہ غوث
سیدی مولائی مرشدی پیر دستگیر حضرت شیخ عبد القادر
محی الدین جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح پاک نے اپنی
گردن نیاز صاحب لولاک کے قدم سراپا اعجاز کے نیچے رکھدی ۔
خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم گردن غوث الاعظم پر قدم رکھکر
براق پر سوار ہوے ۔ اور اوس روح پاک سے استفسار
فرمایا کہ ۔ تو کون ہے ۔ عرض کی کہ مین آپکے فرزند اور ذریات
سے ہون ۔ اگر آجکی نعمت سے کچھ منزلت حاصل ہو تو آپکے
دین کو زندہ کرونگا ۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاب
فرمایا کہ تو محی الدین ہے ۔ اور جسطرح آج میرا قدم تیری گردن
پر ہے ۔ کل تیرا قدم کل اولیاء اللہ کے گردن پر ہو گا ۔ حضرات
زمانہ پیدایش اوس ذات ستودہ صفات کا سنہ ۴۷۱ھ ہے
آپکی پیدایش کا مادہ تاریخ کسی نے (عشق) کہا ہے
اوس زمانہ سے سنہ ۱۳۲۷ھ اس زمانہ تک آٹھ سو ستاون
سال گزر گئے ابتک جو کچھ شہرہ آپکی ولایت اور آپکے کرامتوں کا

ہر قوم کے فرد بشر کے زبان زد ہے اور آپکے اسم مبارک کا ڈنکہ ہر چہار سمت دنیا مین جو بج رہا ہے اظہر من الشمس ہے سبحان اللہ عجب عالی نسب والا حسب آپکی ذات متبرک ہے ۔

بقول مؤلف ۔

نظم

ترا نام مبارک ہے محی الدین جیلانی — تری صورت ہے نورانی تو ہے معشوق ربانی

تو ہی بالک کا پیارا حسن کی آنکھ کا تارا — جہان روشن ہوا سارا تو ولی ہے نور یزدانی

نبی کا تو نواسہ ہے علی کا تو ہی پوتا ہے — تو حامی ہر گدا کا ہے ترا دربار سلطانی

شرافت مین نجابت مین ولایت مین ہدایت مین — خدائی مین اگر ڈھونڈا ہو نہین تیرا کوئی ثانی

سخاوت مین عبادت مین کرامت مین شجاعت مین — ترے آگے ہر اک مولا ہے دارا کا جگر پانی

تجھے جن ستاتی ہے ہر دلکو جلاتی ہے — تو شربت وصل کا مجھکو پلا آرام جانی

نقاب اپنا اٹھا شاہا کہ تا دیکھون رخ زیبا — فدا ہوتا ہے دل میرا کرون مین جان کی قربانی

سگ ہون مین تیری درگاہ کا خادم ہون ترے گھر کا — ترے در کی مرے مولا عطا کر مجھکو دربانی

نہ پابند شریعت ہون نہ دلبند طریقت ہون — وہ نیت بگاڑ ہے نہ مرا افعال نفسانی

مجھے گنہگار ہے محشر کا سیاہ نامہ ہے عصیان کا — بچا تو ہی مرے مولا نہ حاصل ہو پشیمانی

شریعت سے ہٹے ہین جو ضلالت مین ہین وہ — سیاہی لگی ہو ہو کر بنا دل انکا نورانی

تو بگڑونکو بنایا ہے مصیبت سے بچایا ہے — تو مردونکو جلایا ہے سبب کام رحمانی

ق

مرا بھائی جو ہے صفدر بچا اعدا سے اے سرور — اور اولاد ہو بکثرت سے دلکی پریشانی

فضل سے بچا ہر قدم شریعت پہ چلا ہر ا   تو دو جہان و نجات ہو ...

دکہا جلوہ تمنا سے یہی تحقیق کی
فدا کر دون کہ جان اپنی مین تجہہ پر یوسف

جب خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم براق پر سوار ہو کر چلے جبرئیل اور میکائیل معہ فرشتگان ہمراہی یمین و یسار جلوہ ریز سعادت تہے۔ اور اوس شکلو ستر ہزار فرشتے جانب راست اور اسی ہزار فرشتے جانب چپ اور ہر فرشتہ عرش کے نور سے ایک ایک شمع ہاتہہ مین لئے کہڑا ہوا قدم قدم پر روشنی دکہاتا تہا۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گیسوئے مشک فشان سے چہرۂ درخشان ایک دوسری نور کا عالم دکہا رہا تہا۔ اور مشعلون کے نور سے عرصۂ بطحا منور۔ اور آپکے گیسون کی خوشبو سے دماغِ قدسیان معطر۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ ملایکہ پس و پیش یمین و یسار سے جوق جوق مسجد الحرام تک میرے ساتہہ تہے۔ قوله الله تعالیٰ۔ سبحان الذی اسرا بعبدہٖ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حوله۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْ ... پاک ہے وہ اللہ جو لے گیا اپنے بندے کو ایک
رات مسجد الحرام سے مسجد الاقصیٰ تک وہ جو برکت دی
ہم نے گرد اوسکے کو۔ اور جسوقت ارادہ بیت المقدس کا ہوا
جبرئیل نے براق ... تھامی۔ حضرت کا ارشاد ہے کہ اسرافیل
نے غاشیہ دوش پر رکھا۔ مجھے اونکی عظمت سے حجاب
آیا اور اونسے عذر کیا اسرافیل نے عرض کیا۔ یا حبیب اللہ
مین نے آجکی رات غاشیہ برداری کی خدمت ہزارون
برس کی عبادت سے خرید کی ہے۔ یعنے چند ہزار سال عرش کے
نیچے عبادت کی۔ حکم ہوا کہ عبادت تیری قبول ہوی۔
انعام کیا چاہتا ہے۔ عرض کیا کہ تمام انعام اوس عبادت کا
تیرے محبوبؐ یعنے جسکا نام تو نے اپنے نام کے پاس لکھا ہے
ایک ساعت اوسکی زیارت نصیب ہو۔ ارشاد ہوا کہ
ایک رات اوسکو رتبۂ تقرب اور مرتبۂ اختصاص عنایت ہوگا
اوسکے غاشیہ برداری کی خدمت تجھے دیجائیگی۔ یا رسول
اللہ یہ وہ خدمت ہے کہ مجھے ہزارون سال کی محنت
و ریاضت کے عوض عنایت ہوی ہے۔ حاصل کلام
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری مبارک

اِس شان و شوکت کے ساتھ جلا جاتی تھی تمام عالم ارواح زمرہ ہین مؤلف کی روح استادہ ہوکر عرض کرتی تہی

آپ ہین عرش پہ نعلین سجانیوالے
ہم ہین نعلین مبارک کے اُٹہانیوالے

پردہ دلسے ہین مرے صاف اُٹہانیوالے
آپ ہین جلوۂ قدرت کے دکہانیوالے

خوف کیا قبر مین جب آپ ہین آنیوالے
ہین اگر مجہکو نکیرین ڈرانیوالے

بار عصیان سے مری لاش گران ہے ایسی
تہک ہی جائینگے جنازہ کے اُٹہانیوالے

نار دوزخ کو سمجہتے ہین وہ کیا چیز ہین
سوز فرقت سے جو ہین لکو جلانیوالے

جل ہی جائینگے فلک بہرہ ہین ابدال
گرم نالے ہین مرے آگ لگانے والے

کیون نہ ہم بحر کو قطرہ سے برابر سمجہین
اشک ہین ہجر پیمبر مین بہانیوالے

انبیا نے شب معراج یہہ منت سے کہا
دیکہہ دم بہر ہی تو ذرا عرش سجانیوالے

خستۂ ہجر ہون ہوگا نہ مسیحا سے علاج
ہین پیمبر مرے مردے کے جلانیوالے

خاک ہے اونکی نگاہون مین زر و مال جہان
دولت فقر لکو ہین جو لوگ لٹانیوالے

کس سے تحقیق کرے اپنی مصیبت ظاہر
آپ ہی ہین مرے بگڑے کے بنانیوالے

جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس کی زیارت سے فارغ ہوکر پہلی آسمان پر تشریف فرما ہوگئے بقول شہید۔

مسدس

پوچھا جبرئیل سے یون چرخ کے دربانی کہ من — قال جبرئیل معی جد و حسین اور حسن
قال واللہ لقد جاء بوجہ حسن — او نہونکے پھر کہولدیا قفل در چرخ کہن
گفت شوقیکہ بدل داشتم آشنا ز من — دل من داند و من دانم و داند دل من
گاہ آنکھونسے لگاتا تھا ردا گہ دامن — اور کبھی کہتا تھا قدمونپہ جھکا کر گردن

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آمد آمد کی جو افلاک پہ پیہم تہی دھوم — عرش ہر مرتبہ بس شوق سے جاتا تھا جھوم
پاؤن رکھتا تھا جہان ناز سے وہ عین علوم — اوس جگہ آنکھہ بچھاتے تھے تمنا سے نجوم
اور ہر نقش قدم پر تھا فرشتونکا ہجوم — کوئی رکھتا تھا جبین اور کوئی لیتا تہا چوم
کوئی کرتا تھا ادا عشرت و شادی کے رسوم — اور کسی نغمہ سے ہوتا تھا یہہ مضمون مفہوم

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

حورین کہتی تہین کہ ہم لینے کو جایا کرتے — آپ ہر روز اسی طرح سے آیا کرتے
روز ہم یہہ قدم آنکھونسے لگایا کرتے — پیشوائی کیلئے دہوم مچایا کرتے
رخ گلگون سے عرق پونچھکے لایا کرتے — اپنے کپڑون کو پسینہ مین بسایا کرتے
آپکو تخت زمرد پہ بٹھایا کرتے — سامنے ہم یہہ کھڑے ہوکے سنایا کرتے

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عجائب و غرائب آسمانون کے ملاحظہ فرماتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ تک پہونچے جبرئیلؑ رخصت چاہے - اور عرض کئے - شعر

فروغ تجلی بسوزد پرم	اگر یک سرِ موئے برتر پرم

اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میری یہہ تمنا ہے کہ قیامت کے دن اپنے بازو صراط پر بچھاؤن اور آپکی اُمّت کو باسانی اوتارون پس آپ سدرہ المنتہی سے تنہا چلے - ہزارون پردے حجاب کے طے کرے - یہانتک کہ براق بھی رفتار سے رہگیا تب رفرف آیا وہ بھی عرش تک پہونچاکر غائب ہوگیا - ناگہان ابر نور الہی شاہنشہ زمین و زمان سید دو جہان سیاح لامکان کو آغوش رحمت مین لیکر مقام استوی تک پہونچایا - اور جناب خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام دنا فتدلا کو فایز ہوکر مورد اختصاص - فَاَوحٰی اِلٰی عَبدِہٖ مَا اَوحیٰ - کے ہوئے دیکہا جو دیکہا اور سنا جو سنا - بقول مؤلف

جتنے تھے نبی دیکھنے کو شوق سے آئے	معراج مین جب عرش پہ تشریف وہ لائے

[illegible] جھکا کے | دل بُرد زمن فتنہ گرے عشوہ نما کے

زرّین کمرے سیم تنے تنگ قبائے

حوران بہشتی ہین ترے ہم پہ تماشا کے | اللہ کے معشوق ہین محبوب ہمارے
گویا ترے ہین بس شمس و قمر اور ستارے | در حسن و ملاحت چہ پری چہرہ نگارے

در سرکشی و ناز چہ شوخے چہ بلائے

جب چہرے ترے نے فلک کو کیا انور و روشن | عیسیٰ بھی یہی کہنے لگے اے نو گل گلشن
قربان ہے تجھ پہ مرا دل یہ مرا تن | تو خندہ زنان میگذری بیخبر از من

من گریہ کنان میکنم از دور دعائے

یا شاہ کیا ہے مجھے فرقت نے شکستہ | جام مئے دیدار سے کر دیجے مجھے مست
تسکین تبھی ہو جائے مرے دل کی سرد | سوزیکہ مرا بر جگر از آتش عشق است

جز شربت مرگش نبود ہیچ دوائے

مدت سے ہوئے ہین آپکا وابستہ گیسو | خوش آئیگی کیا خاک مجھے مشک کی بھی بو
بندہ وہ وفادار ہون اے صاحب خوش خو | روزیکہ شوم خاک برد باد بہر سو

یابند بہر ذرۂ من بوئے وفائے

فرقت کا تمہارے جو ہے آشنا نقش | ہے دل کے نگینے مین وہی میرے نہان نقش
ہوگا پس مرگ ان ہی پہ جیسے عیان نقش | باشد غم ہجر تو چون نابہ بران نقش

گر از سر خاکم بدمد برگ گیاہے

قربان ہین چہرہ پہ سر جتنے ہین مہوش اے روح نکل تن سے ابہی کرکے کشاکش		یوسف بہی اگر دیکہے لین پا تیرا او پری وش من کئے بوصالش رقم اینجا بہ براہش
	روزیکہ شوم خاک بہوسم کف پائے	
تحقیق نہین حب نبی جسکو کہ حاصل محروم نہو گا ترے در سے کبہی سائل		ہوتا نہین ایمان کبہی اوس شخص کا کامل یارب بچہ خورسند شود جانم بیدل
	روزیکہ بیاید ز تو تشریف بلائے	

راوی لکہتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرش پر پہنچے
جناب باری سے خطاب آیا۔ اے حبیبؐ آگے آؤ حضرت نے
چاہا کہ نعلین پاؤن سے اوتارین ساتھہ ہی عرش مجید جنبش مین
آیا۔ حکم ہوا کہ اے حبیبؐ نعلین مت اوتارو معہ نعلین
چلے آؤ۔ حضرت نے عرض کی۔ یا الٰہی موسیٰ کو حکم ہوا تہا کہ
چالیس روز روزہ رکہین اور نعلین پاؤن سے اوتارین اور
طور سینین پر آوین اور یہہ مقام اوس سے کروڑہا درجے
اعلیٰ اور بزرگ تر ہے کسطرح مین نعلین سمیت آؤن۔
حکم ہوا اے میرے حبیبؐ موسیٰ کو اسواسطے نعلین اوتار
نے کا حکم ہوا تہا کہ خاک طور کی اونکے پیرین لگے جس سے وہ کو
بزرگی حاصل ہو۔ اور تیرے نعلین کی خاک سے عرش کو

[illegible] پس آنحضرتؐ نعلین سمیت عرش پر تشریف لیگئے
عرش کے جانب راست تین سو بارہ منبر اور جانب چپ ایک منبر
عظیم الشان مرصع انواع جواہرات سے دیکھکر احوال
منبروں کا پوچھا خطاب آیا کہ دہنے طرف کے منبر اور پیغمبروں
کے واسطے ہیں اور منبر جانب چپ آپکے واسطے ہے [illegible]
عرش کے دہنے طرف اور دوزخ بائیں طرف واقع [illegible]
جانب چپ اسواسطے آپکے لیے تجویز ہوا ہے کہ قیامت میں
آپ اوس منبر پر جلوس فرمائیں ۔ اور دوزخیوں کا گذر ادھر
سے ہوگا اگر جانا کوئی آپکی امت سے شامل ہو جاوے تو
آپ اوسے نکالکر شفاعت کریں اے حبیب میرے تجھے ہرگز منظور
نہیں کہ تمہاری امت کا کوئی متنفس مبتلائے عذاب ہو ۔ لیکن
اسیلئے ارشاد ہوا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم التجا جبرئیلؑ
کی ۔ جو آپکی امت کے واسطے پل صراط پر اپنے بازو بچھانیکی
رکھتا ہے ۔ ہو لگئے ۔ عرض کیا خداوندا تو دانا و بینا ہے
حکم ہوا ہمنے التماس اوسکی قبول فرمائی پھر بعد قبول آپکے
سینۂ فیض گنجینہ پر رکھکے علم اولین و آخرین تعلیم فرمایا ۔
آنجناب ارشاد فرماتے ہیں کہ وہانسے پہونچانے والے نے مجھکو

حجاب کبریائی تک پہونچا کر غائب ہوگیا - چون از تنہا ...
تنہا رہا اور میرے دل پر خوف کبریائی غالب ہوا تب ...
ناگاہ آواز ابوبکرؓ کے میرے سماعت مین آئی کہ ...
کہ پروردگار تیرا صلواۃ مین مشغول ہے - اور میں ...
اوس آواز سے متعجب ہوکر - اپنے جی مین کہا یا الٰہی اس
آواز ابوبکرؓ کی کہان سے آئی جس آواز سے میرے دل کی وحشت
جاتی رہی آخر مین نے جناب باری مین عرض کیا کہ پروردگار
تو نماز پڑھنے سے پاک ہے - حکم ہوا اے میرے حبیب
صلواۃ میری رحمت ہے تجھپر اور تیری امت پر اور آواز
ابوبکرؓ کی اسواسطے تہی کہ وہ تیرا یار غار اور انیس وفادار ہے
پس ایسے یار مونس کی آواز سننے سے وحشت تیرے
دل کی اس مقام مین دفع ہوگی - اسواسطے مین نے ایک
فرشتہ بصورت ابوبکرؓ پیدا کرکے آواز سنوایا - وہان سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ستر ہزار پردے حجاب کے
طے کرکے قاب قوسین مین پہونچے - اور وہان
نور احدیت کا ظہور ہوا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فوراً سجدہ مین سر رکھدیا - آواز آئی کہ اے حبیب میرے

ہے کیا تحفہ لایا ہے حضرتؐ نے فرمایا۔ اَلتَّحِیَّاتُ
لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ۔ یعنے بندگی جو
کیگئی ہے اللہ کے واسطے ہے اور بندگی جسم اور مال کی بھی
اوسی کے لئے ہے۔ حق تعالےٰ نے فرمایا۔ اَلسَّلَامُ
عَلَیْكَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ یعنے
سلام ہے تجھپر اے نبیؐ اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی
پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا۔ اَلسَّلَامُ
عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ۔ یعنے
سلام ہے ہمپر اور سارے نیک بندون پر۔ پھر اوس
مقام مین فرشتون نے کہا۔ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
یعنے مین گواہی دیتا ہون کہ نہین ہے کوئی معبود برحق
سوائے اللہ کے۔ اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمدؐ بندے
اوسکے اور رسول اوسکے ہین۔ اور وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ
لَہٗ۔ اس مقام مین اسواسطے نہ کہا کہ وہان کوئی مشرک
نہ تھا۔ پس حق تعالیٰ جل شانہٗ نے ارشاد فرمایا کہ۔ اے
میرے حبیبؐ جو کچھ مین نے اور آپ اور فرشتون نے

اسوقت کہا ہے - اوسکو ہر نماز کے قاعدے مین پڑہئیے
روایت ہے کہ اوسوقت جناب باری سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو نوے ہزار کلمات راز و نیاز اور امر و نہی
ارشاد ہوئے - اور یہہ حکم ہوا کہ ہر روز پچاس وقت کی نماز اور
چہہ مہینے کے روزے ہر سال مین تمپر اور تمہاری امت پر مین نے
فرض کیا - خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ مین سر
رکہکر عرض کئے یا الٰہی امت میری بہت ضعیف و نحیف ہے
اور عمر اونکی تہوڑی اسقدر بار گران نہ اوٹہا سکے گی - حکم ہوا
تہ پچیس وقت کی نماز اور سال بھر مین تین مہینے کے روزے
فرض کئے - مگر حضرت نے نہایت الحاح و زاری سے
سات ملتجی ہوئے اور دلمین ارادہ کئے کہ رات اور دن مین
پانچ وقت کی نماز اور سال بھر مین ایک ماہ کے روزے
فرض ہون تو بخوبی ادا ہونگے - درگاہ احدیت سے ارشاد
ہوا کہ - حبیب میرے جو اسوقت تو نے دلمین ارادہ
کیا ہے اوسکو مین نے قبول کیا - اور پچاس وقت کی نماز
اور چہہ مہینے کے روزونکا ثواب ملے گا - آپ اپنی امتکو
اسبات کی خوشخبری دیجئے - اور نوے ہزار کلمات کے

ہمکلامی تیس ہزار کلمات دینی و دنیوی کے اور انکو سنایا اور تیس ہزار کلمات بھید کے۔ کسی پر ظاہر نکرنا باقی تیس ہزار کلمات چاہے ظاہر کرو یا نکرو اختیار ہے۔ اسکے بعد حکم ہوا کہ سیر بہشت اور دوزخ کی کیجیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہانسے رخصت ہوکر بشاش و بشاش بہشت کی سیر کے طرف متوجہ ہوئے۔ بر سر راہ دنیا مین آنے والے ارواحون نے باشتیاق دیدار حبیب کردگار جو منتظر استادہ تھے جمال محمدی دیکھتے ہی از خود رفتہ ہوکر ہر ایک نے زبان حال سے یہ عرض کیا۔ بقول مؤلف۔

غزل

یا محمد مین کیون کیا اثر ایسا وہ کیا ہے — پوچھو موسیٰ سے ذرا طور پہ دیکھا کیا ہے
حسرت دیدار مین جان بلب ہے سبکی — عرض مین کر نہیں سکتا کہ تمنا کیا ہے
چاک مین کرکے دکھا دون ابھی سینہ اپنا — حسن یا احمد کا لکھا قلب پہ نقشہ کیا ہے
یاد گیسو نے تمہارے کیا وحشی مجھکو — کیا کہون سر مین مرے سلسلہ سودا کیا ہے
تیغ ابرو نے تمہارے کیا بسمل مجھکو — ہر گھڑی بسمل کا مرے آگے تڑپنا کیا ہے
ذات احمد سے ہوئی خلق کی ہستی ثابت — سب پہ مشہور ہے لولاک لما کا کیا ہے
میم احمد کا ہٹا کر ذرا پردہ دیکھو — فرق احمد یا احد مین نظر آتا کیا ہے
میم احمد و احد کا یہ بھید ذرا سمجھو تو — پوچھو عارف کامل سے وہ کہتا کیا ہے

ہے مرض ہجر کا کہتے ہیں اطبا سارے — شربت وصل سے ہوتا ہے یہ اچھا کیا ہے

مر کے زندہ ہو گیا گر تجھے ہو مانا نہیں — درد عصیاں کی دوا اور مسیحا کیا ہے

بلبل دل کا گل چہرہ ترا ہی کا ہے شیدا — باغ جنت کے سوا سینے میں رہتا کیا ہے

[illegible] — ظلمت گور کا اب دل مجھے ڈر کا کیا ہے

جو تجھا کیا ہے تجھا مجھے نار دوزخ — گلشن بر دار بنا ہے تجھے پروا کیا ہے

میں گنہگار ہوں لیکن ترا شہ ابرار لیکن — پہلے دیکھوں در فردوس ہوتا کیا ہے

ہاں تمنا ہے مرے دل کی یہی اے [illegible] — اے فلک تجھسے کہوں کیا مرا شکوہ کیا ہے

ہوں ستارے تجھکو بلا لو سو میں سرور — قرب آقا میں حاصل تو وہ بندہ کیا ہے

نعت احمد جو لکھا کرتا ہوں ہر دم تحقیق
دیکھنا حشر میں ہوتا مرا رتبہ کیا ہے

پس خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم فردوس میں داخل ہوکر وہاں کے روشوں اور چمنوں کی تراوت اور طرح طرح کے قصر و ایوان انواع انواع کے کشک اور مکان اور اقسام اقسام رنگ برنگ کے تماشے بہشت ملاحظہ فرماکے شکر خدا بجالائے پھر دوزخ کے دیکھنے کو متوجہ ہوئے راستے میں ایک طرف بقول ناصر

مثلث

بہت لوگ دیکھے جو اوس عالم مین لوٹتے ہین | اوٹہا سات سو دانے بدلے ایک [illegible]

کہا جبرئیل نے دنیا صدقہ انکا جاری ہے

پہر اکثر لوگ دیکھے درد کیا رہے ہین چہلتے ہین | فرشتے اونکے سر پتہرونسے پیس کچل ڈالتے ہین

پہر اصلی شکل بنتی ہے اور اونپر سخت جاری ہے

کہا جبرئیل نے سستی نماز مین بہت کرتے تہے | بروز جمعہ بہی ترک نماز جمعہ کرتے تہے

نہین اچہی طرح ترکیب سجدے کی گذاری ہے

جماعت اور دیکہی بہوک کا جو رنج پاتے ہین | فرشتے اونکو مانند بہائم ہانکے جاتے ہین

طرف دوزخ کے خون اور پیپ کہانیکی باری ہے

کہا جبرئیل نے یہہ سب زکواۃ حق نہین دیتے | فقیرون بیکسونکی بہی خبر گاہے نہین لیتے

دپٹتے ہین جو آتا کوئی پاس اونکے بہکاری ہے

جماعت ایک دیکہی خاص حیض جنکے ہین آگے | اونہین لے لیکے پیچہے سے سڑے حیض مین ہین کہاتے

کہا جبرئیل نے سب زانیونکی ایسی خواری ہے

جماعت اور دیکہی آنکہین نیلی ہونٹ کالے ہین | لب بالا کو اپنے پیس سر پر ہائے ڈالے ہین

پڑا نیچے کا لب پاؤن تک ہے ریم و خون جاری ہے

لہو اور پیپ دوزخیونکو لا لا کر پلاتے تہے | وہ پیتے اور گدہونکی طرح سے چلاتے جاتے تہے

کہا جبرئیل نے میخوارونکی اس درجہ خواری ہے

اسی طرح سے سیکڑون قسم کے عذاب مین مبتلا سیکڑون جماعتونکو

دیکھتے ہوئے جب متصل دوزخ کے ہوئے ۔ حرکات درکات
کی تدبیر ملاحظہ فرماتے رہے طبقۂ اوّل بہ نسبت اور طبقات
عذاب مین کچھ کم تھا ۔ لاکن اوسمین ستر ہزار کوہ آتشین تھے
ہر کوہ مین ستر ہزار جنگل آگ کے ۔ ہر جنگل مین ستر ہزار
غار شعلہ ۔ اور ہر غار مین ستر ہزار شہر آتش ناک ہر شہر مین
ستر ہزار قصر سوزان ۔ اور ہر قصر مین ۔ ستر ہزار سرائے
شرر ریز ۔ ہر سرا مین ستر ہزار خانۂ اخگر ۔ ہر خانہ مین ستر ہزار
صندوق آتشین ۔ ہر صندوق مین ستر طرحکا عذاب تھا ۔
اور ستر ہزار دریائے آتشین ہزارون ہزار جوش وخروش
کے ساتھہ جاری دیکھے ۔ اگر ساتون آسمان وزمین ایک
دریا مین غرق ہو جائین ۔ اور تمام فرشتے ہزار برس تک
جستجو کرین تو پتا اونکا نہ ملے گا ۔ حضرت شفیع اعظمؐ نے
یہہ حال دیکھکر مالک سے پوچھا ۔ یہہ طبقہ کسکے واسطے تجویز ہے
مالک نے کچھہ جواب ندیا ۔ پھر استفسار فرمایا اوسنے
شرم سے سر جھکا لیا ۔ جبرئیلؑ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ
مالک نے اوسکے اظہار مین حضور سے شرماتا ہے ۔ ارشاد
ہوا ۔ بے تکلف بیان کرے ۔ شاید آج کچھ اسکا تدارک

ممکن ہو۔ مالک نے عرض کیا یا شفیع المذنبین بار الہا
یہہ طبقہ تا ابد آپکی امت گنہگار کے واسطے ہے آپ
کو کثرت جرائم سے منع فرمائے۔ اگر اسی طرح
عذاب کی ہوگی اور حضور سے بروز حشر محجوب ہونگا۔
پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہہ حال سنتے ہی گریان
ہوئے۔ اور عمامہ سر مبارک سے جدا کرکے مناجات
فرمائے کہ خداوندا لوگ میری امت کے بہت
وناتوان ہیں متحمل اس عذاب شدید کے کیونکر ہو سکیے۔
بے نیاز تو نے مجھے تاج شفاعت کا عنایت فرمایا۔ بندہ نواز
تو نے مجھے شفیع عاصیان مقرر فرمایا۔ اور تو غفور و رحیم ہے
اب شرم و آبرو میری تیرے ہاتھ ہے چشم مبارک سے
قطرات اشک مسلسل جاری تھے اور زبان مبارک سے
حضور احدیت میں باربار التجا فرماتے تھے۔

ٹھمری

دو جگہ میں شرم رکھیو ری رے پیدا کئے کی لاج تجھی کو	تو تو سبھی پاک پروردگار ہے اب موہن دکھہ لی نور سے	دو جگہیں شرم دو جگہیں شرم

جبرئیل امین اور دوسرے ملایک مقربین حضرت کے

ریاضتہائے بسیار اٹھائے ہوئے اور تمام عمر شکستہ رہے۔ تا آنکہ خطاب
آیا کہ اے حبیب میرے آپ ہرگز ملول اور رنجیدہ خاطر
نہوں۔ قیامت کے دن آپکی شفاعت سے امتی لوگ بخشونگا
کہ آپ مجھسے راضی ہونگے۔ حضرت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ و
سلم عرض کئے کہ اے خداوندا قسم ہے تیری عزت و جلال کی۔
اگر ایک شخص بھی میری امت کا اس طبقہ مین رہیگا مین
ہرگز راضی نہونگا۔ اور جبتک تمام عاصیان امت میرے
ساتھ نہونگے بہشت مین نہ جاؤنگا۔ حکم آیا۔ وَلَسَوْفَ
يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى۔ یعنے بہت جلد عطا
کریگا تیرا خدا تجھکو جس سے راضی رہیگا تو۔ اے حبیب
جو صدق دل سے کلمۂ طیب ایک مرتبہ پڑہیگا۔ اور اوسکے
مضمون پر اعتقاد کامل کریگا۔ اوسکو بخشونگا۔ اگرچہ وہ کیسا ہی
گنہگار رہو۔ اگر شرک و کفر تک پہونچا ہوگا تو اوسکو ہرگز نہ بخشونگا
جہنم کے عذاب سے ہرگز نجات ندونگا۔ میرے پیارے دوست
آپ نے دنیا مین فقیری اور غریبی اختیار فرمایا۔ اگرچہ دنیا فانی
ہے مگر آپ چاہتے ہین تو تمام جمادات اور نباتات
وغیرہ کو سونا۔ چاندی بنا دون۔ اور دنیا کو دار القرار

کردون - اور یعقوب اور زمرد اور لؤلؤ اور مرجان بجا بجا
پیدا کردون - تاکہ آپ اپنی اُمت کو لیکر - ابرالآباد
بے موت کے گذر کرین اور تمامی نعمائے بہشت وہین
موجود کردون - آپ نے سر مبارک سجدہ مین رکھکر
مناجات کی - خداوندا - اَلدُّنْیَا جِیفَةٌ وَطَالِبُهَا
کِلَابٌ - یعنے دنیا مردار ہے اور طالب اوسکے
کتے ہین - مجھکو دنیا سے آخرت بہتر ہے - اسکے بعد
آپکے مانباپ کا عذاب جیسا کہ کتاب معارج النبوت مین
لکھا ہے امتحاناً پیش کیا گیا - حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
دل مبارک وہ واقعہ صعب دیکھکر نہایت مجروح ہوا
قطرات اشک بے اختیار آنکھون سے جاری ہوئے -
بارگاہِ احدیت سے ندا آئی - حبیب میرے دو باتون سے
ایک بات اختیار کیجئے یا تو مانباپ کی مغفرت یا
بخشایش اُمت منظور فرمائیے - خواجۂ عالم رحمت العالمین
بہت روئے اور عرض کئے یارب العالمین مین نے شفاعت
اور مغفرت اُمتیان گنہگار کی اختیار کی - اور مانباپ کو
تیری مرضی پر چھوڑا - خطاب آیا کہ - ہر گاہ آپ

رسول امّت کے ساتھہ اتنی محبّت رکہتے ہین ۔ کہ مغفرت اونکی ماں باپ پر مقدّم سمجہے ہہنے ہی آمرزش آپکے امّتکی اور آپکے والدین کی بخشایش منظور فرمائی ۔ جب خواجۂ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ہر ایک استدعا نے درجۂ قبولیت پایا تب خلعت رخصت کا عنایت ہوا ۔ خواجۂ کائنات خزاین برکات اور مراحم تجلّیات سے مالا مال ہوکر ۔ دولتخانۂ نبوّت کاشانہ پر واپس تشریف لائے زنجیر حُجرہ بدستور ہلتی پائے ۔ اور بستر استراحت اوسیطرح گرم ملا ۔ جب رات قطع ہوئی صبح کا وقت آیا سُبحان اللہ وہ صبح کہ جسکی توصیف مین شہید صاحب مغفور بحر طویل فرماتے ہین ۔

بہار

یہہ سحر کیسی ہے پر نور کہ جمہور ہین مسرور ہر یک باغ مین مجمع ہے سامان بہار
گل جہلکتا ہے چمن ور مہکتا ہے ٹپکتا ہے ہر اک شاخ تر و تازہ سے فیضان بہار
کیا جہمکتے ہوئے چلی آتی ہے سر مست ادا مائل شوخی و حیا نکہت گل دست گریبان بہار
تا کسی خار سے اولجہے نہ کہین یا نہ لگے گرد رہین تہہ مین یا پہولونکی ہے دامان بہار
شیشہ ہے غنچہ و گل ساغر مل سرخی گلنار مین ہے بادۂ گلرنگ کی شوخی و ترنگ

ابر گہربار سے اوٹھا ہے ہر سے زور سے شور ... [illegible]
فرش سے عرش تلک برق تجلی کی چمک جیسا کبھی چشم فلک نے ... [illegible]
یکبیک ہونے لگے ایسے پیدا و نمودار کہ بے پردہ ... [illegible]
مرا ہمدرد سے کہتے ہیں بلبل جو ملا نغمہ سرا زمزمہ پیرا ہمہ تن ... [illegible]
میں نے پوچھا نہیں معلوم کہ کیوں دھوم ہے گلشن میں ہوا کونسا گل ... [illegible]
یوں جواب اوس نے دیا مجھکو کہ یہ ماہ مبارک شب ... [illegible]
جسکی ہر صبح صفا خیز ہے ہر شام دلآویز ہے ... [illegible]
اس مہینے میں تجلی کدۂ قدس سراپردۂ وحدت میں ہوا نور الہی کا ... [illegible]
دمبدم مژدۂ دیدار ہے پیہم کہ ہوا جلوہ ... گلشن ایجاد میں ... [illegible]

جب حضور نے بعد انفراغ نماز صبح مسجد نبوی میں اجلاس فرمایا۔ تمامی حضار و صحابۂ کرام سلام کیلئے حاضر ہوئے حضرت نے حال معراج کا بیان فرمایا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ صَدَقْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صدیق اکبر کا خطاب پایا۔ اور ابوجہل نے کہا۔ کَذَبْتَ وہ زندیق مشہور رہا۔

بیان معرکۂ حشر

اے دیندار بھائیو معرکۂ حشر وہ سخت معرکہ ہے کہ الامان۔

حشر کا کیا سخت دن ہے الاماں		العطش فرمائینگے پیغمبران ۴

لکہا ہے کہ قیامت عاشورہ کے دن یعنے بتاریخ دہم ماہ محرم یوم جمعہ ہوگی اوس روز بحکم خدائے جلیل اسرافیل علیہ السلام سور پہونکینگے جس سے زمین و آسمان از جزو کل نیست و نابود ہو جاویگا۔ سوائے ذات پاک رب جلیل کے ایک ذرہ تک باقی نہ رہیگا۔ جب بحکم حاکم مطلق دوسرا سور پہونکا جائیگا۔ پہر سارا منڈان قایم ہو جائیگا۔ مردے اپنے اپنے قبرون سے سب زندہ ہوکر اوٹہینگے۔ بقول مولف

	قصیدہ	

اوٹہینگے جسدم لحد سے اپنے شفیع محشر کو دیکہہ لینگے
ورحم ہمپر کرینگے بیحد جو حال مضطر کو دیکہہ لینگے
پہریگا آنکہون مین جلوہ طور ایسا عارض کا اونکے ہے نور
جو روز محشر جناب موسیٰ رُخ منوّر کو دیکہہ لینگے
خفا ہین شاید ہمارے آقا چلو منائینگے جاکے اونکو
وہ بخشدینگے خطا ہماری جو حال ابتر کو دیکہہ لینگے
[illegible] حشر مساری ہوا [illegible]

عبث ہے یوسفؑ کہین جو حسن رخِ پیمبرؐ کو دیکھہ لینگے
سہے ہین ہجر ہا فراق کے غم اسی تمنا مین آئے ہین ہم
نقاب چہرہ سے جب اوٹھیگا رخ منور کو دیکھہ لینگے
تمہارے ابرو پہ دل ہے شیدا انکیون ہو پھر شوق قتل پیدا
گلا ہی ہم کاٹ لینگے اپنا کہین جو خنجر کو دیکھہ لینگے
سنا ہے ہم نے لحد مین تشریف لایا کرتے ہین شاہؐ والا
اجل تو جلد آ کہ ہم بہی مر کر رخِ پیمبرؐ کو دیکھہ لینگے
مدینہ پہونچینگے جب الٰہی تو حال دل ہوگا اونپہ ظاہر
ہمارے دل کو وہ دیکھہ لینگے ہم اپنے دلبر کو دیکھہ لینگے
کبہی نہ دریا کو دیوین ترجیح یقین کامل ہے مجھکو ایسا
اگر کسی دن نبیؐ ہمارے جو دیدۂ تر کو دیکھہ لینگے
عبث ہو تحقیق تم دکن مین ہے گل ہر یک خار اس چمن مین
چلو مدینہ کے بوستان مین رخِ پیمبرؐ کو دیکھہ لینگے

دن قیامت کا نہایت ہولناک ہوگا اب پشت آفتاب کی ادہر ہے اوس روز منہ آفتاب کا اسطرف ہوگا۔ اور ہر ایک شخص گرمی سے آفتاب کے حیران و پریشان ہوگا۔ اور اوس روز اچھے اچھے انبیاؑ تک کف افسوس ملینگے کہ حیف آج کے دن کیلئے

ہمنے کچھہ نکیا - اللہ جل شانہ بڑے جلال کے ساتھہ تخت عدالت پر اجلاس فرمائیگا - اور ہر ایک کا انصاف ہر ایک کے موافق ہوگا - اوس روز عاصیون کو کمال درجہ ہراس ہوگا - پریشان ہوکر ایک ایک پیغمبر علیہ السلام کے پاس جائینگے - تمام انبیا و مرسلین نفسی نفسی کہتے ہوئے ایک دوسرے پر حوالہ کرینگے - آخرکار -

پاس جب عیسیٰ علیہ السلام کے سب مل جائینگے — روکے روح اللہ یون فرمائینگے
یہہ بہٹکنا ہر طرف کا چہوڑدو — مصطفیٰ صلعم سے عرض تم جاکر کرو
وہ اگر چاہین یہہ اونکا کام ہے — شافع محشر صلعم اونہین کا نام ہے

بقول مؤلف -

وہ محبوب حق کے کہائے ہوئے ہین — جو محشر مین تشریف لائے ہوئے ہین
شریعت کی رہ وہ دکہائے ہوئے ہین — جو بگڑے ہین اونکو بنائے ہوئے ہین
قیامت مین ہے انبیا علیہم السلام کی یہہ حالت — شفیع آپ ہی کو بنائے ہوئے ہین
مچل کر شفاعت پہ امت کی اپنے — نبی صلعم جوش مین ابتو آئے ہوئے ہین
نہ کیون جوش پر آئے دریاے رحمت — گنہ پر ہم آنسو بہائے ہوئے ہین
اے خورشید محشر ہمین خوف کیا ہے — وہ دامن مین اپنے چہپائے ہوئے ہین
مجہے جسنے دیکہا وہ دیکہا خدا کو — حدیث آپ ہمکو سنائے ہوئے ہین

چلو دیکھنے لگیگے جمال پیمبر	نقاب اپنے رخسے اٹھائے ہوئے ہین
خیال آئیگا غیر کا کسطرح سے	نبی میرے دلین سمائے ہوئے ہین
یہی دل تو ہے عاشق شاہ والا	جو پہلو ہین اپنے چھپائے ہوئے ہین

اوٹھاون نکیون او نکے نعلین تحقیق
غلام اپنا جسکو بنائے ہوئے ہین

تمام عاصیان ہر طرف اپنے آقا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش کرینگے جب آپکا پتا ملجائیگا آپکے قدم مبارک پر سر رکھکے عرض کرینگے۔

یا محمد مصطفی فریاد ہے	شافع روز جزا فریاد ہے
انبیا کے رہنما فریاد ہے	اولیا کے بادشاہ فریاد ہے
ہوگئی کشتی غریبونکی تباہ	عاصیونکے ناخدا فریاد ہے
یا رسول اللہ لو جلدی خبر	ہم پہ کیا کیا ہوگیا فریاد ہے
یا محمد سر پہ آیا آفتاب	آسرا دیجیے ذرا فریاد ہے
اُف رے گرمی آفتاب حشر کی	دل ہر یک کا جلگیا فریاد ہے
ہے اودہر میزان و پل کا دغدغہ	یک طرف دوزخ جدا فریاد ہے

جبکہ یہہ زمرہ آنجناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر چلائیگا۔ پھر رسول مقبول شفیع عاصیونکو

کب صبر آئیگا - آپ بھی تمام گنہگاروں کے ساتھ خوب روینگے - اور ہر ایک کے آنسو دامن رحمت سے اونکے پونچھ کر تسکین و دلاسا دینگے - اور تمام کو ہمراہ لیکر سر بسجدہ ہوکے جناب ایزدی مین دعا فرمائینگے -

یا غفور و یا رحیم و یا مجیب	رحم کر آفت مین ہین تیرے غریب
پھر ندا دیگا جناب ایزدی	سر اوٹھا لو بخشتے ہین ہم ابھی
دیکھ قدرت کو اوٹھا سجدہ سے سر	اے مرے معشوق یون زاری نکر

اتنے مین ایک لشکر نمودار ہوگا جنکے کپڑے خون مین تر بتر رہینگے اور تن زخمون سے چور چور رہیگا - حضرت سیدہ بی بی فاطمہ زہرہ دریافت فرمائینگے کہ یہ لشکر کس مظلوم کا ہے -

پھر ملایک بولینگے یا فاطمہ	ہے تمہارے لعل کا یہ قافلہ
تیغ شمر کی حلق پر جسکے چلی	یہ سواری ہے اوسی مظلوم کی
وہ جو آگے سب کے ہے خونی کفن	قاسم ناشاد ہے ابن حسن
اور پیچھے دیکھو اے بنت نبی	وہ سواری آتی ہے عباس کی
خون سے اپنے ہوا ہے سرخ فام	کٹ گئے شانے ہین تن زخمی تمام
وہ جو صاحبزادی دامنگیر ہے	بی سکینہ دختر شبیر ہے
پھر تو زینب کے بھی دلبر آئینگے	فاطمہ کو زخم سب دکھلائینگے

آئیگا اکبر علی بھی ناگہان — ہوئے گا سینے پہ برچھی کا نشان
ایک بی بی آئیگی بس شرمسار — سر جھکائے اور روتے زار زار
فاطمہ پوچھینگے اوس بی بی یون — اسقدر اے حور روتی ہے کیون
پھر بھی یک تحشر مین محشر ہوئیگا — جب وہ زینبؓ سے کہیگی سر جھکا
میرا والی ہے حسینؓ ابن علیؓ — بی بی صاحب مین بہو ہون آپکی
غمزدہ ہون رونا میرا کام ہے — عاجزہ کا شہر بانو نام ہے
کربلا مین لٹ گیا سب گھر کا گھر — ہمکو امت نے ستایا اسقدر
میرا والی تھا بہت پیاسا موا — تیر سے حلقوم اصغر کا چھدا
اور علی اکبر اٹھارہ ۱۸ سال کا — ظالمون کے ہاتھہ سے مارا گیا
کربلا کا کیا کہون مین ماجرا — ظلم کیا کیا کرتے تھے سب اشقیا

قصیدہ

اوس ساقی کوثر کو تشنہ دہنی تھی — اور خشک گلا حلق پہ خنجر زدنی تھی
ہے ہے دُر دندان سے عرق ناز گہر تھا — اور لب سے خجل آپکے لعل یمنی تھی
سردار مدینہ تھا گیا دشت مین مارا — کیا خاک تواضع سے خمیر اوسکی بنی تھی
سینے پہ چڑھا شمر تو تشنہ سر زمین تھا — یہہ بیکفنی اوسکی تھی اور بے وطنی تھی
جا قتل ہوا سبط پیمبرؐ کا جگر بند — جنت مین طپان روح رسول مدنیؐ تھی

مثنوی

مثنوی

برچھیوں کی تیروں کی بوچھار تھی
صبر کرتے تھے حسینؑ ابن علیؓ

پر دعا کرتے تھے امت کے لئے
یا الٰہی عاصیوں کو بخشدے

خوش ہوں گر پیاسا کٹے میرا گلا
ہو مگر نانا کی امت کا بھلا

فکر کچھ اصلا نہیں تھی جسم کی
نیزے پر بھی سر دعا میں تھا لگا

ہوگی جب فریاد اُس دلگیر کی
پھر سواری آئیگی شبیر کی

گود میں اصغر علی غنچہ دہن
ہاتھ کو تھامے ہوئے زینب بہن

گرد و پیش آئینگے سب ستر دو تن
بازو پر روتے ہوئے حضرت حسنؑ

پوچھینگے زہراؑ یہ کیسی دھوم ہے
بچے والا کون یہ مظلوم ہے

دیکھ جسکو دل اسکے دیوانہ ہوا
خود بخود سینہ تڑکتا ہے مرا

بی بی زینب آگے بڑھکر آئینگے
ماں کے گر قدموں پہ یوں چلائینگے

اماں جانی میں ہوں زینب دل جلی
یہ مرا بھائی حسینؑ ابن علیؓ

دودھ کی بو آئیگی جب شاہ سے
فاطمہ لپٹینگی بیٹے کے گلے

ہوش میں رونے سے جب آئینگے
تب زبان پاک پر یوں لائینگے

اے مرے لخت جگر اے نور عین
واحسینا واحسینا واحسینؑ

جب کہ خوب اژدحامِ محشر ہوگا اوسوقت میدانِ حشر میں جبرئیلؑ ندا کرینگے کہ اے محشریو اپنی اپنی آنکھیں بند کرلو اسوقت میدانِ حشر میں خاتونِ قیامت فاطمہ زہرہ رض تشریف لاتے ہیں ۔

بلکہ بعض روایات مین ہے کہ اوس دن عورات کو بہی حکم ہوگا کہ اپنے اپنے آنکہین بند کرلین - کیونکہ اوسدن آپ اس حیثیت سے آئینگے کہ کسیکو تاب دیکہنے کی نہوگی - یعنے عمامہ علی مرتضی شیر خدا کا سر پر رکہے ہوئے - اور پیرہن زہر آلودہ حضرت امام حسن کا ایکطرف دوسرے طرف لباس حضرت امام حسین کا آغشتہ بخون دوش پر رکہے ہوئے - اور دندان مبارک رسول کریم کا جو جنگ احد مین شہید ہوا تہا دہنے ہاتہہ مین لئے ہوئے آکر حضور احدیت مین پیش فرماکے عرض کرینگے -

فریاد لیکے آئی ہے بیٹی رسول کی	ساری کمائی لٹ گئی مجہ دلجلی کی
لخت جگر ہے وہ مرا آنکہونکا تارہ تہا	سجدہ میں اشقیا نے جسے ہائے مارا ہے
مہمان بلاکے ہائے کیا بیکسنہ ہلاک	اور خاک پہ پڑی رکہی تہی اوسکی نعش پاک
کرعدل دادیابی کو اپنے مین آئی ہون	اے حق ترے جناب مین فریاد لائی ہون

یہہ آہ وزاری اور بیقراری سیدہ کی حوران خلد دیکہکر نالان اور سرگردان ہوکر آپکو سمجہائینگے -

حورون نے سنکے نالہ وافغان کو یہ کہا	اے فاطمہ نہ روکہ دل زار دکہ گیا
لرزان تمہارے رونیسے اخضرا و غبرا	ایسا نہو کہ عرش ہلے خوف ہے بڑا
تم دختر رسول ہو زاری نہ کیجئے	راضی ہو رضا پہ مناسب ہے چپ رہو

پس آپ اونکا یہہ کلام سنکر غمگین و مضطر زاری کنان یہہ فرمائینگے ۔

کسکو بتاؤں میں نے جو جہاں میں ستایا ہے
تیر جفا کا کسکو نشانہ بنایا ہے

کس پر لگائی تیغ تھی دنیا میں بیخطا
جسکا عوض ہے بچّو سے میرے لیا گیا

کب میں نے کس درخت کو جڑ سے اکھیڑا تھا
اورکس شجر کی شاخ کو جو بکسے چھیڑا تھا

پوچھو باغیوں نے یہہ مجھپر ستم کیا
جلتے ہوئے چراغ کو میرے بجھادیا

ہے ہے وہ میرا نازونکا پالا ہوا حسینؑ
ہے ہے ذبیح خنجر جور و جفا حسینؑ

میں کیا کہوں کہ ظلم لعینوں نے کیا کیا
چھاتی پہ چڑھکے تیغ سے سر کو جدا کیا

بے جرم میرے لال کو بیبہات مارا ہے
جنت کو تشنہ لب مرا پیارا اسد مارا ہے

ائے حورون سامنے یون ہی ہاتھ اٹھا کے جاؤنگی
جو سرگذشت گذری ہے وہ سب سناؤنگی

پاؤنگی گر نہ داد تو اے حورون دیکھنا
دونگی میں آہ نالونسے عرش بریں ہلا

یہہ حال پر ملال جبرئیل امین دیکھکر رسول الثقلین امام القبلتین شفیع المذنبین رحمت العالمین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونگے اور عرض کرینگے کہ یا رسول اللہ آج روز قیامت ہے ۔

مثنوی

قہر ہر ہے اب جناب ایزدی
فاطمہؑ ہے آج کچھ بگڑی ہوئی

خون میں تر ہے شہید کربلا
داغ ہوتا ہے برا اولاد کا

گرچہ زہرہ منہ سے کچھہ فرمائیگی
سب جہنم میں یہہ امت جائیگی

سر برہنہ ہو رسول کردگار	پھر دعا حق سے کرینگے بار بار
یا الٰہی فاطمہ رض کو صبر دے	میری اُمت بد دعا اوسکی نلے
دو بیٹی کے جگر کا درد ہو	فاطمہ رض کے آگ دل کی سرد ہو

اسکے بعد خود سرور کائنات رسول مقبول صلّی اللہ علیہ وسلّم بحال پریشان گھبرائے ہوئے برہنہ پا کہلے سر۔ بتول پاک کے پاس تشریف لائینگے۔

سمجہائینگے بہت ساوہ پہلے چشم تر	اور یہہ کہینگے دہیان ہے اے فاطمہ ادہر
یہہ روز داد کا نہین روز حساب ہے	اُمت پہنسی ہے جرم مین مجہکو حجاب ہے
لازم یہہ ہے کہ حق سے کرو آپ اب دعا	اُمت پدر کی بخشدے اے میرے کبریا

پس حضرت فاطمہ زہرہ رض۔ یہہ سُنکر فوراً درگاہِ خدا مین عرض کرینگے۔ کہ اے ارحم الراحمین مین اپنے دعوے سے باز آئی۔ تو میرے باپ محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی امت عاصی کو بخشدے۔ جو میرا اقرار ہے پورا کردے۔ کہ تونے میرا مہر شفاعت اُمتِ گنہگاران رسولِ مقبول صلّی اللہ علیہ وسلّم مقرر فرمایا تھا۔

اے خدائے خالق ارض وسما	رحم تجہکو باپ ماں سے ہے سوا
رو نیسے ہوگی جو نزشرہ ہو شمین	آئیگا دریائے رحمت جوش مین

یون ندا ہاتف سے ہوگی بار بار
بی بی زہرہ روتی ہے کیون زار زار

شافعِ محشر کی دختر رو نہین
رو نہین خاتونِ جنت شرم رو نہین

رو نہین جنت مکانی رو نہین
رو نہین احمد کی جانی رو نہین

تو جو چاہیگی سو ہوگا وہ ابھی
ہے حکومت آج تیرے باپ کی

احمدِ مختار کی دلدار ہے
آج سب بندونکی تو مختار ہے

پھر دعا مانگے کی یون بنتِ نبی
ہے مجھے منظور خاطر باپ کی

بخشے جیسدم جائینگے سب عاصیان
شاد ہونگے سرور پیغمبران

قصیدہ

پیشِ حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائینگے
آپ روتے جائینگے ہمکو ہنساتے جائینگے

کشتگان گرمئ محشر کو وہ جان مسیح
آپ دامن کی ہوا دیکر جلاتے جائینگے

دم نکل جائیگی جا ہے آہ کن آنکھون سے وہ
ہمسے پیاسونکیلئے دریا بہاتے جائینگے

گل کھلیگا آج یہہ اونکے نسیم فیض سے
خود وہ روتے آئینگے ہم مسکراتے جائینگے

ہے اونہین کے آنے کی اب دیر افتادگان
خود وہ گرکر سجدہ مین ہمکو اٹھاتے جائینگے

آنکھین کھولو عاشقو دیکھو وہ گریان آتے ہین
لوح دلسے نقش غم کو اب مٹاتے جائینگے

لو وہ آئے مسکراتے ہم اسیرونکے طرف
خرمن عصیان اپنے بجلی گراتے جائینگے

سوختہ جانون پہ وہ پرجوش رحمت آئے مین
آب کوثر سے لگی دلکی بجھاتے جائینگے

وسعتین دی ہین خدا نے دامن محبوب کو
جرم کھلتے جائینگے اور وہ چھپاتے جائینگے

خاک ہو جاوین وہان جلکے لیکن اے رضا
ہم تو ذکرِ مولدِ احمدؐ سناتے جائینگے

مثنوی

سبکو بخشا کر محمدؐ پیار سے
جائینگے جنت مین اپنے ساتھ لیے

تخت پر فردوس مین وہ ذی وقار
بیٹھینگے سر سے عمامے کو اوتار

شاد جب بیٹھینگے وہ فخرِ عربؐ
یک فرشتہ یون کریگا عرض تب

اُمتی یک آپکا دوزخ مین ہے
یا محمدؐ بولتا ہے پے بہ پے

اوسپہ جب ہوتا ہے گرزونکا عذاب
ہمسے یون کہتا ہے وہ سینہ کباب

مین گناہون مین ہون لاکہون مبتلا
اُمتی ہون سیدِ کونینؐ کا

نام سنکر آپکا اے خوش خصال
ہمنے خالق سے کیا عرض اوسکا حال

حکم یہہ خالق کا ہے ہم پر ہوا
جا محمدؐ سے کہو یہہ ماجرا

سنکے اک حضرتؐ پہ حالت ہوئیگی
دُور ہو جائیگی فرحت اور خوشی

اوسکے خاطر شافعِ روزِ جزا
دوڑینگے دوزخ طرف بیساختہ

حکمِ حق اوسدم ملک پر ہوئیگا
وہ جو عاصی ہے جہنم مین پڑا

حلیہ یا تصویر دوزخ سے کرو
اور اوسکو احمدؐ والا کو دو

ڈر کر کسینگے پاؤن دوزخ مین نبیؐ
سرد ہو جاویگی سب آتش ابہی

کالا ہو جاوینگے دوزخ کے خراب
ہو ویگا موقوف ہر اک کا عذاب

جب بہشت سے حکم حق یون پائینگے ٭ روبرو حضرت کے اوسکو لائینگے
عذر خواہی کرکے اوسدم شاہ دین ٭ اوسکو لے جا دینگے فردوس بریں
کر شفاعت بولینگے یون مصطفےٰ ص ٭ اُمتی مجھسے نہو ہرگز خفا
جانتا مین تجھپہ ہے اب الم ٭ مین نرکھتا اپنا جنت مین قدم
ایسے مشفق ہین شفیع المذنبین ٭ عرض کرنیکی مجھے اب حاجت نہیں
یا شفیع حشر سب نبیونکے شاہ ٭ مجھپہ ہو اک مہربانی کی نگاہ
ہے ہمارا حال اورونسے جدا ٭ ہم گناہونمین ہین ایسے مبتلا
کیا کرین میزان پہ جاکر غمزدے ٭ سب دفاتر ہین سیاہ اعمال کے
اس سیاہی کو مٹا دو یا نبی ص ٭ ہمکو دوزخ سے بچا دو یا نبی ص
اوسکو بھی بخشائیے روز اخیر ٭ ہے بڑا عاصی غلام دستگیر
یا الٰہی از برائے مصطفےٰ ص ٭ پنجتن کی دوستی مین رکھہ سدا
یا الٰہی از برائے فاطمہ رض ٭ ماتم شبیر مین کر خاتمہ

ہجرت فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو۔

جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کی خبر ملک عرب مین چو طرف مشہور ہوئی تب بہت سے لوگ اہل عرب سے آپ پر ایمان لائے۔ اور بعضے مشرک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ اقسام کے تکالیفات دینا شروع کئے۔ جناب باری سے

فرمان نازل ہوا کہ۔ اے میرے حبیبؐ اب تم مکہ سے مدینہ منورہ کو
ہجرت کرو۔ پس خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم بفرمان رب جلیل
مصعب اور ابن ام مکتوم۔ اور ابن مسعود۔ اور بلالؓ اور
وغیرہ رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین۔ جملہ چہتیس صحابہ کو
حضرت امیر حمزہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہمراہ مدینۂ
منورہ کو روانہ کردئے۔ اور آپ منتظر حکم ثانی کے رہے۔
ابوجہل لعین نے حضرت کے مار ڈالنے کی مشورت کافرون سے
کررہا تھا کہ ابلیس علیہ اللعنہ۔ ایک پیرمرد کی صورت بنکے اون کافرون
پاس آیا۔ اور مشورہ مین اونکے ساتھ ہوکر کہا کہ۔ آج محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا سر کاٹنا چاہیے۔ چنانچہ ابوجہل نے۔ اس کام کے لئے
بیس۲۰ آدمیون کو اہل قریش سے متعین کیا تھا۔ کہ جبرئیلؑ نے
آکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے اس مشورہ کی خبر دئے
اور حکم اللہ کا سنائے کہ۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ آجکی
شب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے بستر پر سلا کے۔ حضرت
ابوبکر صدیقؓ کو ہمراہ لیکر مکہ سے مدینہ کے طرف ہجرت کیجئی۔ اب
تمام کام اسلام کے وہین انجام پاوینگے۔
روایت ہے کہ غرۂ ربیع الاول شب دوشنبہ نبوت کے تیرہوین۱۳ سال

اور شب معراج سے آٹھ مہینے کے بعد ترپن سال کی عمر مین
آپ نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت فرمایا۔
اوسی شب ابوجہل کے مقرر کئے ہوئے بیس آدمیون نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے دولتخانہ کا محاصرہ کیا۔ مگر اللہ جل شانہ نے
اونپر ایک ایسا خواب مسلط کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اوسی شب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے بستر پہ
سُلا گئے آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ کے ہمراہ
اوس محاصرہ سے نکل گئے بعد ایک ساعت کے ابلیس نے اون
آدمیون کو نیند سے ہوشیار کرکے کہا کہ اے یارو محمد صلی اللہ
علیہ وسلم بھاگ گئے۔ وہ بیسون آدمیون نے ننگی شمشیرین
لیکر حضرت کے بستر پر آکے دیکھا کہ حضرت علی رضہ حضرت رسول خدا
بستر پر آرام کر رہے ہین۔ بیدار کرکے پوچھا کہ محمد کہان ہین
آپ نے کہا مجھکو معلوم نہین۔ آخر ابوجہل کو خبر کئے شیطان نے
کہا کہ اے ابوجہل مین جانتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ابوبکر رضہ کو ہمراہ لیکر مدینہ کے طرف بھاگے ہین۔ جلدی سے پیچھا
کرنا چاہئے کہ وہ غار الجبل جبل ثور مین چھپ رہینگے پس تمام
قریش نے پچھلے ابوبکر صدیق کی خانہ تلاشی کی۔ بعد مدینہ منورہ

کی راہ لی - اس عرصہ مین حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول
مقبول صلعم کو خبر دیُ کہ تمام قریش آپکی ایذا رسانی کے قصد سے
آپکے پیچھے آرہے ہین آپ غار الحل مین چھپ رہئے - آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ویساہی کیا - خدا کے حکم سے ایک مکڑی نے
اوس غار کے دروازے پر جالا تان دیا اور کبوترون نے - اوسمین
بیضے دئے - اور جبرئیل عم نے آکر اوسپر خس وخاشاک ڈال دیا
تاکہ غار کہنہ معلوم ہو اور کفار نہ پہچان سکین - جب کفار -
اوس مقام پر پہونچے از حد تلاش کئے پتا نہین پایا شیطان
لعین نے چاہتا تھا کہ انسان کی شکل نبکر - متلاشیونکو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا پتا دکہلاے - جبرئیل علیہ السلام نے
بحکم رب جلیل اوس لعین کو ایک پر اپنا ایسا مارا کہ - وہ دریائے محیط
مین جا گرا - آخر کفار وہان سے مایوس واپس ہوئے -
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین دن تک اوس غار مین
سربسجدہ رہے اور حضرت ابو بکر صدیق رضہ نے - جو دیکہا کہ اوس
غار کے اندر چارون طرف سانپ اور بچہو کے بہت سے سوراخین
ہین - اپنے جسم کے کپڑے اور دستار پہاڑ کر اون سوراخونکو
بند کیا تسپر بھی اوس غار مین ایک سوراخ اور باقی رہا ---

اب ابوبکرؓ کے پاس سوائے زیرجامہ کے کوئی کپڑا باقی نرہاتھا کہ جس سے اوسکو بند کرتے - آخر ابوبکر صدیقؓ نے اوس سوراخکو اپنے پاؤن سے بند کرکے بیٹھے رہے - اور اوس غار مین سالہا سال سے ایک اژدہا بہ تمنا ے قدمبوسی آنحضرتؐ رہتا تھا جبکہ اوسکو باہر نکلنے کوئی راستہ نہ ملا - حضرت ابابکر صدیقؓ کے پاؤن کو ڈسا - زہر نے ایسا اثر کیا کہ - ابوبکرؓ کے جسم مین لرزہ پڑگیا - تاہم آپنے اپنے پاؤن کو سوراخ سے ہرگز نہ ہٹایا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم - بعد نماز کے ابوبکرؓ کا یہہ حال دیکھکر استفسار کیا کہ یا ابوبکرؓ تمہارا کیا حال ہے - ابوبکرؓ نے تمام حال ظاہر کیا تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ - پاؤن اپنا ہٹالو جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنا پاؤن کھینچ لیا - پس اوس سانپ نے سوراخ سے باہر نکلا - حضرت کے قدمبوس ہوکر آپ پر ایمان لایا - پھر اوسی سوراخ مین داخل ہوا - حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کے اوس زخم پاکو اپنی زبان سے تین مرتبہ چوس چوس کر تھوکا - حق تعالی نے شفائے کامل بخشی چوتہے روز آپ اوس غار سے نکل کر مدینہ کے طرف روانہ ہوگیے -

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کراع الغنیم مین پہونچے وہان کا سردار۔ بریدہ اسلمی نے آپکے تشریف لانیکی کیفیت سنکر سات سو آدمی کے ہمراہ آپکا استقبال کیا۔ اور سب کے سب مشرف بہ ایمان ہوئے۔ وہانسے ربیع الاول کی سولہوین تاریخ دوشنبے کے دن۔ قبا مین پہونچے۔ قبا مدینہ منورہ کے قریب ایک بستی کا نام ہے۔ وہانکے بہت سے لوگ بھی مشرف باسلام ہوئے۔ جب مدینہ منورہ مین آپکے تشریف آوری کی خبر مشہور ہوئی تمام سردار وہانکے معہ صحابہ جو پہلے سے مدینہ پہونچہ گئے تہے حضرت عمر و حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ رسول خدا کا استقبال کرکے آپکو لیگئے۔ آپ بیسوین ربیع الاول جمعہ کے روز داخل مدینہ منورہ ہوکر ابوایوب کے گہر مین قیام پذیر ہوئے۔

بیان فضیلت زیارت روضۂ منورہ اور مختصر احوال سفر بیت اللہ شریف اور مدینہ منورہ کا۔

سبحان اللہ مومنون کیا خوب شہر مدینہ ہے کہ گلستان ارم جسکے روبرو خجل و شرمندہ ہے۔ بقول مؤلف۔

قصیدہ

آنکھوں میں مرے پھرتے ہیں انوارِ مدینہ
جلوہ مجھے دکھلاتے ہیں سردارِ مدینہ

فردوس بریں کا ہے یہ نقشہ ذرا دیکھو
چلکر ابھی تم کوچہ و بازارِ مدینہ

حوران بہشتی ابھی آجائیں نکل کر
ہو جائے میسر کبھی دیدارِ مدینہ

واثروی قسمت کو چلو لیکے وہاں پر
بگڑی کو بنا دیتے ہیں مختارِ مدینہ

رہ [illegible] کے تیس برس سے ہیں کہ تابل [illegible]
بستی ہی الگ لوگوں بس دیدارِ مدینہ

خورشید فلک کی بھی ہے گرمی کا نہیں ڈر
سایہ کے لئے کافی ہیں اشجارِ مدینہ

تھوڑی سی زمیں مجھکو عطا کیجیے مولا
مدفن کیلئے میں بھی ہوں حقدارِ مدینہ

اوصاف سنا کرتے ہو جا کر ذرا دیکھو
گلشن ان سے معمور ہے دربارِ مدینہ

بخشش میں عطا میں سخاوت میں کہوں کیا
دنیا سے نرالی ہے یہ سرکار مدینہ کا

جان تن سے نکل جاتی ہے سننے کو ٹپکر
ہوتے ہیں جہاں صدق سے اذکارِ مدینہ

جس دل میں ہوا وصف مدینے کی سراسر
ہر وقت چبا کرتا ہے ہر خارِ مدینہ

سننے کو چلے آتے ہیں رحمت کے فرشتے
جسوقت لکھا کرتا ہوں اشعارِ مدینہ

اذنی سے ہوا وصاف مدینہ کا بیان کیا
اللہ ہی کو روشن ہیں سب اسرارِ مدینہ

بلبل ہو نہیں شیدا گل رخسار نبی کا
مسکن مرا تحقیق ہے گلزارِ مدینہ

کیون کر نہو وہان حبیب کبریا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم رونق افزا ہیں - اور بعد وصال کے وہان آپکا روضہ منورہ تا [illegible]

پروردگار عالم نے اوس سرزمین کو عجب شرف بخشا ہے کہ راتدن وہان ابر رحمت برستا ہے - فرشتے اوسکی زیارت کو آتے ہین اور جبرئیل وہانکی پاسبانی کرتے ہین خوشا حال اون بندگان خدا کا جو وہان جاتے ہین - اور سعادت دارین پاتے ہین - اور پانچون وقت کی نمازین مسجد نبوی مین گذارتے ہین - ایک ہم عاجز و لاچار بے بضاعت ہین جو ہر سال ہجر رسول مقبول مین بیقرار رہکر کچھ عرض کرتے ہین - بقول مؤلف -

نہ ہم ہین مدینے کو جانے کے قابل — [illegible]
کسطرح سے دیکھین تمہین پیغمبر — یہ حسرت ہے دلکی مٹانے کے قابل
وہ نور خدا ہے مین کسطرح دیکھون — یہ آنکھین نہین ہین لڑانیکے قابل
مرا دل پیمبر کے رہنے کی جا ہے — یہ بستی ہے ویران بسانیکے قابل
وہ گیسو نہین ہین ہین دام محبت — یہی دام ہین دل پھنسانیکے قابل
کب ابرو تمہارے ہین عاشقکے حق مین — ہین خنجر گلے پر چلانے کے قابل
ہین سوز تپ عشق احمد سے خوش ہون — یہہ آتش ہے دلکو جلانے کے قابل
فراق پیمبر مین روتا ہون ہر دم — یہہ آنکھین ہین دریا بہانیکے قابل
یہہ ارشاد حضرت کا لکس رہو گا — مدینے مین اب ہے تو آنے کے قابل
نہوتی جو دلمین نبی کی محبت — یہہ پہلو مین کب تھا بٹھانیکے قابل

جبکہ مجھکو دیا پیغمبر اپنے دیجئے
نہیں ہون مین ذرہ درکھہ اونکے قابل

نہ تھا کوئی نفسا نفسی اور مرسل
یہہ بار شفاعت اوٹھانیکے قابل

ثواب ورود ہیمبر ہے بیحد
یہہ دولت ہے سردم کمانیکے قابل

کہینگے گنہگار دامن پکڑ کر
نہین کوئی ہمکو چھڑانیکے قابل

ہے مداح جب آپکا حق تعالے
زبان میری کب ہے ہلانیکے قابل

وہ ہون روسیاہ پیش حق روز محشر
یہہ صورت نہین ہے دکہانیکے قابل

زمانہ شریعت سے خالی ہے بالکل
نہ کیونکر قیامت ہو آنیکے قابل

کہہ دوزہ دنیا ہے مکار تحقیق
نہین اس سے دل ہے لگانیکے قابل

ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ مین کب پورا مسلمان ہونگا - ارشاد ہوا کہ - جسوقت تو دوست رکہے اللہ کو - اوس شخص نے التماس کیا - کس چیز سے پہچانی جاوے دوستی اللہ کی - فرمایا جب تو دوست رکہے اوسکے رسولؐ کو - یعنے دوستی اللہ کی محبتِ رسولؐ ہے - بیشک جو لوگ محبتِ رسولؐ مین قوی ہین - اون کا ایمان بہی قوی ہے - اور جو لوگ آپکی محبت مین ضعیف ہین - اون کا ایمان بہی ضعیف ہے اے ایمان والو جبکہ مدار ایمان کا محبتِ کامل ساتہہ اللہ اور رسولؐ کے

رکھا گیا ہے - تو تمکو لازم ہے کہ اطاعت رسول کی کرین تاکہ
خدا اور رسول تم سے راضی رہین - حضرات مثل مشہور ہے کہ
حُبّ الوطن از ملک سلیمان خوشتر - باوصف اسکے کہ جن حضرات
کے دلون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق کامل ہے
وہ اپنے وطن اور ملک و املاک کو چھوڑ چھاڑ کر مدینہ طیبہ اپنا
حُبّ الوطن قرار دیکے شبانہ روز اپنے حبیب کے روضہ کا جلوہ
دیکھتے - اور پنج وقتہ حضور نبوی مین سلام عرض کرکے سعادتِ
دارین حاصل کرتے ہین سبحان اللہ مسلمانون جسطرح سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اشرف المخلوقات ہین اسیطرح
وہ مقام کہ جہان آپ اب رونق افروز ہین کونین پر شرف رکھتا ہے
وہ کون مقام ہے - وہ مدینہ عرش کا نگینہ ہے جسکی فضیلت مین
بہت سے احادیث وارد ہین سبحان اللہ کیا مرتبہ ہے
زائران مزار اطہر کا - ملاحظہ ہو حدیث شریف کہ مَنْ زَارَ
قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ - یعنے
جس شخص نے میری وفات کے بعد میرے قبر کی زیارت کی گویا
مجھکو زندگی کی حالت مین دیکھا - دوسری حدیث مین وارد ہے
کہ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ - یعنے

جس شخص نے میرے قبر کی زیارت کی قیامت کے دن اوسکی
شفاعت مجھپر واجب ہے - خوشا نصیب ان لوگونکے جو ان
زیارت مقدس سے روضۂ حضور کے مشرف ہوکر [illegible]
اس نعمت عظمیٰ کے ہوتے ہون عشاق کے لئے تو وہانکی
گدائی یہانکی شاہی سے افضل تر ہے - خدا ہمیں و [illegible] اور
بھائیون کو نصیب کرے کہ مدینۂ منورہ کو اپنا حب الوطن
بنالین - بقول مولف -

قصیدہ

جب مدینہ فضل حق سے میرا وطن ہو جائیگا / دور میرے دل سے سب رنج و محن ہو جائیگا
آرزو ہر چند تھی آیا کیا مدت کی مجھے / مین نہ سمجھا تھا عدو چرخ کہن ہو جائیگا
جب لگے بہنے آنکھ سے آنسو مرے پیش نبی / خود بخود دریائے رحمت جوش زن ہو جائیگا
بوئے زلف مصطفیٰ لائے ختن میں گر صبا / ہے یقین بے آبرو مشک ختن ہو جائیگا
حق تعالیٰ خود کیا ہے نام اقدس کا ادب / بے ادب جو نام لے ٹکڑے دہن ہو جائیگا
لطف فرماؤ ذرا جلوہ دکھاؤ یا نبی / رونمائی پر تصدق جان و تن ہو جائیگا
خاک کھائیگی نہ اور آتش جلائیگی مجھے / آپکا دامن اگر میرا کفن ہو جائیگا
دل گلستان بنگیا ہے آپکے عشق سے / لائیے تشریف اب سیر چمن ہو جائیگا
جب گنہگار میرا لحد میں آپکا ہو یا نبی / خود خوشی سے دیکھنا ٹکڑے کفن ہو جائیگا

جو کروگے حشر مین تم فیصلہ ایک کا	بس وہی منظور رب و المنن ہو جائیگا
لطف دونا ہوئیگا کوثر کا او سدم یا نبی	آپ کا شامل اگر آب دہن ہو جائیگا
جو قصیدہ نعتیہ مین نے لکہا ہے یا رسول	صاد او سپر ہو تو وہ صدق سخن ہو جائیگا

آفتاب حشر کا تحقیق اندیشہ نکر
سر پہ نعلین نبی سایہ فگن ہو جائیگا

حضرات جسنے اپنی زندگی مین بیت اللہ اور اللہ کے حبیب کا روضۂ منورہ ندیکہا ہو۔ اوسکی زندگی بے نمکین ہے۔ اگرچہ وہ کیسی ہی کیسی عبادت کیا ہو۔ جنکو کہ اللہ اور اوسکے حبیب سے قلبی محبت ہے وہ لوگ اگرچہ رمق برابر بہی استطاعت جانیکی نرکہتے ہون بیخود ہوکر بارگاہ رسول مین عرض کرتے ہین۔

بقول مؤلف

غزل

مین تڑپتا ہون مدینہ مین آپ آنیکے لئے	قصد فرما ؤ نبی مجہکو بلانیکے لئے
دیر سے منتظر دید ہین میری آنکہین	مجہکو ترساتے ہو کیون شکل دکہانیکے لئے
اے اجل مجہکو مدینہ کیطرف جانا ہے	کیون چلے آئی ہے بے وقت ستانیکے لئے
ہے تمنا میری مدفن ہو مدینے مین مرا	دو جگہ تہوڑی سی مرقد کے بنانیکے لئے
یا نبی مین ہون گنہگار تو کیا غم اوسکا	آپ ہین نار جہنم سے بچانیکے لئے
ہجر مین سبزۂ عارض کے مین بیتاب بہت	ہم ہین آمادہ بس اب زہر کہانیکے لئے

ہم وہ عاشق ہین اگر روٹھ کے بھی جائینگے کبھی	آئینگے احمد مختار منانیکے لئے پھر

مر بھی جاؤ گے اگر ہجر مین تم آ کے تحقیق
ہے مسیحا مرا موجود جلانیکے لئے

پس ایسے لوگ کی امداد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خود غیب سے فرماتے ہین۔ اور اونکو پیار و محبت سے اپنے حضوری مین یاد کرتے ہین۔ اور یہہ غریب آقا و پیغمبر ہوکر اپنے احباب اور دوستون رشتۂ الفت توڑ کے کہتے ہین۔ بقول مؤلف۔

دوستو یثرب پہ اڑ کر جاتے ہین ہم	گر خدا لایا تو واپس نہین آتے ہین ہم
توڑ کر رشتۂ الفت کو تمہارے بھی	دولت دید کو حضرت کی پاتے ہین ہم
تم بھی یثرب کو چلے آؤ گے انشاء اللہ	شاہ کو یاد تمہاری بھی دلاتے ہین ہم
ہے یہی اپنی دعا جلد مدینہ پہونچین	رو کے ہاتھ اپنے طرف جھکے اوٹھاتے ہین ہم
خاک لیجاتی ہے جسوقت وہ راقین کی	اپنے آنکھونکا اوسے سرمہ بناتے ہین ہم
ہم بھی ہین شیفتۂ شمع رخ نورانی	مثل پروانہ پر و بال جلاتے ہین ہم
ہم ہین بیمار نبی حضرت پیغمبر سے بہت	دشت یثرب کی ہوا تو شفا پاتے ہین ہم
شرم سے ابر مین چھپ جاتا ہے خورشید فلک	رخ پر نور پیمبر کو جو دکھلاتے ہین ہم
قتل کو اپنے نہین تیغ کی حاجت حضرت	دیکھکر ابرو خمدار کو مر جاتے ہین ہم
قصر جنت سے بھی پر نور لحد ہے اپنی	دل کے داغون مین عجب روشنی پاتے ہین ہم

ہجر مین آپکے اشکونکو بہا کر ہر روز
فرد اعمال سے عصیانکو مٹاتے ہین ہم

خوف خورشید قیامت کا نہین ہے مطلق
دامن احمد مختار مین چھپ جاتے ہین ہم

غم شبیرؑ مین جب اشک بہاتے ہین آہونکا دہوان
ابر رحمت کو سدا قبر پہ پاتے ہین ہم

سنکے فریاد کو شبیر کے حیدرؓ نے کہا
تیرے امداد کو اے لخت جگر آتے ہین ہم

یاد آتی ہے شہادت جو شہ بیکس کی
چشم سے خون جگر اپنا بہاتے ہین ہم

داد خواہی کے لئے روکے کہا زہراؓ نے
بہر امداد آنکہین کرین حشر مین آتے ہین ہم

پیاس جب حضرت شبیرؑ کی یاد آتی ہے
صورت ماہی بے آب تڑپ جاتے ہین ہم

جب پابند شریعت نرہے دنیا مین
ہین خفا پیارے نبیؐ جاکے مناتے ہین ہم

تنگ دستی نے پہونچنے ندیا تیرے کوچے
یا خدا تجہکو گواہ اپنا بناتے ہین ہم

چشم حق بین سے تجہے دیکہتے ہین یا اللہ
حشر مین دولت دیدار کو پاتے ہین ہم

بخت خوابیدہ اگر جاگے تو ہم اے تحقیق
بستر اپنا در اقدس پہ لگاتے ہین ہم

برخلاف اسکے جسکے دل مین کہ شوق زیارت بیت اللہ شریف اور روضہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہین وہ ویسے اچہے سے اچہے ذی مقدرت بہی ہاتہ پاؤن پہیلا کر قافلہ کا منہ تکتے رہجاتے ہین۔ اور اپنے بدنصیبی پر کف افسوس مل ملکے روتے ہین اور وہ غریب ضرور بارگاہ رسولؐ مین پہونچکر زیارت سے مشرف ہوتے ہین

جبکہ حجاج سفر بحری و بری کے سہکر و اں تکالیف سہکر داخل مکہ معظمہ ہو جاتے ہین - تمام مصائبات سفر بہول جاتے ہین اور زیارت بیت اللہ سے مشرف ہو کر ہشاش و بشاش ہو کر یہ عرض کرتے ہین

قصیدہ

جب خدا کے فضل سے کعبہ نظر مین آگیا	دل کی نظرون مین آگیا مولا نظر مین آگیا
بیخودی نے کر دیا پیدا عدم ہی کا وجود	اوٹھ گیا پردہ تو بس عنقا نظر مین آگیا
لنترانی رہگئی جب عمر باقی تو نے کی	آنکہ کو موسیٰ گئے جلوہ نظر مین آگیا
چشم وحدت نے کیا ہین تو کا قصہ فیصلہ	اونکو جو ڈہونڈا تو رخ اپنا نظر مین آگیا
آپکو دیکہا جو مین نے اوس صنم کو دیکھکر	مظہر حق بر رخ کبرا نظر مین آگیا
پہونچے مکہ بہی تو کب مقصود دل حاصل ہوا	ہان مدینہ کا فقط رستہ نظر مین آگیا
جسکو بینائی ہو خاک مدینہ سرمہ ہے	آنکہہ کے امراض کا نسخہ نظر مین آگیا

جب زیارت کعبہ اور جملہ مراتب حج سے فرصت ملتی ہے - اشتیاق دیدار مدینہ منورہ مین ساعت بساعت عشاقون کے دلون پر سانپ ہین لہراتے جاتے ہین تو بے تابانہ یون عرض کرکے زار زار روتے ہین - بقول مولف -

قصیدہ

جو جاگے بخت خفتہ ہم تو مدینہ جا کے لیتے ہین	عجب کچہ تیرہ بختی ہے زیارت کو ترستے ہین

جو روتے ہین دُرِ دندانِ احمد کے تصور مین
ہمارے دیدۂ تر صورتِ نیسان برستے ہین

ڈسا کرتی ہے ہر دم یادِ ابرو صورتِ عقرب
تصورِ گیسوون کے مار بنکر ہمکو ڈستے ہین

اجل سر پر کھڑی ہے ہم بھی ہین مرنے پہ آمادہ
جو ہو دیدارِ حضرت ہم کمر کو اپنے کستے ہین

بوقتِ نزع دیدارِ نبی ہوتا ہے جب حاصل
نکلتی ہے اسی دم روح تن سے اور ہنستے ہین

یقیناً عاقبت باخیر ہوگی تیری اے تحقیق
کہین ایمان والے مکر مین شیطان کے پہنستے ہین

بعد حج کے تخمیناً آخر ذیحجہ تک قافلہ شہر مکہ مین قیام پذیر رہتا ہے۔ اور وہانکے تمامی متبرک مقامات کی زیارت کی جاتی ہے۔ اور شائقین مدینے کو بعد انفراغ حج کے دس بیس روز تک مکہ مین رہنا بھی ازحد شاق گذرتا ہے۔ اور اہالیان مکہ بڑے ہمدردی کے ساتھ عاشقانِ محمدی کے خبرگیران رہتے ہین۔ جب کوئی شخص کسی عاشقِ رسول سے اسقدر بیقراری اور بے صبری کا سبب دریافت کرتا ہے۔ تو وہ زبانِ حال سے یہہ عرض کرکے روتا ہے۔ بقول مؤلف

ہے جنون جوش پہ دل میرا سنبھلتا کب ہے
دشتِ یثرب کے سوا جی یہہ بہلتا کب ہے

بس رہا ہے مری آنکھونمین وہانکا نقشہ
دیکھین بوسہ درِ پُرنور کا ملتا کب ہے

دل مرا صورتِ سیماب تڑپتا ہے بہت
آپکے ہجر مین آرام اوسے ملتا کب ہے

دیکھنا کب مین پہونچتا ہون درِ اقدس پر
راستہ یثربِ پُرنور کا کہلتا کب ہے

سر بھی کٹ جائے تو فرمان بجالاونگا
کچھ غلام آپکے احکام سے ٹلتا کب ہے

جو شریعت کو نہین جانتا ہے جنہ تکی
راستہ اوسکو طریقت کابھی ملتا کب ہے

آپ اگر چاہین تو بین روضے پہ آسکتا ہون
مین ہون ہان چارہ بہت بس مرا چلتا کب ہے

مین بہت مفلس و نادار ہون اے شاہ حجاز
نہین معلوم نصیبہ ترا کھلتا کب ہے

دور افتادہ ہے تحقیق تڑپتا ہے بہت
آپ چاہین نہ جسے قبر اوسے ملتا کب ہے

جب عاشقان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا دل عشق مین از حد بیقرار ہو جاتا ہے تو اونکے تسکین کے لیے کچھ اشعار آتے ہین۔

قصیدہ

چلکے اے عاشقو اب شہر مدینہ دیکھو
خوب اللہ کے محبوب کا روضہ دیکھو

نور ہے مسجد والا کا تجلی دیکھو
آنکھہ مین رکھلو جو وہ گنبد خضرا دیکھو

اشتیاق شہ والا مین بہت سارو ئے
اب چلو طالب مطلوب کا جلوا دیکھو

عمر بھر کرتے تھے جس جائے پر آنیکی دعا
آج اوس جائے پر اللہ نے لایا دیکھو

کرتی ہے سرمہ بس قلب کو خاک طیبہ
آگ مین ڈالو جو اسکا نسخہ دیکھو

ہند مین رہکے بہت کرتے تھے فریاد و فغان
دوستو چلکے ذرا یثرب و بطحا دیکھو

اور بعض حضرات جو مدینہ منورہ مین ہجرت سے رہنے کا قصد کر کے جاتے ہین اونکو سب سے زیادہ یہہ فکر ہر وقت لاحق رہتی ہے کہ آیا ہمارے آقا ہمکو اپنے شہر مین رہنے کی اجازت دیتے ہین یا نہین ۔ کیونکہ اکثر تجربہ کئے ہوئے لوگ کا مقولہ ہے کہ سرکار دو عالم جسکو چاہتے ہین اوسکو شہر مدینہ مین رہنے کا حکم دیتے ہین اور جسکا رہنا پسند نہین فرماتے اوسکو واپس کر دیتے ہین ۔ اسلئے مکہ ہی سے نہایت عجز و انکساری کے ساتھہ استجازی کی معروضات حضور نبوی مین عرض کرتے جاتے ہین ۔

بقول مولف ۔

قصیدہ

سوئے یثرب مرے آقا مجھے اب آنے دو
آپسے رہکے جدا یون ہی نہ مر جانے دو

یہہ عدو چرخ کہن کہتا ہے قسمت مین مری
ہجر احمد کا ابھی اور بھی غم کھانے دو

در اقدس پہ بلانیکا ارادہ کب ہے
دل مین جو بات ہے منہ پر تو ذرا آنے دو

آپکے دامن رحمت کی ہوا لے لیکر
آتش عشق کو دل کی مرے بھڑکانے دو

دل ہے بیمار تب ہجر سے از حد میرا
دشت یثرب کی بھلا کچھہ تو ہوا کھانے دو

آپکی زلف کا جب سے مین اسیر ہوا
بنکے وحشی مجھے جنگل ہی بہٹک جانے دو

دلو جان ہو گئے ہین عشق مین تیرے مجنون
لا کہہ رد کو نہین کہتے ہین بہہ دیوانے دو

آپکے چہرۂ انور سے ہٹا دو پردہ — جو تمنا ہے مرے دل کی نکل جانے دو
روح کہتی ہے ابھی تن سے نکل جاویگی — رخ محبوب کا جلوہ تو نظر آنے دو
تیغ ابرو کا تمہارے مین ہوا ہون عاشق — سر کھیہ حاضر ہے اوسی تیغ سے کٹجانے دو
پتلیان آنکھ کی کہتی ہین نثر کر مجھسے — شوق دیدار مین چلمین سے نکل جانے دو
بادہ خوار نہین ہمارے جو ہوا ان سے شامل — مئے وحدت کے کھلے رہتے ہین مینجانے دو
رند گویا ہین بھری چشم کی مخموری پر — بادۂ حب نبی کے ہین یہ پیمانے دو
شانہ بنکر مژگان کی تمنا ہے یہی — زلف احمد مین پریشان ہمین سلجھانے دو
سبزۂ عارض رنگین کا جو آتا ہے خیال — دل کھیہ کہتا ہے زہر کھولکے پیجانے دو
دلو جانکو مرے کچھ خوف نہین جلنے کا — شمع رخسار نبی کے ہین یہ پروانے دو
کیا عجب نہ روشن ہو جہان نور سے انکے ایک — گوش احمد کے جو حسنین ہین دردانے دو

حمد حق نعت نبی جو مین لکھا کرتا ہون
درد دل کے لیے یہ مین تحقیق شفاخانے دو

جسوقت قافلہ مین مدینۂ منورہ کے طرف کوچ کا روز اور تاریخ سنائی جاتی ہے۔ عشاق محمدی اوس روز کو گویا روز عید سے بھی فزون تر جانتے ہین۔ اور محبان رسول مقبول وجان نثاران حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس دنکے آمد آمد کی انتظاری اس درجہ رہتی ہے۔ جیسے حجاج کو نہم ذیحجہ کا اشتیاق رہتا ہے۔

بارے بافضال ایزدی جب وہ روز آجاتا ہے۔ صبح صادق حجاج کا قافلہ بسواری شتر یثرب کے طرف روانہ ہوتا ہے۔ اور حجاج بفراق کعبہ یہ عرض کرکے روتے ہین۔

قصیدہ

لیچلو داغ فراق کعبہ دلپر لیچلو	اس غم دوری کو بھی پیش پیمبر لیچلو
ہان کرامن کاتبین اب دہوئے جاتے ہین ورق	تا مدینہ جرم کا ہمراہ دفتر لے چلو
عاصیو بہتے رہین اشک ندامت چشم سے	نذر وان دینی ہے دامان بھر کے گوہر لیچلو
جو دعا انکو مدینے مین وہ ہوتی ہے قبول	حسرتین جتنی ہین دلمین سبکو یکسر لے چلو

معصیت آلودہ عاجز ہے غلام دستگیر
اوسکو بھی شاہنشہ عالم کے در پر لیچلو

جب قافلہ مکہ سے روانہ ہوتا ہے۔ عاشقان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مارے خوشی کے اپنے جامہ مین پھولے نہین سماتے ہین کوئی نعتیہ اشعار ... سلام عرض کرتا جاتا ہے۔ اور کوئی ورد درود مین مشغول رہتا ہے۔ نہ کسی کو کہانے پینے کی خواہش رہتی ہے اور نہ کسیکو دہوپ کی تابش کا خیال رہتا ہے نہ مصائبات سفر کا رنج وملال بہرحال ہرایک کا دل اپنے محبوب کے روضہ اقدس کا جلوہ دیکھنے کی تمنا مین چور اور نشہ بادہ حب نبی سے

مخمور ہو کر یہہ عرض کرتا جاتا ہے - بقول مؤلف -

قصیدہ

دل سنبھل جائے کسیطرح سے دیوانے کا
وہ بھی دن آئے مدینہ مین پہنچ جانیکا

جسکو بھاتی ہے مدینہ کی فضا اے بلبل
قصد کرتا نہین فردوس مین وہ جانیکا

یا نبی شربت دیدار سے صحت بخشو
مین ہی بیمار ہون حضرت کے شفا خانیکا

راتدن جلتا ہون مین شمع رخ روشن پر
حوصلہ کیا ہے مرے سامنے پروانیکا

قل ہو اللہ احد نشہ مین پڑہتا ہون مدام
مئے وحدت سے عجب حال ہے مستانیکا

آپکے چہرۂ تابندہ سے اٹھتا ہے نقاب
خوف کیونکر نہو پھر طور کے جل جانیکا

اے فلک رکجانے نہین دیتا ہے کیون تیر کو
کیا ارادہ ہے ترا ہجر مین ترسانیکا

فکر خامے کی ہے لکہنے کو ثنائے احمد
ہے ارادہ مرا سرخاب کے پر لانیکا

لب شیرین پیمبر کی ثنا کا ہے خیال
مجکو ملتا ہے مزا شیر و شکر کھانے کا

در پر نور پہ جسوقت پہونچہ جاونگا
دم بدم سجدہ ادا ہوگا شکرانیکا

جب قدمبوسی حضرت ہوئی یسر تحقیق
پھر نکر قصد مدینے سے پلٹ آنیکا

قافلہ جب روز بروز سیکڑون تکالیف اور مصائبات سفر سہکر کوچ بکوچ منزل بہ منزل طے کرتا ہوا کوہ مفرح تک پہونچتا ہے عشاق ہشاش وبشاش اپنے سواریون سے اوترکر اوسپر

جُڑتے ہین تو مدینہ منورہ وہانسے مد نظر ہوتا ہے ۔ پس عشاق دیکھکر بیتابانہ اپنے تمنائے دل کو ظاھر کرتے ہین ۔

بقولِ مولف ۔

قطعہ

درِ احمدؐ پہ جب میرا گذر ہو ۔ تو سنگِ آستان ہو اور یہ سر ہو
فدا جس روئے انور کا ہے عاشق ۔ فدا اوسپہ نہ کیون شمس و قمر ہو
نبیؐ دوسرا پر مین فدا ہون ۔ تصدق میرے مادر اور پدر ہو
چراغِ داغِ عشقِ مصطفیؐ سے ۔ مرے دلکا ہی پُر نور گھر ہو
الٰہی نزع کا جب وقت آئے ۔ جمالِ مصطفیؐ پیشِ نظر ہو
ق
صبا پونچا تو میری التجا کو ۔ مدینے مین اگر تیرا گذر ہو
بلاتے کیون نہین پاس اپنے مجھکو ۔ خفا کسواسطے آپ اسقدر ہو
مدینے مین مرون جا کر مین یارب ۔ دعا مین میرے تو اتنا اثر ہو
خدایا نخلِ دلمین میرے پیدا ۔ ترے عشق و محبت کا ثمر ہو
جنھین ہے خواہشِ فرزند یا زر ۔ بحقِ مصطفیؐ اُنکو میسر ہو
الٰہی بانیِ محفل پہ ہردم ۔ ترے فضل و کرم کی یک نظر ہو
طفیلِ محفلِ میلادِ حضرت ۔ فزون تر قصرِ جنت سے یہ گھر ہو

ثناخوانِ محمدؐ ہون مین تحقیق
مجھے کیا روزِ محشر کا خطر ہو

حضرات - مدینہ منورہ کوہ مفرح سے چار کوس کے فاصلہ پر رہتا ہے جب زائر وہان سے کچھ آگے بڑہتا ہے تو ہمارے سرکار دو عالم کی گنبد مقدس کے چارون قبے مثل برجیون کے عشاقون کے مد نظر ہوتے ہین فوراً اونکے اشتیاق بھرے سینے چور چور ہوجاتے ہین - اور بیساختہ یہہ اشعار زبان حال سے نکل آتے ہین -

قصیدہ

جب کوہ مفرح سے مدینہ نظر آیا	فرحت کے کرامت کا خزینہ نظر آیا
ہر سنگ ہی ہر برگ ہی ہر ذری ہی وانکے	یک جلوۂ تابوت سکینہ نظر آیا
امواج مصیبت کے طلاطم کا گیا ڈر	جو رحمت عالم کا سفینہ نظر آیا
ملتا ہے اسی باب سے بس قرب الٰہی	کیا قرب خداوند کا زینہ نظر آیا
تعظیم مدینے کا جو منکر ہے شقی ہے	یہہ اوسکی شقاوت کا قرینہ نظر آیا
کیا فضل مدینہ ہے کہ از فرط خجالت	مکے کے بھی چہرے پہ پسینا نظر آیا
صد شکر خدا سنگ در پاک جو چوما	پر نور یہہ اپنا رخ و سینہ نظر آیا
مسکین کے لئے در ترا اے فخر سلیمان	ایمان کے خاتم کا نگینہ نظر آیا

سبحان اللہ وہ روضۂ منورہ کے گنبد کا نظر آنا وہ باغونکا سبزہ وہ شہر محبوب کے درختون کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کا چلنا ادہر پھولون کی کلیونکا چٹخ چٹخ کر کھلنا اور وہ خوشبو کا مہکنا - اور شبنم کی نو نوار اور وہ چارون سمت نور ہی نور کی بہار عجب ہی عجب لطف دکہاتی ہے جنکی آنکھیں اوسوقت کا نظارہ

کر چکین ہوتی ہیں اونہیں کا ہی دل کہچہ جانتا ہے اور تمام عشاق اپنے اپنے سواریون سے پیادہ پا ہو جاتے ہین کسی نے جوش وخروش کے ساتھ صلی علی کا نعرہ مارتا ہے کوئی بار بار سلام عرض کرتا جاتا ہے اور کسی کا دل اختیار سے باہر ہو کہتا ہے۔

قصیدہ

نعمت حق کے خزانے پہ غریب آپہونچے	یعنی ہم آج مدینے کے قریب آپہونچے
راہ پر خطر تھی سامان بھی نہ تہا لیکن ہم	جذبہ لطف سے باحال عجیب آپہونچے
تھے وہ بدبخت جو حج کرکے وطن کو بھاگے	روضۂ پاک تلک نیک نصیب آپہونچے
ہر دعا ہوگی مجاب اب تو ہماری بیشک	جبکہ ہم دور سے نزدیک مجیب آپہونچے
شکر حق کیا ہوا دا ہمسے بہلا اے مسکین	تا در روضۂ پر نور حبیب آپہونچے

حضرات قافلہ جب اسی شوق و ذوق مین مستانہ وار جھومتا۔ اور اوس راہ کی سرزمین چومتا اپنے معشوق کے روضۂ منورہ پر مثل پروانہ نثار ہونیکی تمنا مین۔ بیر علی پر پہونچتا ہے۔ بیر علی باب مدینہ کے متصل ایک باغ اور ایک چاہ ہے۔ بس اوسی کنوین کا نام بیر علی ہے قافلہ کا وہین قیام ہوتا ہے وہ صبح صادق کا وقت اونٹونکا بولنا اور وہ لال ٹینون کا جھلا جھلا کر چلنا عشاق کا اشعار عاشقانہ پڑھنا عجب لطف دکہاتا ہے۔ قطعہ

معطر ہے منور ہے مصفا ہے اجالا ہے	نبی کا سبز گنبد نور کے سانچے مین ڈہالا ہے
بہار خلد آتی ہے نظر روضہ کی جالی سے	مدینہ قطعۂ جنت سے سب شہرون سے اعلیٰ ہے

اہل مدینہ جوق جوق ہم دل مجروح اور کشتگان محبت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم جگر پر مرہم مژدۂ وصال لگانے پیشوا تشریف لاتے ہیں اور ہر ایک سے خاطر و مدارات کے ساتھ فرماتے ہیں۔ **قصیدہ**

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

آب زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جود شہ کوثر کا بھی دریا دیکھو

دھوم دیکھی ہے درِ کعبہ پہ بیتابوں کی
ان کے کشتوں کا بھی حسرت سے تڑپنا دیکھو

خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ
قصر محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو

واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا
یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو

بہر مادر کا مزا دیتا ہے آغوشِ حطیم
جن پہ ماں باپ فدا یاں کرم ان کا دیکھو

زینتِ کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ
جلوہ فرما ہے یاں کونین کا دولہا دیکھو

دھو چکا ظلمتِ دل بوسۂ سنگ اسود
خاک بوسیٔ مدینے کا بھی رتبہ دیکھو

بے نیازی سے وہاں کانپتی ہوگی طاعت
جوشِ رحمت پہ یہاں ناز گنہ کا دیکھو

جمعہ مکہ کا تھا عید اہل عبادت کیلئے
مجرمو آؤ یہاں عید دوشنبہ دیکھو

غور سے سن تو رضا کعبے سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے مِرے پیارے کا روضہ دیکھو

حجاج چاہ بیر علی میں غسل کرکے لباس فاقرہ سے درست اور عطر سے معطر ہو کر درود پڑھتے ہوئے ہمارے نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ منورہ پر حاضر ہو کے باادب سلام عرض کرتے ہیں جنت کی

پیاری ہیں بیٹھتے ہیں۔ حضرات خدا ہمکو اور تمکو بھی وہاں کی حضوری سے مشرف فرماوے تو بعد صلوات وسلام کے عرض کریں گے قطعہ

شکر ہے آج مدینہ میں غلام آپہونچے	کشور ہند سے مشتاق سلام آپہونچے
یا نبی کیجئے قبول ہماری تسلیم	شوق دیدار رہا ہمکو مدام آپہونچے

الغرض دس دن تک قافلہ مدینہ منورہ میں رہتا ہے حجاج دونوں وقت روضۂ مطہرہ پر حاضر ہوکر درود وسلام عرض کرتے ہیں حضرات مدینہ والوں کا کیسا مرتبہ ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مدینہ والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کریگا اس قدر جلد تباہ ہوجائیگا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے بھائیو مثل مشہور ہے کہ لیلا کا کتا بھی پیارا ہوتا ہے۔ مجنوں کو اوسی کے دیکھنے کا سہارا ہوتا ہے میاں جو عاشقان رسول ہیں اونکو وہاں رہکر اپنے آقا کے غلاموں کے قدم چومنا ہی تسکین خاطر کے لئے کافی ہے۔ جب گیارہویں روز قافلہ مدینے سے رخصت ہوتا ہے تو شور محشر قافلہ میں برپا ہوتا ہے عشاق کا جدائی کی بیتابی سے رونا اور بلبلانا۔ حجاج کا الفاظ رخصت زبان پر لاکے سلام رخصتی پڑھنا۔ قیامت کا نمونہ بلکہ اوس سے بھی دونا ہوتا ہے جب قافلہ مدینے سے کچھ دور ہوتا ہے تو ہر حاجی حسرت کے نگاہوں سے پیچھے مڑ مڑکر دیکھتا جاتا ہے اور با چشم گریاں اور سینہ بریاں اس طرح کہتا ہے۔

قصیدہ

یک بیک آہ کیا ہوا ہائے مدینہ رسول — وصل تھا آہ خواب تھا ہائے مدینہ رسول

ہجر مدینہ اور ہم جیتے ہیں زہر کھاکے ہم — جینے سے آتی ہے حیا ہائے مدینہ رسول

زندگی ہو تو ہو وہاں موت بھی ہو تو ہو وہاں — وانکی فنا بھی ہے بقا ہائے مدینہ رسول

دل سے جو پوچھتا ہوں میں رنج و ملال کا سبب — کہتا ہے مجھسے دل مرا ہائے مدینہ رسول

مسکین وہاں سے جب چلے پھر کے بھی دیکھتے رہے — دیکھتے ہی دیکھتے چھپ گیا ہائے مدینہ رسول

حضرات مدینۂ منورہ وہ مقام ہے کہ اسلام جہاں سے شایع ہوا۔ اور آخر زمانہ میں تمامی جہاں سے اسلام پھر وہیں چلا جائیگا جس طرح سانپ پھر کر اپنے گھر میں چلا جاتا ہے۔ دجال مردود کا وہاں گذر نہیں اور برے لوگ وہاں رہ نہیں سکتے۔ مخبر صادق نے فرمایا ہے کہ مدینہ لوہار کی بھٹی ہے جس طرح لوہار کی بھٹی سے لوہا پاک و صاف ہو کر نکلتا ہے اسی طرح جو مومن مدینہ کو جاتا ہے زنگ عصیاں سے پاک اور صاف ہو جاتا ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جب دجال کا خروج ہوگا وہ مردود تمام جہان میں گشت کریگا جب مکہ اور مدینہ اور بیت المقدس زادہم اللہ شرفاً و تعظیماً کی طرف جائیگا فرشتوں کو سرگرم محافظت پاکر وہاں سے بھاگ جائیگا۔ ای بھائیو دجال کے نکلنے کی جو جو علامات حضرت رسول خدا نے بیان فرمایا ہے وہ سب اسوقت فی زمانہ پائے جاتے ہیں خدائے کریم اپنے فضل و

لازم ہے ہمارے ایمان کو محفوظ رکھے۔ اور وہاں کی حضوری سے مشرف فرمائے۔ جیسا کسی عاشق کا قول ہے۔ **قصیدہ**

مدینہ مرا اب وطن ہوا اسے	میری روح واں اور تن ہو الٰہی
مدینے میں لاش پڑا ہو ہمارا	میسر نہ گور و کفن ہو الٰہی
وہ نورانی قبہ وہ رحمت کا جلوہ	نظر میں وہ پیاری پھبن ہو الٰہی
ضریح مقدس کے پردہ کا میرا	کفن ہو الٰہی کفن ہو الٰہی
بہاریں ہوں جوبن پہ باغ حرم کی	یہ بلبل وہاں نعرہ زن ہو الٰہی
اوٹھے جھومتا ابر اونکے کرم کا	شفاعت کی پڑھتی پھبن ہو الٰہی
قیامت میں پرچم نبی کے علم کا	میرے سر پہ سایہ فگن ہو الٰہی

گنا جائے مسکین بھی مداح اونکا
یہ مقبول میرا سخن ہو الٰہی

خدائے پاک نے آپ کو مجموعہ محامد و فضایل بنایا ہے۔ اب یہاں ایک سوال عاید ہوتا ہے۔ کہ جب ہمارے حضور کا عالی مرتبہ ہے تو زمین پر قیام پذیر کیوں ہوے لازم تہا کہ مثل عیسیٰ علیہ السلام کے ہمارے آقا بھی اپنے مرتبہ کے لایق کسی آسمان یا عرش پر جلوہ گر ہوتے اس سے تو عیسیٰ علیہ السلام کا مرتبہ بڑا معلوم ہوتا ہے۔ اسکا پہلا جواب یہ ہے کہ ہمارے شفیع المذنبین کو امت کی محبت بنہایت درجہ ہے۔ چنانچہ جناب باری

فرماتا ہے۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ
یعنے اللہ کی شان سے بعید ہے کہ آپ اپنی امت میں رہیں اور امت عذاب
میں مبتلا ہو۔ اس آیت کا شان نزول یہہ ہے کہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کفار قریش کو اسلام کی دعوت کی اونہوں نے طرح طرح کی تکلیف پہونچائے
اور آپ سے کہتے تھے کہ اگر تم سچے نبی ہو تو آسمان سے پتھر برسنے لگیں
حضور تو رحمت العالمین ہیں یہہ سنکر آپ کو خوف ہوا کہ مثل اور امتوں کے
اس امت پر بھی اونکے سرکشی کی پاداش میں کہیں عذاب نازل ہو۔ اللہ تعالےٰ
نے آپکی تشفی اس آیہ کے نزول سے فرما دیا۔ کہ جب تک آپ ان لوگوں میں
ہیں آپکے وجود باوجود سے یہہ لوگ عذاب سے محفوظ رہیں گے۔ اس لیئے
حضور نے فرش خاک اختیار فرمایا۔ دوسرا جواب اظہر من الشمس ہے کہ
جو پلہ گران ہوتا ہے وہی جھک جاتا ہے۔ اللہ جلشانہ تمام دیندار
بھائیوں کو اور دیندار بہنوں کو توفیق نیک دے کہ احکام خدا کے
پابند اور عشق رسول معظم کے مبتلا بنجائیں۔ اور خاتمہ خیر ہو اور مدینہ
منورہ کے زمین نصیب بنجائیں۔ وقت آخر جمال انور دیکھتے ہی دیکھتے
خاتمہ ہوجائے بقول حضرت بلہار غفر اللہ ذنوبہ

قصیدہ

رسول اللہ آنا وقت آخر	جمال اپنا دکھانا وقت آخر

تم سے شربت دیدار پیکو
پلانا آ پلانا وقت آخر

ہمیں لیجا کے کوئی ڈال دینا
یہ زیر آستانہ وقت آخر

بدل یٰسین کے نام محمدؐ
ارے لوگو پڑھانا وقت آخر

عوض کلمہ کے بس نام محمد
لحد تک کہتے جانا وقت آخر

پیالا ارگجی کا پڑھکے صلواۃ
محبو تم چھڑانا وقت آخر

تمہیں رحمت اللعالمین ہو
خدارا رحم کرنا وقت آخر

رہے جب قبر میں بلہار تنہا
وہاں تشریف لانا وقت آخر

محمدؐ جو رویا میں آئے تو ہوتے
مرا بخت خفتہ جگائے تو ہوتے

کبھی اپنا جلوہ دکھلائے تو ہوتے
مجھے اپنا شیدا بنائے تو ہوتے

وزا دل میں تشریف لائے تو ہوتے
یہ بستی ہے ویران بسائی تو ہوتے

بھٹکتا ہے میں اس طرح مثل مجنون
کبھی در پہ اپنے بلائے تو ہوتے

یہی دل میں حسرت مرے یا محمدؐ
مجھے اپنا بندہ بنائے تو ہوتے

اوٹھا کر نقاب اپنے چہرہ سے صاحب
وہ نور خدا کچھ دکھائے تو ہوتے

مرے جذب الفت کی کھلتی حقیقت
جناب آپ تشریف لائے تو ہوتے

مرے خرمن جاں پہ تحقیق حضرت
تبسم سے بجلی گرائے تو ہوتے

بیان وصال شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ہر گردانی قلم شکستہ رقم کی تحریر واقعہ وفات خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اسقدر رہے
ہر حرف تازہ رقم ہجوم رنج اور غم سے آلودہ خاک۔ اور ہر سطر پر پیچ اور رقم میں سینہ چاک ہے
مدام حیرت ہے کہ جس کے واسطے حضرت آدم اور ملایکہ وہجدہ ہزار عالم عالم ظہور میں
آیا ہو وہ دنیا میں نہیں ہیں اور کوئی اس تیرہ خاکدان وحشت سرا میں کیا ارادہ
قیام کا کر سکتا ہے خامہ شکستہ بیان زانوے ندامت سے سر نہیں اوٹھا سکتا کہ
ایسی حال ولادت خواجۂ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا زبان پر تھا۔ اور کون
مکان زمین وآسمان سے آوازہ تہنیت کا بلند تھا اب واقعہ جگر گداز وفات کس
زبان سے بیان کرے لیکن جو حدیث نبوی (حیاتی خیر لکم ومماتی
خیر لکم) یعنے میری حیات بھی تمھارے واسطے بہتر ہے اور ممات بھی
تمھارے واسطے بہتر ہے۔ ضرور ہوا کہ کچھ حال اس سانحہ قیامت خیز کا بھی
بیان کیا جائے۔ روایت ہے کہ ہجرت کے دسوین سال آٹھوین تاریخ ذیحجہ کو۔
خاتم النبیین نے اپنے یارون کے ساتھ عرفات میں دو رکعت نماز ادا کی
اوسی شام کو جبرئیل علیہ السلام یہ آخری آیت لائے۔ الیوم اکملت لکم
دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا
یعنے آجکے روز کامل کیا مین نے دین تمھارا۔ اور تمام کی تم پر نعمت اپنی اور
راضی ہوا مین تمھارے واسطے تمھارے دین اسلام کو۔

پس سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے جان لیا کہ سفر آخرت کا قریب ہے بعد ادائے حج کے مکانات آبا و اجداد کے ملاحظہ فرما کر احکام دین کی تلقین فرما کے کلمات رخصت کے زبان پر لائے۔

قصیدہ

رخصت ہی کعبہ سے ملو پھر ہم کہان کعبہ کہان ‏ ‏ ‏ جی بھر کے اوسکو دیکھلو پھر ہم کہان کعبہ کہان

یہ جسم ہی وہ جان ہی اسمین تجلی اوسکی شان ہی ‏ ‏ ‏ کرلو طواف ایمان ہی پھر ہم کہان کعبہ کہان

رخصت لیئے ترات ہی دیکھو یہ ننگ ذات ہے ‏ ‏ ‏ سمجھو اسی ایک بات ہی پھر ہم کہان کعبہ کہان

رب سے جدا کعبہ ہی کب یہ بیت رب ہے عین رب ‏ ‏ ‏ ہی طوف واجب اس سبب پھر ہم کہان کعبہ کہان

ملا ہر زیارت گر ملی سیری تہین حاصل ہوئی ‏ ‏ ‏ کرلو سلام رخصتی پھر ہم کہان کعبہ کہان

خواہش تھی اوسکے یار کی جلوہ نہ دکھلایا کبھی ‏ ‏ ‏ گروہ نہین گھر ہی ہی پھر ہم کہان کعبہ کہان

شاید آیندہ سال مین پھر اتفاق حج کا نہو۔ اس واسطے اس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہین اور اوسی سال مین سورہ۔ اذا جاء۔ نازل ہوا۔ آپ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ اللہ تعالے مجھے اس جہان سے رحلت کی خبر دیتا ہی۔ تمام صحابہ رضوان اللہ تعالے علیہم یہہ سنکر گریہ زاری کئے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسی مقام مین درد پہلو پیدا ہوا چنانچہ تیرہ نمازین آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی اقتدا سے پڑھین۔ آخر حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ مین تشریف لائے۔ اہل بقیع اور شہداے احد کے واسطے دعائے

مغفرت فرمایا۔ الغرض آخر ماہ صفر چہارشنبہ کے روز میمونہ خاتون کے گھر مین کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھین۔ دردسر اور بخار شروع ہوا۔ شدت
مرض مین سب ازواج مطہرات تیمارداری کو وہان آئین۔ ایک روز حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل مین کہان ہونگا۔ ہمون مرضی مبارک سے آگاہ ہو کر
عرض کیا کہ جس جگہ آپکی مرضی مبارک ہے آخرکار حضرت نے اہل بیت کی
دستیاری سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے حجرہ مین تشریف
لائے اوسوقت آپکو دردسر اور بخار کی نہایت شدت تھی۔ بیقراری کے بار بار
بستر پر کروٹین بدلتے تھے۔ سر مبارک بی بی عائشہ صدیقہ کے زانون پر تھا۔ عائشہ
صدیقہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ جسم اطہر از حد گرم ہے آپنے فرمایا کہ اے
عائشہ تمہاری اور میری مفارقت کا وقت قریب آیا ہے۔ بی بی عائشہ نے
یہ سنکر ایک آہ سرد دل پر درد سے بھرین۔ حضرت نے فرمایا اے عائشہ
صبر کر کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ہر ایک کو شربت موت چکھنا ضرور ہے
اوسکے دوسرے روز جمعہ تھا بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے اذان دے
جسوقت صلوات جمعہ کہے آتے صحابائے کرام کو بلا کر اون کے مونڈھون
پر ہاتھ رکھکے بہزار دشواری مسجد مین تشریف فرما ہوے۔ اور فرمایا کہ مجھ مین
ضعف کی وجہ سے طاقت نہیں ہے۔ چاہئے کہ۔ ابوبکر نماز پڑھوا ئین
یہ سنکر تمام صحابہ بے اختیار رونے لگے کسی مین تاب ضبط کی باقی نہ تھی آخر

آپ نے بہزار دشواری نماز ادا کر کے وصیت فرمائے کہ بجا ہیو مین نے
موافق وحی کے تمکو سب نیک و بد سے آگاہ کیا اب وقت میرا آخر پہنچا
تمکو چاہئے کہ بعد میرے تمام کاروبار ہوشیاری سے کرین۔ یہہ سنکر
صحابا کو یورش غم اور بھی زیادہ ہوا۔ ابوبکر صدیق نے عرض کیا کہ یارسول اللہ
اجکی شب مین مےنے یہہ خواب دیکھا کہ چادر عائشہ کے سرسے اتر گئی آپنے
فرمایا کہ یہہ نشانی اونکے بیوہ ہونے کی ہے اوسکے بعد حضرت عمر رضی اللہ
تعالے عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ عدل
میرا توٹ گیا حضرت نے فرمایا کہ وہ عدل مین ہون پھر حضرت عثمان رضی اللہ
تعالے عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے خواب مین ایک ورق کلام اللہ
کا ہوا پر اڑ گیا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ ورق قرآنکا میری روح ہے جو تن
سے ہوا ہو گی۔ علی ہذا القیاس حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا کہ یا
رسول اللہ میرے خواب مین میری ڈہال توٹ گئی ہے آپ نے فرمایا
کہ یا علی سپر تیری مین ہون۔ توٹنا اوسکا گویا میرا اس دار فانی سے جانا ہی
پھر حسنین رضی اللہ تعالے عنہما نے عرض کیا یا جدی ہمارے خواب مین
ایک درخت بزرگ گر پڑا ہے آپ نے فرمایا۔ اے نور العینین وہ درخت
مین ہون کہ اس جہان سے جاونگا۔ جب مسجد سے گھر عائشہ مین تشریف
لائے۔ عائشہ نے عرض کیا یارسول اللہ میرے خواب مین میرے گھر کا

ستون گر پڑا ہے۔ فرمایا یا عایشہ جو عورت یہ خواب دیکھے اوس کا
شوہر مرتا ہے۔

حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ روایت کرتی ہین کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ایک روز شدت مرض مین اپنے خاص اصحاب کو میرے
گھر مین بلایا جس وقت اونکو دیکھا۔ نہایت شفقت اور عنایت سے
اونکی غربت اور بیکسی پر نظر کرکے فرمایا۔ اے لوگو ہمارے اور تمہارے
ایام فراق کے قریب آپہونچے اور جلدی رخصت ہوا چاہتا ہے
نبی تمھارا اس جہان سے اصحاب کو یہ سنکر صبر و استقلال ہاتھہ سے
جاتا رہا۔ جس کو دیکھو ایک سکتے کا عالم تھا۔

الغرض صحابیون نے پوچھا کہ۔ یارسول اللہ آپ کب انتقال فرماینگے
فرمایا بہت قریب۔ عرض کیا۔ یارسول اللہ۔ آپکو غسل کون دے۔ فرمایا
مردان اہل بیت سے جو قریب تر ہون۔ پوچھا یارسول اللہ کفن کس کپڑے کا
دیا جائے۔ فرمایا یہی لباس جو میرے جسم پر ہے کفایت کرتا ہی اور جو
چاہو یعنی بردیمنی خواہ مصری یا اور کوئی کپڑا سفید جیسا میسر ہو۔ پوچھا
یا حبیب اللہ نماز جنازے کی کون پڑہاوے۔ اتنے مین کسی سے
ضبط گریہ نہو سکا سب کے سب بے اختیار رونے لگے۔ جناب رسالتمآب
بھی نہایت شفقت سے آب دیدہ ہوئے اور ارشاد فرمائے۔ کہ

صبر کرو رحمت خدا نازل ہو تیرا اے لوگو جس وقت مجھے غسل دیکے کفنا دیکے
قبر کے پاس رکھکے ایک لحظہ علیحدہ ہو جاؤ پہلے میرا پروردگار مجھپر خود آپ
رحمت خاص نازل فرماویگا۔ پھر میرے جنازے کی نماز جبرئیل معہ ملائک
مقربین کے پڑھیگا۔ پھر میکائیل۔ پھر اسرافیل۔ پھر ملک الموت معہ اپنے
اپنے افواج کے۔ بعد اسکے مردان اہل بیت پھر عورات اوسکے بعد تم
سب لوگ جماعت جماعت آکے میرے جنازہ کی نماز پڑھتے جائیں۔
اور جو شخص پیروی میرے دین کی کرے اوسکو قیامت تک میرا سلام
پہنچاتے رہو۔ ایک روز حضرت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عیادت
کے واسطے جبرئیل علیہ السلام آئے۔ حضرت نے فرمایا کہ یا اخی جبرئیل
بعد میرے دنیا مین تم آوگے۔ جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم۔ آپکے بعد دس مرتبہ دنیا مین میرا آنا ہوگا اور ہر مرتبہ ایک ایک چیز
دنیا سے لیجانا ہوگا حضرت نے فرمایا کیا کیا چیزین لیجاؤ گے۔ جبرئیل نے
کہا یا رسول اللہ پہلے مرتبہ۔ گوہر صبر دنیا سے لیجاؤنگا۔ دوسرے بار
گوہر شرم۔ تیسرے مرتبہ۔ گوہر محبت۔ چوتھے مرتبہ عدل۔ پانچوین مرتبہ
برکت۔ چھٹے مرتبہ۔ سخاوت۔ ساتوین مرتبہ۔ صداقت۔ آٹھوین مرتبہ
حلال۔ نوین مرتبہ۔ گوہر علم۔ دسوین مرتبہ۔ برکت قرآن مجید کی۔ جب
دس چیزین دنیا سے اٹھا لئے جاوینگے۔ تب آثار قیامت کے ظاہر ہونگے

پھر حضرت نے جبرئیل امین سے پوچھا۔ یا اخی جبرئیل حال میری امت کا بعد میرے کیونکر ہوگا۔ جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ حق تعالے ارشاد فرماتا ہے کہ میرے حبیب سے کہو کہ وہ اپنی امت کو میرے حوالے کردین۔ مین اون کا محافظ رہونگا۔ اور قیامت کے روز بعد صحیح وسلامت اوسکو تیرے حوالے کرونگا۔

روایت ہے کہ ایک روز جبرئیل علیہ السلام حضرت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوئے اور عرض کیے کہ خدائے تعالے بعد سلام اور خیریت پرسی کے فرماتا ہے کہ اگر مرضی مبارک آپکی ابھی دنیا مین رہنے کی ہے تو کچھ مشکل نہین شفائے کامل عنایت کرون ورنہ اپنی جوار رحمت مین جائے آسایش کی تجویز کرون۔ حضرت نے فرمایا مزاج تو بہت ناساز ہے مگر۔

قصیدہ

نہ مہر و وفا نے جفا چاہتا ہون	بھر حال تیری رضا چاہتا ہون
نہین مجھکو حاجت ہی دیر و حرم کی	جہان تو ملے وان ملا چاہتا ہون
شرف جانکر بادشاہی سے بہتر	گدا تیرے در کا بنا چاہتا ہون
نظر کا مجھے تیر لاگا ہے کاری	کمان ابرو خانہ کیا چاہتا ہون
وہ منہ دیکھہ بس رات دن خوش بخوش ہون	تری زلف مین جا پھنسا چاہتا ہون

میری جان و ایمان تجھ سے قربان	تو لے یا نہ لے مین دیا چاہتا ہون

شدت مرض مین سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ بی بی فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کو بلایا اور اپنے پاس بٹھا کر فرمایا کہ۔ اے نور چشم راحت جان فاطمہ۔

قصیدہ

بندہ اللہ کہلاتے ہین ہم	صورت آدم نظر آتے ہین ہم
جو حقیقت ہی ہماری کیا کہین	آہ بس کہنے کو شرماتے ہین ہم
ڈہونڈہتے ہین جبکہ حق کی ذات کو	آپ خود اپنے تئین پاتے ہین ہم
سینہ گلشن ہو جو اپنا کیا عجب	عشق مین بس گل یہ کہاتے ہین ہم
دیر سے مطلب نہ کعبے سے غرض	ہی جہان جانا دہین جاتے ہین ہم

حضرت سیدہ نے یہہ سنکر رونا اور واویلا شروع کیا۔ اور کہا افسوس اب مدینہ ویران ہوا۔ انصار و اصحاب یہہ حال سنکر نہایت حیران و سراسیمہ ہو گئے۔ اور جوق جوق آکر گرد مسجد نبوی کے جمع ہوئے۔ اور گریہ و زاری سے شور محشر برپا کیا۔

قصیدہ

دل آگئی ہم فرقت مین شاہا کبتک جلاوین سینونو دیار	اس بیکسی کا ہم حال اپنا کسکو سناوین فریاد فریاد
تم تو ہو تہین ہی کون ہ وسیلہ و تو جانتا ہو شاہا تا	خادم تمہاری کہلا کر اب ہم کسکے کہاوین فریاد فریاد

بارگنہ سے ہوا دل ہمارا گھر آہ آتش سے والا	چال یہاں افسوس افسوس کس کو کہا دین فریاد
دل آیا نہ ہی آنکھ ہی جان آنکھی ہے تڑپا کر دین	کوئی کہاں ہے ہمسا وسیلہ کسکو بلا وین فریاد
دی کون نہ جو دی داد تم نے ہم بیکسوں کی ہے یہ خرابی	سے گئے ہم گر لاکھوں طرح سے بس غل مچا وین فریاد
دنیا کی دولت ہم پھر گئی حسرت یا کی نہیں مین افسوس	لغت نبی مین جا قطع قلم ہم کیونکر چلا وین فریاد

حضرت ختم المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما وزاری اصحاب کی سنکر بہزار دشواری مسجد مین تشریف لائے اور بلال کو حکم دے کہ کوچہ و بازار مین منادی کردو کہ وصیت وابسین سے کوئی شخص محروم نرہے۔ بلال روتی ہوئے مدینے کے ہر بازار و کوچہ مین آواز دے کہ اے لوگو آج نبی آخر الزمان کی آخری وصیت ہی جو کوئی یہ آخری وصیت سنا چاہتا ہی وہ مسجد نبوی مین جلد حاضر ہو جائے نہین تو پھر یہ رسول کہان اور یہ وصیت کہان۔

پس تمام مسلمان یہ خبر سنتے ہی اپنے دوکانین چھوڑ چھوڑ کر زن و مرد روتے ہوئے مسجد مین حاضر ہوئے۔ اسقدر خلقت جمع ہوئی کہ صحن مسجد مین کہین قدم رکھنے کی جگہہ باقی نہ تھی۔ سید عالم مسافر ملک عدم نے بعد حمد و سپاس حق تعالی کے فرمایا کہ اے بھائیو ڈرو اپنے رب سے اور اطاعت کرو اپنے رب کی نفس امارہ کی پیروی مت کرو کہ یہ بہت بری بلا ہے دیکھو آخر سبکو ایک روز مرنا ہے

ہم نکمتے تھے کہ ہمین عمل نفسانی	خمسہ کیون دلا ایک نصیحت بھی نہ تو نے مانی

موت سے بیخبر اے خود غلطی کیا یعنی
تو بصد مستیِ آلودہ و نادانی

عمر بادت زہد اتنا کہ گئے از پیرانی

جب دنیا نے بہلایا پہنچ کے تو الفت دوست
دل کے آئینہ مین آئی تجھکو کبھی صورت دوست
مبتلا ہیچ کا پھنسکے ہے بلا ہمت دوست
ہمہ شب خفتہ و غافل شدہ از رحمت دوست

رہ بندہ در طلب عشرت و ہم عصیانی

ہے حباب اپنی حیات اسکا بھروسہ ہے کم
زندگی شہرۂ بندگی کیلئے اسے ہمدم
سایہ کی طرح جوانی کا ڈھلیگا عالم
چند گوئی کہ بہ پیری رسم و توبہ کنم

چہ کنی گر بہ جوانی بہ اجل در مانی

کیسے کیسے تجھے تیرے نظر مین گلرو و پریوند
موت نے کر دیا اون سبکو زمین کا پیوند
خواب غفلت مین یہ آرام کریگا تا چند
ہمنشینانِ تو بس زیر لحد خاک شدند

چشم عبرت بکشا خواجہ اگر انسانی

گور کی فکر نے کی قلب کی وحشت دونی
ساری دنیا نظر آنے لگی دل سونی
چلدیا گور غریبان پہ بصد محزونی
بر سر قبر یکے رفتم و گفتم چونی

گفت احوال چہ پرسی چو تو آئی دانی

ہنسکے ہستی پہ مرے اہل فنا نے پوچھا
عیش و آرام مین اللہ کو تو بھول گیا
عالم فانی پہ بے فکر ہے کرکے تکیہ
مگر از ذائقۃ الموت خبر نیست ترا

کہ تو بے ہوش درین عالم سرگردانی

دستگیر الفت دنیا کا نہ ہوویں یا نبی ۔۔۔ یا نبی تو اس کے پہنچا دے [illegible]
کسی عارف نے کیا اچھا ہے یہ آواز بلند ۔۔۔ [illegible]

ترک دنیا کن اگر خواہی تو عمر جاودانی

اسکے بعد فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی
یعنی تحقیق مین چھوڑتا ہون تم مین دو چیز ایک کلام اللہ دوسری اہلبیت میرے سو اگر عمل کرو تم کلام اللہ پر
اور دوست رکھو تم اہلبیت کو میرے اہلبیت سے مراد جناب علی رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا اور حسنین
رضی اللہ تعالی عنہما سے مراد ہے چنانچہ اس بارہ مین حدیث شریف سے
روایت کرتے ہین۔ سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ
قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَة نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ دَعَا
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ عَلِيًّا
وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

یعنے نازل ہوئی یہ جب آیت ۔۔۔ ندع ابناءنا کی سب آیت
شاہ لولاک نے یہ فرمایا ۔۔۔ فاطمہ اور علی کو بلوایا
اور حسنین کو بھی ساتھ بلا ۔۔۔ جمع چارون کو ایک جا پہ کیا
پھر یہ کہنے لگے وہ ماہ عرب ۔۔۔ یہ میرے اہل بیت ہین یارب
فاطمہ و حسن حسین و علی ۔۔۔ ہین بلاشک یہ اہل بیت نبی

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت ملکر پنج تن ہوے
جو محب نبی ہے اوسکو آپکے اہل بیت کی محبت لازم ہے۔ خداوند کریم
پنج تن کے عشق و محبت مین عمر بسر کردے بقول مولف۔

محبت جو رکھتا ہون مین پنج تن سے ۔۔۔ ہون آزاد محشر مین رنج و محن سے
لحد مین وہ تشریف لاتے ہین سنکر ۔۔۔ میری جان نکلکر چلی میرے تن سے
ذرا جلوہ اپنا دکھا دو محمدؐ ۔۔۔ فدا تمپہ ہوتا ہون مین جان و تن سے
مین عاشق ہون تیرا تو معشوق میرا ۔۔۔ نہین مجھکو الفت کسی گلبدن سے
غم ہجر احمد مین آنکھون سے میرے ۔۔۔ روان ہے یہ دریا بڑے جوش تن سے
اٹھونگا مین جسوقت مرقد سے اپنے ۔۔۔ صدائے محمدؐ نکلیگی دہن سے
لحد مین بھی سے لکھنے کو نعت پیمبر ۔۔۔ میرے ہاتھہ نکلینگے میرے کفن سے
محمدؐ کے کوچہ مین رکھدینا لاشہ ۔۔۔ نہین مجھکو حاجت ہے گور و کفن سے
بسا ہے یہہ تن عطر حب نبی مین ۔۔۔ نہ عنبر کی خواہش نہ مشک ختن سے
گنہگار خادم مین تیرا ہون آقا ۔۔۔ اٹھاوے نہ کوئی ترے انجمن سے
ستانا چلانا گرہانا رولانا ۔۔۔ یہ قسمت نے سیکھا ہے چرخ کہن سے

قطعہ

مقدر کہان ایسے میرے تھے خالق ۔۔۔ مدینہ جو لیجاتے مجھکو دکن سے
ترا فضل تھا جو بلالیے ہین آقا ۔۔۔ چلا سوئے یثرب نکل کر وطن سے
یہی لوگ کہتے ہین اشعار سنکر ۔۔۔ مہکتی ہے بوے محبت سخن سے

ہین مجہکو چاہت وکن کے کچہ نہین	مین تحقیق حیلہ مین شرت کا منا جب

پس بعد وصیت کے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی کو مجہسے ایذا پہونچی
ہو آج ہی بے تکلف ظاہر کرے کہ ابھی انتقام اوسکا ممکن ہے تا کہ مین
خاطر جمعی کے ساتہہ ملک بقا کو روانہ ہو جاؤن۔ اور یہ خیال نکرے کہ انتقام
لینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نامناسب ہے کسواسطے کہ فضیحت
عقبیٰ سے رسوائی دنیا کی بہتر ہے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ مین منافق
ہون اور کسی نے عرض کیا کہ مین کثیر النوم ہون آپ میرے لئے دعا سے
خیر فرمائے۔ اتنے مین عکاشہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حضرت نے
ایک منزل مین بے سبب میری پیٹہ پر تازیانہ مارا تہا مجہکو انتقام
اسکا ہرگز منظور نہ تہا لیکن ہرگاہ حضور نے اسقدر اصرار فرمایا ہے
تو اظہار اوسکا ضرور ہوا۔ آپ نے فرمایا رحمک اللہ یا عکاشہ انتقام چاہتا
ہے اوسنے عرض کیا بہتر یا رسول اللہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ و
سلم نے بلال سے فرمایا کہ فاطمہ کے گہر جا اور وہ تازیانہ اکثر لڑائیون مین
ہمارے ساتہہ رہتا ہے اوٹہا لا۔ بلال افتان وخیزان بہدگونہ بیقرار دلی بے
چینی سے بیزار روتے ہوئے جناب سیدہ کے گہر سے۔ وہ تازیانہ حضور
مین لائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تازیانہ عکاشہ کے حوالہ کیا اور
صحن مسجد مین جہکر فرمایا۔ اے عکاشہ رحمت خدا کی نازل ہو پہنچتے ہو

درد ایت اپنا انتقام لے۔ تمام اصحاب وانصار اور اہل بیت یہ حال دیکھ رہی تھے رونے لگے مسجد مین ایک زلزلہ سا پڑ گیا حضرت ابوبکر صدیق و عمر و عثمان اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہتے تھے کہ اے عکاشہ مزاج شفیع عالم مسافر پاک علیہ السلام کا چند روز سے سخت علیل ہے عوض ایک تازیانے کے دو دو سو تازیانے ہمکو مار اور آپکو اس تکلیف سے معذور رکھ علیٰ ہذا القیاس دونو شاہزادے حضرات حسنین رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے مضطر و گریان فرماتے تھے کہ اے عکاشہ ہمارے نانا بسبب بیماری کے بہت ضعیف و ناتوان ہین۔ ایک تازیانے کے عوض ہزار ہزار تازیانے ہمکو مار اور ہمارے جد بزرگوار کو اس حالت رنجوری مین مت تکلیف پہنچا اوسنے عرض کیا صاحب زادو امر انتقام غیر شخص پر منتقل نہین ہو سکتا۔ پس حضرت سید عالم رسول مکرم نے فرمایا۔ اے عکاشہ اپنا کام جلد تمام کر مبادا اجل فرصت نہ دی ایسا نہو کہ یہ مواخذہ عاقبت پر باقی رہے۔ عکاشہ نے عرض کیا۔ یا حبیب اللہ مین اوس دن برہنہ تن تھا۔ اور حضور اسوقت پیرہن پہنے ہوی ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فی الفور پیراہن جسم مطہر سے علیحدہ فرما دیا تمام اہل محفل اسوقت عجب سے روتے روتے بیہوش ہو گئے۔ اور ملائکہ مقربین ہیبت سے تھرائے۔ الغرض عکاشہ اٹھا اور بامہر نبوت خاتم رسالت کا بوسہ لیکے عرض کیا۔

مین ہون بیمار یا رسول اللہ	تب ہے بار یا رسول اللہ
کیا نہین آپکو میرے دل کا	حال اظہار یا رسول اللہ
آپکا ہون مین مجھسے بجز خدا	مت ہو بیزار یا رسول اللہ
پر خطا ہون سزا دو جو چاہو	تم ہو مختار یا رسول اللہ
جو کہ چاہو کرو تمھارا ہون	تم ہو سردار یا رسول اللہ
ہے دلو جان سے آپکا حافظ	عاشق زار یا رسول اللہ

اور کہا کہ یا حبیبی۔ آرزو میری یہی تھی کہ دم واپسین ایک مرتبہ اس مہر نبوت کی زیارت سے مشرف ہو جاؤن پس انتقام کے حیلہ سے مین نے یہہ دولت حاصل کی۔ ورنہ جناب اقدس نے نہ کبھی مجھے تازیانہ مارا اور نہ یہہ غلام مجال انتقام کی رکھتا تھا۔ آپ نے عکاشہ کے حق مین دعائے خیر فرمائے۔ دولت سرا مین تشریف لائے۔ ایام مرض مین بلال ہر روز نماز پنجگانہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کرتے تھے۔ آپ مسجد مین تشریف لاتے۔ اور نماز بجماعت ادا فرماتے آخر مرض مین عشا کے وقت بلال حجرہ کے دروازے پر جا کر پکارے۔ اَلصَّلوٰۃُ یَارَسُوْلَ اللّٰہ۔ طالب وصال خدا عازم ملک بقا شدت مرض کے سبب سے باہر تشریف نہ لا سکے۔ فرمایا۔ ابوبکر سے کہو نماز پڑھا دین۔ عایشہ صدیقہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میرا باپ کثیر الحزن اور رقیق

یقیناً اشتیاق سے ہے آپکا مقام خالی دیکھکر تاب نہ لا سکیگا۔ پھر حکم ہوا کہ ابوبکر نماز پڑھاویں۔ غرض بلال سراپا ملال یہ حکم سنکر زار زار روتے ہوئے واپس ہوئے اور کہا کہ اے کاش میں پیدا نہ ہوتا۔ یا پہلے ہی مرجاتا تو اپنے آقا کا یہہ حال آجکے روز ان آنکھوں سے نہ دیکھتا۔ اب بفراق رسول اللہ میں کیونکر جیونگا۔ اور کس طرح سے دلکو صبر دونگا۔ آخر گومگو بلال نے حکم نبوی سے صدیق اکبر کو مطلع کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ نماز کے واسطے کھڑے ہوئے جسوقت مقام خیر الانام کا خالی دیکھا ضبط گریہ نکر سکے بے اختیار رو رو کر کہتے تھے۔

بہر دم از تپ درد جدائی — کجائی اے مسیح من کجائی
چو داروئے ہمہ درد جدائی — نگاہی کن خدارا بر گدائی
ز مہجوری بر آمد جان عالم — ترحم یا نبی اللہ ترحم
خلیل خستہ دل بیمار تا کی — ضعیف و ناتوان و زار تا کے
خلیدہ در دلم این خار تا کے — ز ہجرت سینہ ام افگار تا کے
تو آخر رحمۃ اللعالمینی — ز محرومان چرا فارغ نشینی
تو اے دانائے راز من کجائی — طبیب دل نواز من کجائی
تو اے سامان و ساز من کجائی — ببین سوز و گداز من کجائی
ز حجرہ پائے در صحن حرم نہ — بفرق خاک رہ بوسان قدم نہ

علیلی تو گرفتار بلا ہست | بز جسم دل زغمہائے بتلاہست
لبت ہر درد و ہر غم را شفا ہست | چو دستت یا نبی دست خدا ہست
بدہ دستی زپا افتادگان را | مکن دلدارئے دل دادگان را
بمن تا این غم و درد و بلاہا | خبر داری زحال ماگدایا
شدم بسمل زتیغ ہجر شاہا | فآہا ثم آہا ثم آہا
توابر رحمتی آن بہ کہ گاہی | کنی بر حال لب خشکان نگاہی

شعر

در نمازم خم ابروے تو چون یاد آمد | حالتی رفت کہ محراب بفریاد آمد

فریاد و زاری اصحاب کی جسوقت سمع مبارک مین پہونچی آنکھین کہولدین اور بی بی فاطمہؓ سے دریافت کیا کہ اے قرۃ العینی یہہ کیا شور ہے۔ عرض کیا کہ بابا جان فاطمہ کی جان آپ پر قربان۔ جملہ صحابہ آپکی فرقت مین بیقرار ہوکر گریان یہہ عرض کر رہے ہین۔

قصیدہ

ہم احمد کا در چھوڑ کس در پہ جاوین | پس اونکے کہا کس کے کہاوین
ہمارا نہین دین و دنیا مین کوئی | کہو حال دل اپنا کس کو سناوین
جمال مبارک دکہادو خدارا | سرشک اپنے آنکہوں سے کبتک بہاوین
نہین چین دیتی جدائی تمہاری | ہم اس غم سے جان اپنی کیونکر بچاوین

رسول خدا آپ جلدی خبر لو	سنبھالو ہمین تا کہ گرنے نہ پائین
تمہاری سوا ہمکو کوئون ٹھکانہین	نہین آسرا پاس کچھ کسی کے ہماری

حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کا یہہ حال سنکر افتان و خیزان
پھر مسجد مین تشریف فرما ہوئے۔ تمام اصحابہ کو دلاسا دیکر فرمایا کہ۔ اے لوگو
کوئی پیغمبر اپنی امت مین ہمیشہ نہین رہا۔ اور مین بھی نرہونگا۔ قریب ہے
کہ تم سے جدا ہو جاونگا خدا تمہین صبر دیوے۔ اور تمکو خدا کے سپرد کیا۔
روایت ہے کہ ایک دن خلاصہ موجودات خواجۂ کائنات صلی اللہ
علیہ وسلم نے جناب علی کرم اللہ وجہہ کے زانون پر سر مبارک رکھکر
آنکھین بند کرلین۔ اور رنگ چہرۂ نورانی کا متغیر ہوگیا۔ فاطمہ زہرا نے
کہا۔ واابتا۔ کچھ جواب نہ دیا۔ پھر کہا بابا جان فاطمہ کی جان آپ
پر قربان ذرا آنکھہ کھولئے۔ اور زبان سے کچھ بولئے۔ جب جواب نپایا
رو رو کر فرمایا۔

اشعار

کجائی اے پدر آخر کجائی	ز حال من چنین غافل چرائی
بمردم از تب درد جدائی	بکن رحمی خدارا بر گدائی

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ فاطمۃ الزہرہ کو بیقرار پاکر پاس بلایا
اور اپنے سینے سے لگاکر فرمایا۔ خداوندا تو فاطمہ کو صبر دے۔ اتنے مین

دونوں صاحبزادے حضرات حسنین رضی اللہ تعالے عنہما حاضر ہوے
اور وہ برگ گل سا رخسارہ دونون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روے
مبارک پر ملتے اور عرض کرتے تھے جد بزرگوار آپ کی مفارقت سے ہمارا
کیا حال ہوگا۔ بعد آپکے ہمارے مان اور باپ کی کون غمخواری کریگا۔
ازواج مطہرات اور صحابیون کے رونے سے زمین و آسمان کانپتا تھا۔
آپ نے آنکھہ کھولکر فرمایا۔ لوگو صبر کرو۔ خداے تعالے فرماتا ہے کہ
اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْن۔ یعنے صابرون کے ساتھہ اللہ ہے یہ فرما
آپ نے بھی خوب سا رویا۔ ام سلمہ نے پوچھا یارسول اللہ آپ معصوم
ہین آپ کے رونے کا سبب کیا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ امت کی بیچارگی
اور بیکسی پر روتا ہون۔ بی بی فاطمہؓ نے پوچھا اے پدر مہربان قیامت
کے دن مین آپ کو کہان پاون گی۔ فرمایا۔ جنت مین لواے حمد کے
نیچے آمرزش امت کے واسطے دعا کرتا ہونگا۔ عرض کیا کہ اگر وہان
نپاون۔ فرمایا پل صراط کے پاس امت کی نجات کے واسطے دعاے
خیر کرتا ہونگا۔ کہا جو وہان بھی زیارت نصیب نہو۔ فرمایا میزان کے
قریب ثقل اعمال امت عاصی اور دوزخ کے درمیان مین حایل رہونگا
اور کسی پر آنچ نہ آنے دونگا۔ پوچھا اگر وہان بھی ملازمت حاصل نہو۔
ارشاد ہوا کہ کنارے حوض کوثر کے تشنہ کامان امت کو پانی پلاتا

رہونگا - یہ سنکر بی بی فاطمہؓ نے کہا الحمد للہ میرا باپ ہر جگہ ہر حال
مین شفیع گنہگاران امت ہے - ساتھہ ہی حسرت و یاس آنکھین ڈبڈبا
گئین - آہ محبو ایسا یار نبی ہمارا اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے ہم
گنہگاران امت کو کیسا صدمہ فرقت آئیگی -

روایت ہے کہ دو روز تک جبرئیل علیہ السلام عیادت کے
واسطے جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے اور مزاج کا
حال پوچھتے تھے - ایک روز حضرت نے جبرئیل سے کہا اے جبرئیل
میری عمر نود سال کی تھی تریسٹھ سال کیسے ہوسکتے ہے - جبرئیل نے کہا
یا رسول اللہ ستائیس سال آپکی عمر کے معراج شریف مین کاٹ دئے گئے
تیسرے دن جبرئیل علیہ السلام پھر آئے اور عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ
حق تعالے کو اب فرقت آپکی ہرگز گوارا نہین - آج ملک الموت کو
حضور اقدس مین بھیجا ہے - اگر اجازت ہو تو حضور مین حاضر ہو حضور نے فرمایا
کہ آنے دو - پس حضرت جبرئیل علیہ السلام آبدیدہ ہو کر یا رسول اللہ الوداع
الوداع الوداع کہتے اٹھے - اور کہا السلام علیک یا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم - آج سے پھر اتفاق دنیا مین آنیکا نہوگا - میرا آنا جانا دنیا مین
صرف آپکے واسطے تھا جواب ختم ہو گیا - قدمبوس ہو کر گئے -

الفراق اے حق کے پیارے الفراق	والی و حاجی ہمارے الفراق

پاس تیرے کیونکر آؤن وائے وائے	اے میرے آنکھونکے تارے الفراق
جلن جاتی ہے تیرے فرقت مین ہائے	اے خبر حق کے دُلارے الفراق
دور مت رکھو خدا کے واسطے	اے نبی برحق ہمارے الفراق
آپکی فرقت مین اب دل تنگ ہے	احمد کس کو پکارے الفراق

الغرض ملک الموت نے آستانہ نبوی پر آکر کہے اسلام علیکم یا اہل بیت النبوۃ ومعدن الرسالت۔ اجازت ہو تو حاضر ہوؤن۔ سادۃ وقت بی بی فاطمہؓ حضرت کے سرہانے بیٹھی تھین۔ جواب دیا کہ رسول اللہ صلعم اپنا مرض مین مبتلا ہین اسوقت ملاقات نہوگی۔ مکرر اذن طلب کیا وہی جواب پایا تیسرے مرتبہ کہے ایک بلند آواز سے اجازت مانگا جس سے تمام مکانات گونج اٹھے سننے والون کا جسم ہیبت سے کانپ گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ کھولکر دریافت فرمایا کہ کیا حال ہے بی بی فاطمہؓ نے عرض کیا کہ۔ باباجان ایک اعرابی دروازے پر کھڑا ہے اور اجازت اندر آنے کی چاہتا ہے۔ ہرچند عذر کرتی ہون نہین مانتا ہے آپ نے فرمایا اے فاطمہ۔ یہہ ملک الموت ہے۔ مٹانے والا لذتون کا توڑنے والا راحتون کا۔ یتیم کرنے والا فرزندون کا۔ بیوہ کرنے والا عورتون کا۔ بی بی فاطمہ یہہ سنکر رونے لگین۔ جناب سید المرسلین نے فرمایا۔ جان پدر مت رو۔ تیرے رونے سے حاملان عرش

روتے ہین۔ پھر ملک الموت کو اندر آنے کی اجازت دیا۔ عزرائیل علیہ السلام نے حاضر ہوکر عرض کیا۔ یارسول اللہ حق تعالے نے مجھے آپکا فرمان بردار کیا ہے۔ اور حکم ہے کہ بلا اجازت قبض روح نکرون۔ اگر حضور بخوشی تمام اجازت دین تو بہتر ہے۔ ورنہ اسیطرح واپس چلا جاؤن ارشاد ہوا۔ کہ جبرائیل کو کہان چھوڑا۔ عرض کیا آسمان دنیا پر فرشتے اوسکے پاس باواسطے تعزیت آتے ہین حضور کی عزاداری مین مصروف ہے۔ اس اثنا مین جبرئیل امین حاضر ہوگئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے جبرئیل ستمنے ایسے وقت مین مجھے تنہا چھوڑا۔ اب سفر آخرت درپیش ہے کوئی مژدہ ایسا سناؤ کہ جس سے خاطر میری مطمئن ہوجاسے۔ عرض کیا یارسول اللہ باغ جنت آراستہ اور آتش دوزخ افسردہ حوریین سراسر پیراستہ جلوہ افروز سے حضور کے منتظر ہین۔ اول وہ شخص کہ جسکی شفاعت قیامت کے دن منظور بارگاہ احدیت ہوگی وہ آپ ہونگے۔ اور خدائے تعالے آپکی ملاقات کا زحد مشتاق ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے جبرئیل یہ سب کچھ ہے مگر مجھے ہردم امت کا ملال ہے اور ہر وقت یہی خیال ہے کہ قیامت کے دن اونکے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔ جبرئیل حضور احدیت مین عرض کیا یا بارتعالے مین نے سب بشارتین تیرے حبیب کو سنایا لیکن خاطر

اقدس مین اتبک مطمئن نہین کچہ اور مژدہ چاہیے جس سے مزاج عالی مسرور
اور مطمئن ہو۔ حکم ہوا کہ میرے حبیب سے بعد سلام کے کہو کہ آپ کی امت
کا کوئی شخص اگر تمام عمر جرم و عصیان مین آلودہ رہے۔ اور موت سے
ایک سال پہلے توبہ کرے سب گناہ اوسکے بخشونگا۔ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ موت کا حال کسی کو معلوم نہین شاید کہ ایک برس
پیشتر توبہ نصیب نہو۔ ارشاد ہوا ایک مہینہ پہلے توبہ کرے۔ فرمایا ایک
مہینے اور ایک ہفتہ یا ایک دن یا ایک ساعت بھی بہت ہے۔ شاید
توبہ میسر نہو۔ آخر خطاب ہوا کہ اگر آپ کی امت سے کسی نے تمام عمر
فسق و فجور مین گذارا ہو مرتے دم آنکھون سے اشک بہاوے اور
اعمال اپنے یاد کرکے پشیمان ہوا وسکو بخشونگا۔ اگر پشیمان بھی نہو تو۔ اوسکو
آپکی شفاعت سے نجات دونگا۔ بعد اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ۔ اے جبرئیل اب تین باتونکی مجھے اور آرزو ہے۔ امیدوار ہون
کہ میرا پروردگار وہ بھی قبول فرماویگا۔
اول یہہ کہ میری امت پر شامت گناہ سے دنیا مین عذاب نہو۔ دوسری
یہہ کہ قیامت کے دن میری شفاعت عاصیان امت کے حق مین قبول
فرماوے۔ تیسری یہہ کہ ہر ہفتے مین دو مرتبہ امت کے اعمال سے اطلاع
پاتا ہون۔ کیونکہ مجھے اپنی امت کی مفارقت کا ہرگز تحمل نہین۔ اگر اونکے

اعمال نیک سنونگا تو اونکے نامہ اعمال مین ایسا لکھاونگا کہ کبھی مٹ
نہ سکے گا۔ اور اگر اعمال بد دریافت ہونگے تو دعا اور استغفار کرکے
اونکے نامہ اعمال سے محو کراونگا۔ حضرت جبرئیل امین گئے اور جناب
حدیت جلشانہ سے خبر خوش لائے کہ حق تعالے آپکی یہہ تین باتین
بھی قبول فرمایا۔ حضرت خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہوکر
فرمایا کہ اب میرا دل محظوظ ہوا خاطر مطمئن ہوئی۔ اسے عزرائیل اب
پنا کام کر۔ غرض عزرائیل بموجب حکم کے قبض روح پر فتوح حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم مین مصروف ہوئے۔ شدت جان کنی اور سکرات
موت کی اسقدر تھی کہ رنگ چہرۂ مبارک کا کبھی زرد اور کبھی سرخ
ہوجاتا تھا۔ اور ایک پیالہ پانی کا سامنے رکھا تھا بار بار اپنے منہ پر
پانی مین ہاتہہ تر کرکے ملتے تھے۔ ملک الموت سے پوچھا کہ آیا جانکنی
مین اسقدر تکلیف اور رون پر بھی ہوتی ہے۔ عرض کیا یارسول اللہ جس
قدر تکلیف اور رون پر ہوتی ہے۔ اوسکا عشر عشیر بھی آپکے واسطے نہین
ہے۔ یہہ سنتے ہی آبدیدہ ہوکر فرمایا (یا اُمّتا) اسے عزرائیل جتنی
تکلیف اور شدت نزع روح کی میری امت پر ہوگی آج وہ تمام اوسکے
عوض مجھہ پر تمام کر۔ تاکہ میری امت ناتوان اس رنج واذیت سے محفوظ
ہے۔ رُوحِي فِدَاكَ يَارَسُولَ اللهِ۔ ایسی سخت حالت مین بھی

آپ کو ہمارا نہایا ہمقدین حال رہا۔ قربان ہمارے ماں باپ اور تصدق ہماری اولاد۔ ہم کس منہ سے آپ کی اس محبت اور شفقت کا احسان مانین بجز ذات والا دارین مین کوئی ہم گنہگارون کا سہارا نہین۔ بجز آپ کی شفاعت کے ہم گنہگارون کی نجات مشکل ہے مصرع گل ہین تو تمھارے ہین و گر خار تمھارے۔

قصیده

کیجیے فضل و کرم یا شفیع الامم
اب دکھا دو قدم یا شفیع الامم

محو نظارہ ہر دم رہے عاشقان
ہم رہین چشم نم یا شفیع الامم

کوئے والا کی ہمکو گدائی ملے
کیا کرین جاہ و حشم یا شفیع الامم

تاب فرقت کی دلکو نہین تاب ہے
آملو ایکدم یا شفیع الامم

کونسا دن وہ آئیگا تمسے کہین
اپنا ہم درد و غم یا شفیع الامم

عاجزون کی تمنا ہے بس آپ سے
ہون یہہ سر وہ قدم یا شفیع الامم

جان لو بار عصیان سے محشر مین ہم
آئینگے پشت خم یا شفیع الامم

یون نہ کھاتے تھے ہجر الم آپ کا
رہتے گر منعدم یا شفیع الامم

آرزو ہی تمھین دیکھتے دیکھتے
جائے تن سے یہہ دم یا شفیع الامم

عزرائیل نے عرض کیا۔ یا شفیع المذنبین آپ اسکا کچھہ غم نفرمائیے جس طرح مادر مشفقہ سوتے لڑکے کے منہ سے پستان نکال لیتی ہے۔ اسی

طرح آپکے امت کی روح بآسانی قبض کرونگا۔
روایت ہے کہ ایام مرض میں عائشہ صدیقہ کے پاس چھ سات دینار سرخ باقی تھے کہ سب فقرا اور مساکین کو دے ڈالے۔ اور نزع روح کے وقت گھر میں چراغ مین تیل نہ تھا۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ نے ایک ہمسایہ سے فرمایا کہ اگر تیرے گھر مین تھوڑا سا تیل ہو تو لا کہ سلطان دین متین اور شمع شرع مبین اسوقت حالت نزع مین ہین۔ اور حالت نزع روح مین سر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بی بی عائشہ صدیقہ کے زانون پر تھا۔ ہاتھ آسمان کے طرف اوٹھا کر فرماتے تھے کہ هُوَ الرَّفِيقُ الْاَعْلٰى ایکبارگی روح پرفتوح قالب پاک سے پرواز کرکے سوے خلد برین رخصت ہوے۔ (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ) پس اے مسلمانون اب جو حالت اوس وقت بی بی عائشہ صدیقہ اور بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہما کی تھی عرض کرنے کا یارا نہین حضرت سیدہ بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا وا ویلاوا مصیبتا فریاد کرتی تہین۔ اور رو رو کر فرماتی تہین کہ۔ باباجان دعوت حق کی قبول کی آپ نے۔ باباجان جنت الفردوس کو سدہارا آپ نے۔ باباجان آپ کے موت کی خبر جبرئیل کو کون پہونچاویگا باباجان وحی الٰہی اب کسکے پاس آئیگی۔ افسوس اب حسنین کی پاسداری

اور مجھ فاطمہ کی غمخواری کون فرمائیگا افسوس اب جبرئیل میرے گھر کا ہیکو آئیگا۔ بارخدایا مجھے اپنے باپ کے دیدار سے کسی وقت محروم نہ کر۔ بی بی فاطمہ اسی طرح تا زندگی فراق پدر مین گریان اور نالان رہکر وصال پدر کے چھ مہینے بعد آپ بھی جام موت کا نوش فرمایا۔ بی بی عایشہ صدیقہ زار زار فرماتی تھین کہ۔ افسوس۔ وہ نبی آخر الزمان جسنے درویشی کو تونگری پر اختیار کیا تھا۔ اور امتِ عاصی کے غم مین ایک شب بھی باطمینان نہ سویا تھا۔ اور ایک دن بھی نانِ جوین آسودہ ہوکر نکھایا تھا۔ گوہرِ دندان سنگِ جفا سے شہید ہونے پر بھی سوائے صبر وشکر کے کچھ زبان پر نلایا تھا۔ آج اس دنیا سے راہی ہوکر جنت الفردوس مین مقام کر گیا۔ تمام اصحاب جو مسجد مین معتکف تھے۔ اہلبیت کے رونے کی آواز سنکے سراسیمہ ہوئے کسی کو کسی کی خبر نہ تھی بعضی سکتے کی حالت مین خاموش۔ اور بعضے اختلال حواس سے از خود فراموش حضرت عثمانؓ زبان سے کچھ کہہ نہین سکتے تھے۔ سکتے کی حالت مین ہر ایک کا منہ تکتے تھے۔ حضرت صدیق اکبر روتے ہوئے آئے چہرہ مبارک سے رداؑ اوٹھاکر پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا۔

ہائے یہ گیسوئے اطہر یہ رخ رشک قمر	ہائے یہ چشم خدا بین یہ محبت کی نظر
ہائے یہ عارض روشن یہ جبینِ انور	اب کہان پاؤن کہ نظارہ کرون شام و سحر

سیف زچشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

خاک غربت کی اڑانیکو ہمین چھوڑ گئی
رنج و غم بھوک مین کہانیکو ہمین چھوڑ گئی

دشت پر خار بسانیکو ہمین چھوڑ گئے
رات دن اشک بہانیکو ہمین چھوڑ گئے

سیف زچشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

اسکے بعد کہا اے خدا اپنے حبیب کو میرا اسلام پہونچا اور اسے حبیب صدیق کو اپنی خدا کے پاس جلد بلا حضرت علیؓ بار بار قدم چومتے اور کہتے تھے۔

اشعار

اے نگار عرب کہان ہے تو
شاہ امی لقب کہان ہے تو
سرور انبیا کہان ہے تو
کسکو ہم دیکہکر جیئین گے اب

اے بہار طرب کہان ہے تو
ماہ عالی نسب کہان ہے تو
بحر جود و عطا کہان ہے تو
عمر بہر خون دل پئین گے اب

حضرت عمر اور حضرت عثمان رضوان اللہ تعالے علیہم روئے مبارک کے چہرۂ انور چھپا ہوا دیکہکر بیساختہ کہتے تھے۔

قصیدہ

پردہ اٹھادو او کملی والے
صورت دکہادو او کملی والے

قدرت کا غنچہ ہوگا شگفتہ — تم مسکرا دو او کملی والے
سب لوگوں سے گر تم ملتے نہیں ہو — ہم کو بلا دو او کملی والے
آوارہ ہیں مسلم گھر کے نہ در کے — کو نخیمہ میں جا دو او کملی والے
دل بیکسوں کا دردی ہوا ہے — اوس کی دوا دو او کملی والے
قایم رہو تم دونوں جہان میں — سب کو چھپا دو او کملی والے
عشق خدا کا دل میں ہمارے — شمع لگا دو او کملی والے
ظاہر کہاں ہو باطن کہاں ہو — اپنا پتا دو او کملی والے
خواجہ ہوئے ہو بندہ سکے ہو — صورت دکھا دو او کملی والے

حضرت بلال رضی اللہ تعالے عنہ اشتیاق دیدار میں در اقدس پر کھڑے ہوکر یہہ کہتے تھے۔

قصیدہ

حاجت روا نہوگی اگر یا محمدا — میں بھی کھڑا پکارونگا ای وا محمدا
میں وہ بشر نہیں ہوں سکا کہا سکو — کسکا کہاؤں جاؤں میں کس جا محمدا
ہوگا نہ ہے نہ تھا کوئی تمسا سے — ہوگا نہ ہے نہ تھا کوئی تمسا محمدا
حجرہ میں تمسے ذات الٰہی نہ چھپ سکی — یاں مجھسے کیوں ہوا ہے ہمیں پردا محمدا
وردی میں وہ نہیں جو بچوں اپنی وردی — گر تم نہ دو دوائے تو دردا محمدا
مطلب کو اپنی دلکے تمہاری سنی بغیر — کہتا ہوں میں کوئی نہیں سنتا محمدا

واجہ ہو تم بھلے رہو بیدر کے حق مین بس	گر زمین بُرا ہوا تو ہوا کیا محمدا

تمام اصحاب کے گریہ و بکا سے حشر کا نمونہ تھا۔ اور ناقہ سواری کا ایسا
غمگین تھا کہ نہ کچھ کھاتا تھا نہ پیتا تھا بعد تین روز کے وہ بھی مر گیا۔ اور
دراز گوش آپکے غم سے کنوین مین گر کے ہلاک ہو گیا۔
روایت ہے کہ انتقال کے وقت سے دفن تک مدینہ ایسا تنگ
و تاریک رہا کہ اپنی آنکھ سے اپنا ہاتھ نظر نہ آتا تھا۔ شعر مولف۔

دنیا سے ہوئے احمد مرسل کی جو رحلت	دیجور کا ونکو بھی اندھیرا نظر آیا

یون نہو جب ایسا آفتاب مکرمت دنیا سے اٹھ جائے کسی کو زمین
و آسمان کیونکر نظر آئے۔ الغرض اہل بیت اطہار اور اصحاب کبار
موافق وصیت کے غسل اور تجہیز و تکفین عمل مین لائے۔ جب نوبت
نماز جنازہ کی پہونچی موافق وصیت کے لوگ جنازے کے پاس سے تھوڑی
دیر کے لئے ہٹ گئے۔ زمین و آسمان در و دیوار شجر حجر جن و ملک کے
رونے کی صدا ہر چہار سمت سے آتی تھی بقول بیدار

نوحہ

اے حبیب خدا الوداع الوداع	محرم کبریا الوداع الوداع
تم نہوتے خدائی نہوتی عیان	یا نبی مصطفےٰ الوداع الوداع
اہل بیت آپکے سب پریشان ہین	دیجیئے تسکین ذرا الوداع الوداع

ہا سب صحابہ بھی غمناک وبیہوش ہین		کہکے یا مصطفےٰ الوداع الوداع
عاصیونکی شفاعت بجز آپ کے		کب کریگا خدا الوداع الوداع
عاصیون کے نہ مائل ہو محشر مین تم		یا شہ دوسرا الوداع الوداع
تم ہی سارے خدائی کے مختار ہو		کون ہے تم سوا الوداع الوداع
رو رو کہتے ہین سب امتی آپکے	ق	اے شفیع الورا الوداع الوداع
آپ جنت کو تشریف اب لیچلے		ہم سے ہوگئے جدا الوداع الوداع
التجا آپ سے ہے مرے یا نبی	ق	سنئیے بہر خدا الوداع الوداع
جبتک ہیدار رہے دنیا مین تمہارا ہو		آپ آنا ذرا الوداع الوداع

بعد تھوڑی دیر کے جب آواز گریہ وبکا کی موقوف ہوئی - اہل بیت اور تمامی صحابا اور تمام باشندگان مدینہ وقرب وجوار مدینہ جوق جوق نماز جنازے کی ادا کیے۔

قثم بن عباس روایت کرتے ہین کہ جسوقت جسم اطہر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا لحد مین سر بر خاک پر لٹایا گیا۔ اور چہرۂ نورانی سے پردہ کفن کا ہٹایا گیا۔ مین نے دیکھا کہ لب ہاے مبارک کو جنبش تھی اور آہستہ آہستہ فرماتے تھے۔ مین اپنے کانون سے بخوبی سنا کہ۔ یا رب اُمتی۔ یا رب اُمتی۔ **بیت**

جانم فدائے توکہ توئی ہست بیگمان		از مہد تا لحد شدہ غمخوار امتان

حضرات اکثر تجربہ کیا گیا ہے کہ جبتک میت گھر مین رہتی ہے عزیز و اقربا
کو حتی الوسع صبر و تحمل برقرار رہتا ہے۔ جب گھر سے جنازہ سوئے لحد روانہ
ہوتا ہے۔ کیسا ہی کیسا صبر و تحمل والا کیون نہو یکبارگی دریائے محبت
ایسا جوش زن ہوتا ہے۔ کہ آٹھ آٹھ آنسو رلواتا ہے۔ اور سینہ ابل جاتا ہے
ایسا سردار دو عالم دفعتاً دنیا سے اٹھ جائے آپکے ازواج مطہرات کو کیونکر
صبر آئے چنانچہ بقول شہید مغفور۔

مثمن

عائشہ کہتی ہے کہ گھر ہو گیا ویران میرا ۔۔۔ چھپ گیا زیر زمین مہر درخشان میرا
ہائے سچ ہو گیا کیون خواب پریشان میرا ۔۔۔ میرے گھر دفن ہوا یون مہ تابان میرا
کیون نہو گل کے طرح چاک گریبان میرا ۔۔۔ میرے آنکھون سے چھپا وہ گل خندان میرا

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

گھر ہے سونا مرا رونق نہین و بار نہین ۔۔۔ غم غلط ہو نہین سکتا کہ وہ غمخوار نہین
ٹھوکرین کھاتی ہون سر پر کوئی سردار نہین ۔۔۔ ناز بردار نہین میرا خریدار نہین
دیدہ کس کام کا گر دولت بیدار نہین ۔۔۔ اب سوا اسکے زبان پر کوئی گفتار نہین

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

بچے بھی مر گئے بد تر ہوئی حالت میری ۔ سلطنت ہو گئی کربل میں ہو غارت میری
ساتھ کیا نیکی جو ہر روز تھی عادت میری ۔ انہیں کے ساتھ گئی سا[illegible] میری
استراحت نہ رہا باقی نہ راحت میری ۔ اب بھلا جائے کہاں ہے کوئی صورت میری

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

بھولتی دل سے نہیں شکل ہر اک بار تیری ۔ نیچے آنکھوں کے پھرا کرتی ہے رفتار تیری
نہیں جینے کی ترے غم سے نمک خوار تیری ۔ کس کی خدمت کرے بن تیرے پرستار تیری
لوگ کہتے تھے کہ گو زیست ہے دشوار تیری ۔ پر ہمیں زندہ نہ چھوڑیگی یہ گفتار تیری

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

یا میسر تھا مجھے وصل ترا بے وسواس ۔ نکہت زلف سے تیری روح کو راحت کی آس
یا ترے ملنے سے تیرے ہو گئی بس مجھکو یاس ۔ خستہ کرتی ہے مجھے قبر کے پھولوں کی باس
میرے تھا زانو پہ سر بیٹھی تھی گل تیرے پاس ۔ آج تربت کے قرین کہتی ہوں یوں ہو کے اداس

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

مصطفے جاؤں جب مجھکو بھی پھر اپنا [illegible] ۔ چھوڑ جا زیر [illegible] کے یتیموں کو سنبھال
فاطمہ زہرہ ہوئی جاں [illegible] ۔ غم [illegible] حسین کا [illegible] بہت تنگ ہے حال

ساری اصحاب پہ بس زندگی ہوتی تھی وبال — جس گھڑی وقت اذان رو کے یہہ کہتا تھا بلال

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

تجھے دنیا کے سفر سے ہی بھلا کیا پروا — یاں بھی اچھا تھا ہر اک حال میں واں بھی اچھا
سخت مشکل تو یہی ہے کہ جہاں مین تنہا — نہ تو مرنے ہی مین لذت ہے نہ جینے کا مزا
عمر بھر آگ کے انگارو نپہ لوٹونگی سدا — بعد مردن بھی میری خاک سے نکلے گی صدا

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

آئے جب اہل عزا فاتحہ خوان بہر سلام — سب کے سب روتے تھے لے لیکے محمد کا نام
صف خاک پہ گویا تھا قیامت کا قیام — کیا کہوں پڑ گیا یکبارگی کیسا کہرام
جس گھڑی عائشہ نے قبر کی چادر کو تہام — اپنی ہجولیوں سے رو کے یہہ فرمایا کلام

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

غیب سے آئی ندا عائشہ یہہ تیرا گھر — تب بھی تھا جائے سجود ملک و جن و بشر
اب بھی مسجود خلائق ہی رہا تا محشر — اب بھی ہی گھر مین ترے جلوہ فزا [illegible]
تیری ہی پاس ہی گو کر گیا طاہر من سفر — بس خدا کے لیے مضطر ہے نہ زیادہ نگر

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد

رونا گل سیدہ زینب و صحابہ آنحضرت

جس وقت تمام صحابہ اور جناب علی کرم اللہ وجہہ بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور سادات نے کلمات تعزیت کے ادا کئے سیدہ کے زخم جگر پر گویا نمک تازہ چھڑکا گیا صفحہ صبر و استقلال کی باگ ہاتھ سے جاتی رہی عالم بیخودی میں زبان حال سے عرض کرتی تھیں بقول شاعر مغفور

شعر

آپ تو کر گئے دنیا سے سفر بابا جان — کچھ نہ کی میری یتیمی پہ نظر بابا جان
کاٹتا ہے مجھے بن آپ کے گھر بابا جان — آپکو ڈھونڈھنے جاؤں میں کدھر بابا جان
کیا ہوئی لطف و عنایت کی نظر بابا جان — کیوں نہیں لیتے ہو بیٹی کی خبر بابا جان

جان دیتی ہوں غم ہجر سے آ کر دیکھو
گر نہیں آتے وہیں مجھکو بلا کر دیکھو

مجھ سے کچھ ہو گئے شاید کہ خفا بابا جان — جو خبر لیتے نہیں میری ذرا بابا جان
آخر اک روز مجھے لینگے بلا بابا جان — ایسے کیا بھول ہی جاوینگے بھلا بابا جان
تجھے ملجائیں اگر باد صبا بابا جان — کہیو بیمار کی لازم ہے دوا بابا جان

نزع کا حال ہے سینے سے لگا لو مجھکو
عرش چلاتا ہے جلدی سے منگا لو مجھکو

دفن کے بعد گئے سیدہ کے گھر اصحاب — ہو گئے آتش ہجران سے جگر سب کے کباب
کوئی مسند کو لگا چومنے ہو کر بیتاب — کوئی نعلین سے منہ ملنے لگا چشم پرآب

…شب کو نہ کسی اور کو آتا تھا نظر جب … جس گھڑی پوچھتی تھیں فاطمہ یہ کہکر کہاں…

اس شاہ کو تربت مین سلایا لوگو
کس نے اوس ماہ کو مٹی مین ملایا لوگو

شب کو تلخ تھی … کے ہر صبح و مسا
نہ تبسم نہ تکلم نہ دوا تھی نہ غذا
چھ مہینے تلک القصہ یہی حال رہا
کوئی چارہ نہ تھا اوس درد کا مرنے کے سوا
بجھ گئی شمع شبستان نبی وا ویلا
دوش پر لیکے جنازے کو علی نے یہ کہا

بوئے گل تو تو چلی اپنے سبکباری سے
ہم گران بار اٹھینگے بڑی دشواری سے

ہرچند کہ اوس شب ہر ایک کو خواب حرام تھا جناب سیدہ فاطمہ زہرہ کو اوسی شب کے کسی حصہ مین کچھ نیم خوابی کا جو عالم تھا دفعتاً چیخ مار کر جو اٹھین۔ اپنے پدر بزرگوار کے مزار اطہر کی زیارت کو گئین مزار پر انوار کو دیکھتے ہی۔ غمگین تو تھین آتش مفارقت پدر جو یکبیک سینہ مین بھڑک اٹھی بے تابانہ عرض کرتی تھین۔

مسدس

تسلیم میری اے پدر نامدار لو
یہ بال بکھرے ہاتو نے اپنے سنوار لو
بیٹھی ہون مین نہ گود مین بھی زینہار لو
مشتاق ہون مین فاطمہ کہکر پکار لو
پوچھو یہ تم مزاج تو تیرا بخیر ہے
لونڈی یہ کہتی ہے کہ حال جدائی سے غیر ہے

کیا سلوک ہے ہو قبر میں تنہا جواب دو — دل مانتا نہیں میں کروں کیا جواب دو
[illegible] جواب دو میرے مولا جواب دو — چلا رہی ہے آپکی زہرہ جواب دو
بولو میں صدقے جاؤں بہت دل ملول ہون
بابا بتول ہون میں تمہاری بتول ہون

بابا اذان بلال کے منہ سے مجھے سناؤ — بابا نمازی آئے ہیں مسجد میں تم بھی جاؤ
بابا علی کو اپنے بلا کر گلے لگاؤ — بابا نواسے ڈھونڈتے پھرتے ہیں منہ دکھاؤ
اک اک گھڑی پہاڑ ہے مجھ دل ملول کو
بابا کبھو بلاؤ گے کس دن بتول کو

سیدہ کی یہ حالت دیکھکر تمام بی بیوں نے فہمایش کرتی تھیں اور سیدہ نے روروکے اون بی بیوں سے کہتی تھیں کہ اے بی بیو ہر چند سنبھلتی سہتی صبر کرتی ہون کیا کروں دل پر تو جبر نہیں ہو سکتا میرا کچھ بس چل نہیں سکتا مجھے میرے پدر کا رنج و غم اور اونکی جدائی کا الم سہا نہیں جاتا

اول باپ بھی وہ باپ کہ سرتاج انبیا — نور خدا جلال خدا رحمت خدا
روز ازل سے تا بہ ابد کل کا پیشوا — بیٹی پہ صدقے بیٹی کے بچون پہ بھی فدا
کیونکر نہ اپنی موت مجھے اب قبول ہو
دنیا میں ایسا باپ نہ ہو اور بتول ہو

آسان پسر کا داغ ہے مشکل پدر کا داغ — وہ کچھ دنون کا داغ ہے یہ عمر بھر کا داغ

یہ سب بدن کا داغ ہے وہ یک جگر کا داغ
پیدا ہوا پسر تو مٹا اوس پسر کا داغ

اولاد کا بدل ہے پدر کا بدل نہین
یہ درد وہ ہے جسکی دوا جز اجل نہین

رو رو کے کہتی تھین کدہر ہین مرے پدر
امید میری قطع ہوئی بابا سے عمر بھر
یعقوب نے جو سونگھا تھا پیراہن پسر
یوسف کے دیکھنے کی توقع تھی کسقدر

پوچھون کہان تلاش کرون کس دیار مین
یوسف تو میرا سوتا ہے لوگو مزار مین

گلہ ہے علی سے کہتی تھی رو کر وہ دردناک
تمنے نبی کو واے سلایا بزیر خاک
کیونکر چھپایا قبر کے اندر وہ روے پاک
ہے ہے پدر تو جان دے بیٹی نہو ہلاک

اتنا تو کہتے بابا کسکو سلاؤ گی
پوچھا تو ہوتا فاطمہ کو کب بلاؤ گی

قربان جاؤن قبر پہ جب فاتحہ پڑھا
تمنے نبی سے میری سفارش نکی ذرا
مجھکو بھی ساتھ لیکے وہ جاتے سوے خدا
اس صدمۂ فراق مین ہوتی نہ مبتلا

اب کچھ میری دوا کرو گر کے طبیب ہو
مانگو دعا کہ باپ کا پہلو نصیب ہو

آتا ہے منہ کو غم سے جگر میرا بار بار
سبطین کا ہے اب کوئی حامی نہ غمگسار
نانا کے کاندہے پہ یہ ہوا کرتے تھے سوار
اور گیسوے نبی کا بناتے تھے وہ مہار

ماں پوچھتی تھی بیٹیوں نے بابا کدھر گئے
بیٹی یہہ ماں سے کہتی تھی نانا کدھر گئے

حضرت بے بیوں سے یہہ کہتی تھی بارہا
آئے سفر سے یہہ کے جہاں کا سفر کیا

تم میں سے کس کے گھر میں ہیں مہمان مصطفیٰ
اب کیسے میں بے پدر رہوں یارب یہہ کیا ہوا

کہتی تھیں بی بیاں یہہ سفر آخرت کا ہی
اے فاطمہ زرد دکہ دل ٹکڑے ہوتا ہے

حضرات تواریخ سے ثابت ہے کہ ابتدائے دنیا سے آجتک کسی نے اسقدر نہ رویا جیسا کہ تین حضرات نے روئے پہلے حضرت یعقوب علیہ السلام کا رونا مشہور ہے کہ جس قدر اپنے فرزند یوسف علیہ السلام کے واسطے روئے تھے۔ دوسرے بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا کا رونا جو بعد رحلت اپنے پدر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تا زندگی یعنے چھے مہینے تک ہجر پدر کے غم مین جو روتے رہے۔

روایت ہے کہ مدینہ منورہ کے لوگ بی بی فاطمہ کے رونے سے جب بہت تنگ اور لاچار ہوئے۔ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے جاکر التماس کیا کہ جناب سیدہ اپنے پدر بزرگوار کے غم مین اسقدر روتی ہین کہ ہم لوگ کو تمام تمام رات نیند نہین آتی محنت اور مشقت بالکل ہر ایک آدمی کی چھوٹ گئی ہے کوئی کام کیا نہین جاتا۔ آپکی خدمت مین عرض

کرتی ہیں اور سفارش چاہتے ہین کہ ہمارے جانب سے بی بی فاطمہ کو سمجھاؤ کہ رسول خدا کی جدائی مین اگر شبکو رویا کرین تو دنکو خاموش رہین اور اگر دنکو آہ وزاری کرین تو شبکو آرام اور صبر فرمایئن تاکہ ہم لوگ وقت فرصت مین مشقت کیا کرین۔ پس حضرت علی کرم اللہ وجہہ یہہ کلام سنکر دولت سرا مین داخل ہوے۔ دیکھا کہ جناب سیدہ گریہ وزاری مین مشغول ہین آنسوکا دریا آنکھونسے جاری ہے جسقدر تسلی کیجاتی ہے فائدہ نہین ہوتا۔ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے بی بی فاطمہ سے اہل مدینہ کا پیغام کہا۔ آپ نے سنکر جواب دیا کہ۔ ابو الحسن اب زندگی میری بہت کم ہے۔ اور قریب ہے کہ اپنے باپ کے دیدار سے آنکھین روشن کرون۔ تم اہل مدینہ سے کہدو کہ میرے رونے سے کوئی آزردہ خاطر نہون مین چند روز کی مہمان ہون پھر تم بآرام تمام عمر بسر کرنا۔ اوسوقت فاطمہ کہان اور رونا کہان۔ حضرت علی نے یہہ جواب پاکر کہا کہ۔ فاطمہ اس کام مین تمہین اختیار ہے جسطرح چاہو عمل مین لاؤ۔ آخر جناب علی نے قبرستان بقیع مین مدینہ منورہ سے علیحدہ ایک حجرہ اوس معصومہ کیواسطے بنوایا۔ اور نام اوسکا بیت الحزن رکھا اوس روز سے بی بی کا یہہ معمول رہا کہ صبح کو حسنین رضی اللہ تعالے عنہما کے ساتھ لیکر تی ہوئین اوس مکان مین تشریف لیجاتین۔ تمام دن وہان رونے مین گذر جاتا شام جناب علی کرم اللہ وجہہ جاکر اونکو مکان مین لے آتے حاصل

بی بی سیدہ نے اسی حالت سے چھے مہینے اپنے عمر کے گذار کر سفر آخرت کا کیا اور اپنے پدر بزرگوار سے مل کر آرام پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

تیسرے جناب امام زین العابدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا رونا مشہور ہے جو اپنے پدر بزرگوار شہید دشت کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مفارقت مین چالیس سال تک روتے رہے۔ ہر وقت وہ واقعہ کربلائے معلّا کا جو اپنے پدر امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر گذرا تھا اور وہ تین شبانہ روز تک ننھے ننھے پیارے جگر بندونکا بھوک اور پیاس سے تلملانا۔ اور وہ اپنے تمام خویش اقارب اور برادر حضرت علی اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہمشکل رسول اور حضرت قاسم رضی اللہ تعالےٰ عنہ عموزاد بھائی کا شہید ہونا اور وہ اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ علم بردار کا تن تیرونکے زخمونسے چور چور ہوکر شہید ہونا اور علی اصغر معصوم چھے مہینے کے شیر خوار کا لعینون کے تیر جفا سے جان کھونا اور وہ اپنی چھہ سالہ ہمشیر بی بی سکینہ کا شدت پیاس سے بلبلانا۔ اور اپنے پدر بزرگوار جناب امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا اپنے جگر بندونکے لاشون کو اپنے ہاتھہ سے زیر زمین کرتے کرتے اونہین ظالمون کے نرغہ مین یکہ و تنہا جام شہادت کا نوش فرمانا اور لعینون کا جور ستم اور اپنے پدر کی تشنہ دہانی یاد آتی تھی تو اپنی مدت العمر یعنے اس واقعہ کربلا سے چالیس

سال تک آپ نے زندہ رہے کسی روز آپکے آنکھ کا آنسو خشک نہین ہوا اور کسی وقت آسودہ ہوکر روٹی نہ کھائی اور کسی وقت آب سرد نہ پیئے اور صدمات کرب بلا کو یاد کر کرکے آخر خود بھی واصل اپنے پدر بزرگوار کے ہوگئے - محبت یہہ انہین حضرات کا جبہ تھا کہ باوصف اسقدر تکلیفین سہنے کے زبان سے اُف نکہے راضی برضائے الٰہی رہے بلکہ وقت اخیر تک بھی اپنے نانا کے گناہ گاران امت کے مغفرت خواہ رہے اور انہین کے نجات کی فکر رہی سبحان اللہ کیون نہو آخر کس کے نواسے ہیں -

قصیدہ

نور نگاہ مصطفٰے امیری طرف کو دیکھنا
جلوہ چشم مرتضٰے امیری طرف کو دیکھنا

کہتے تھے یہہ شہ ہدا میرے نبی دوسرا
گھیر لیئے ہین اشقیا میرے طرفکو دیکھنا

مرتا ہون ہجر مین ترے ہجر خدا شہا سرے
مجھکو بلا کے کربلا میرے طرف کو دیکھنا

شمع ہدایت آپ ہین ورتنگہ اوسکا مین
دل سے ہون آپ پر فدا میرے طرفکو دیکھنا

کرتا ہے روبہ بازیان مجھہ سے زمین پر آسمان
شیر خدا کے دلربا میرے طرف کو دیکھنا

قبر پہ تیرے آؤ نگا مین بھی جب اے شہ ہدا
روکے کرونگا التجا میرے طرفکو دیکھنا

ہجر کا مین ستایا ہون تیری لحد پر آیا ہون
بنت نبی کے دلربا میرے طرفکو دیکھنا

نہین ہے دلکو میرے کل ہجر ترا ہے جان گسل
جلدی بلا کے اے شہا میرے طرفکو دیکھنا

جبکہ فرشتے آئینگے اور مجھے اٹھائینگے
قبر مین اسے شہ ہدا میرے طرفکو دیکھنا

دہر مین رکھلے آبرو حشر مین کر تو سرخ رو	ہی یہی میری التجا میری طرف کو دیکھنا
آپکے غم مین روتا ہون کہاتا ہون نہ سوتا ہون	یا شہید کربلا میری طرف کو دیکھنا
تحقیق کی یہہ التجا رد نہو یا شہدا	حشر مین جب بیٹھئے آ انکا میری طرف دیکھنا

حضرات مثل مشہور ہے کہ جس تن بیتے وہی تن جانے سو واقعات کربلا وہ ہین کہ نہ زبانکو یارہ ہے جو کہہ سکے اور نہ قلم مین طاقت ہے کہ جو لکہہ سکے نہ دلون مین تاب ہے کہ سن سکین جسپر کہ ایسے صدمات کا عشر عشیر بھی صدمہ گذرا ہو یا جن آنکھون نے کہ کچہ دیکھا ہو وہی اسکا مزا بخوبی جانتا ہے دور کیون جاتے ہو حیدرآباد مین طغیانی رود موسی کے واقعات پر جو غرہ رمضان ۱۳۲۶ء مین گذرے ہین کچھ نظر غور ڈالئے کہ ایک ایک گہر کے بیس بیس تیس تیس جگر بند و خویش و اقارب دیدبدید بہتے ہوے جو چلا جاتے تھے بس اس صدمے کا مزہ انہین بیچارون کا دل جانتا ہے۔ اور جن انکھون نے کہ ان واقعات کو دیکھا ہے وہی کچھ کچھ پہچانتے ہین۔ خدا محفوظ رکھے حضرات خداوند کریم نے اپنی قدرت اور اپنے قہر کا ایک ادنی سا ادنے شعبہ تہا جو تھوڑی دیر کے لئے دکہلا کر اپنے نافرمان بندون کو اپنی یاد دلایا تہا۔ پھر وہی ارحم الراحمین نے اپنے حبیب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو وعدہ فرمایا تھا کہ۔ وَمَا کَانَ اللہُ لِیُعَذِّبَہُم وَاَنتَ فِیہِم۔ یعنے اللہ کی شان سے بعید ہے کہ آپ اپنی امت مین رہین

اور امت عذاب میں مبتلا ہو صرف اپنے اس قول کو یاد کر کے آناً فآناً اوس بلا کو ٹال دیا ورنہ ہمارے بداعمالی سے کیا دور تہا کہ اسی ضمن میں قیامت برپا ہو جاتی

بقول صولت

ہائے ری شامت اعمال گئی حرمت بھی ۔۔۔ گھر گیا جان گئی مال گیا عزت بھی
پھر گئی ہم سے زمانہ کی طرح قسمت بھی ۔۔۔ اور کیا جائیگا دولت بھی گئی حشمت بھی

ہم برے فعل نکرتے جو خدا سے ڈرتے
ایسے کیوں مرتے وہی وقت پہ اپنی مرتے

چھا گئی تھی بہت آنکھوں میں ہماری مستی ۔۔۔ سربلندی نے دکھایا ہمیں آخر پستی
خلق بستی تھی جہاں اب ہے وہ اجڑی بستی ۔۔۔ پائی پائی ہوئی افسوس ہماری ہستی

صفحہ ہستی سے بس نام ہوا گم اپنا
نہ زیارت ہی ہوئی اپنی نہ چہلم اپنا

نہیں دنیا میں برا کوئی بھی ہم سے بڑھکر ۔۔۔ لاج بندوں کی نہ اللہ کا ہمکو کچھ ڈر
باز ہم فعل شنیعہ سے نہ آئے آخر ۔۔۔ منع کرتا تھا فلک روز ہمیں جھک جھک کر

جب پڑی ہم پہ مصیبت تو یہ معلوم ہوا
سچ ہے ہوتا ہے برے کام کا انجام برا

کبھی ناصح کی شکایت کبھی واعظ کا گلا ۔۔۔ نہ نماز ہم نے پڑھی اور نہ رکھا روزا
نہ لحاظ ہمکو بڑوں کا نہ ادب قرآن کا ۔۔۔ آگ لگتی تھی نصیحت جو کوئی کرتا تھا

فرض و سنت کو تو کچھ چیز نہیں جانتے تھے
اور احکامِ خدا کو بھی نہیں مانتے تھے

عار نشہ سے نہ پرہیز زنا بازی سے
دو دو آنہ پہ عدالت میں قسم کھاتے تھے

جھومتے آتے تھے میخانہ سے ہم پی پی کے
نہ مسلمان ہی پورے نہ عقیدے پکے

مجلسِ وعظ تو یک لخت بری لگتی تھی
بات ناصح کی کلیجہ میں چھری لگتی تھی

اپنے بیگانوں سے بالکل نہیں شرماتے تھے
کبھی بھولے سے بھی مسجد میں نہیں جاتے تھے

قہرِ حق سے بھی کلیجے نہیں تھراتے تھے
مفت کی روٹیاں ملتی تھیں ہمیں کھاتے تھے

تھا اسی منہ پہ مسلمانی کا دعویٰ ہم کو
ہائے غفلت کا برا ہو کہ ڈبویا ہم کو

اب بھی باز آئیں برے فعل سے تو اچھا ہے
حشر نزدیک ہے اب وقت بہت تھوڑا ہے

نہیں معلوم کہ آگے ابھی ہونا کیا ہے
توبہ کر لیں کہ ابھی بابِ اجابت وا ہے

گذرا جو واقعہ یونان یہ سب جانتے ہیں
وہ جو فرعون تھے شداد تھے پہچانتے ہیں

نوح کے وقت میں بھی آیا تھا یوں ہی طوفان
ہمیں بے شبہ تھا یہ قہرِ خداوندِ جہاں
ایک اک بوند تھی ہیرے کی کنی سے بڑھ کر

سرکشی کرنے لگے تھے بہت اہلِ یونان
ورنہ یہ زور بھلا موسمِ بارش میں کہاں
ایک اک لہر تھی بوندی کی کٹاری خنجر

افسوس اس بات کا ہے کہ تس پر بھی ہم ناہنجاروں کے آنکھ سے ابھی غفلت کے پردے نہیں اوٹھتے۔ بھائیو خدا کے قہر سے ڈرو۔ وہ خدائے پاک جیسا کہ بڑا تحمل والا ہے ویسا ہی اپنے ہر وعدہ کا پکا ہے۔ ایسا نہو کہ اسی غفلت ہی غفلت میں مرجائیں آخر یوم الجزا ہمیں کو اپنے کئے کی پشیمانی حاصل کرنا ہوگا۔

حضرات بعد وفات شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بھی جو جو واقعات کے گذرے ہیں۔ اس حقیر کی زبان ایسی نہین ہے جو عرض کر سکے۔ پس آئیے سب استادہ ہو کر اپنے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں درود و سلام عرض کرین۔

جواب

یا نبی سلام علیکم یا رسول سلام علیکم یا حبیب سلام علیکم صلوٰۃ اللہ علیکم

قصیدہ

تم حبیب کبریا ہو تم شفیع دوسرا ہو	تم ہمارے پیشوا ہو صلوٰۃ اللہ علیکم
تم خدا کے ہو پیارے تم رسول ہو ہمارے	تم پہ جان ہم نثارے صلوٰۃ اللہ علیکم
آپ ہو شفیع عالم آپ ہو رسول اکرم	آپ سب سے ہو معظم صلوٰۃ اللہ علیکم
کون ہے تمہارا ثانی تم ہو بخشش کی نشانی	ہم پہ کیجئے مہربانی صلوٰۃ اللہ علیکم
تم شفیع عاصیاں ہو مالک کون و مکاں ہو	تم خدا کے مہماں ہو صلوٰۃ اللہ علیکم

تم ہو ربکے رب تمہارا تمپہ رب قرآن اُتارا — آپکا جہاں ہے سارا صلوٰۃ اللہ علیکم

حشر میں ہو جبکہ آنا تو ہمیں نہ بھول جانا — ہمکو دوزخ سے ہے بچانا صلوٰۃ اللہ علیکم

ہم ہیں آپکے ثنا خوان صدقہ تم پر ہی نبی لو جان — تم سے پائی تو ہیں ایمان صلوٰۃ اللہ علیکم

حافظِ غریب و کمتر ہند میں بہت ہے مضطر
یا نبی بلا لو در پر صلوات اللہ علیکم

ہدایت ۔ مولود خواں کو لازم ہے کہ ذیل کے اشعار کو پڑھتے وقت مصرعہ اولا میں (ہو میرا پڑھنا قبول) کہا کریں ۔

اشعار دعائیہ

ہو میرا لکھنا قبول اے میرے پیارے رسول — اے مرے اچھے رسول اے میرے پیارے رسول

حشر کا غم ہے بڑا شافع روز جزا — بندہ کو اپنے نہ بھول اے مرے پیارے رسول

پیارے بولو کبھی اے مرے پیارے نبی — عرض تری ہے قبول اے مری پیاری رسول

آپکا مداح یہ باغ جہاں میں رہے — گل کی روش پھول پھول اے مری پیارے رسول

دل میں تیری یاد ہو لب پہ تیرا نام ہو — تو مجھے ہرگز نہ بھول اے مری پیارے رسول

ہوں جو تیرا مدح خواں عرش پہ ہے سر مرا — گرچہ ہوں میں خاک دھول اے مری پیارے رسول

سنلو میرے یہ سخن بہر حسین و حسن — بہر علی و بتول اے میرے پیارے رسول

ہیں جو تیرے عاشقین کہ بچھے اونکے تن — حشر ہو اونکے شمول اے میرے پیارے رسول

یا نبی محفل میں جو آئے ہیں جو سننے کو — مقصدیں سب ہوں حصول اے میرے پیارے رسول

اشعار دعائیہ

الٰہی بانیٔ محفل سلامت — رہے باعافیت جب تک جہان ہے
تیرے محبوب کی مجلس میں اسدم — جو حاضر کود کہ پیر و جوان ہے
مرادیں سب کی حاصل ہوں خدایا — تیرے در تک رجوع بندگان ہے
تجھی سے مقصد دل مانگتا ہوں — کہ میرا حال سب تجھ پر عیان ہے
مدینے کی تمنا میں شب و روز — دل رنجور سب بے تاب و توان ہے
مدینے کی طلبگاری میں ہر دم — تڑپتی روح ہے اور لب پہ جان ہے
مدینے میں مجھے پہونچا دے یارب — یہی ہر دم میرا ورد زبان ہے
مدینے کی زمیں کا رزق ہو جائے — یہ تن میرا جو مشت استخوان ہے
مدینے میں ہی میرا خاتمہ ہو — کہو آمین سب ختم بیان ہے

اشعار دعائیہ

مجھے دے تو یارب نبی کی محبت — نہیں چاہتا ہوں کوئی تجھسے دولت
بنا دے تو سامان ایسا خدایا — کروں میں دکن سے مدینے کو ہجرت
توئی جانتا ہے فراق نبی سے — گذرتی ہے ہر روز مجھپر قیامت
مدینے میں پہونچونگا جسدم الٰہی — یہ سمجھونگا اب ہے لڑی میری قسمت
مجھے دشت یثرب میں پھرنا ہے کافی — وہی میرے حق میں ہی گلزار جنت
میں دیکھوں جمال مبارک نبی کا — یہ دل کی ہے خواہش یہی دلکی حسرت

بلین گر نبی تو ہین گر گر قدم پر ۔ کھونگا گوارہ نہین مجھکو فرقت
نہ کیون اُس سے انوارِ حق ہون ہویدا ۔ جبین مصفّا ہے مرآتِ وحدت
الٰہی جو ہین میرے خویش و برادر ۔ تو رکھ اونکو قائم براہ شریعت
جو گمراہ بندے ہین تیرے خدایا ۔ انہین دین احمد کی دے تو ہدایت
جو محفل مین حاضر ہین تیرے خدایا ۔ ہو نازل تیری اونپہ ہر وقت رحمت
جو پڑھتے ہین نعت نبی صدق دل سے ۔ تو دے دلمین اونکے نبی کی محبت
جو ملک دکن کی ہین محبوب علی شاہ ۔ رہے اونپہ ہر آن تیری عنایت
بحق نبی و علی یا الٰہی ۔ رہے اوج پر اونکا اقبال و دولت
تو رکھ حفظ مین اپنے بار الٰہا ۔ بچا کر سب اعدا سے اونکی ریاست
اراکین اونکے نمکخوار جو ہین ۔ تو رکھ اونکو ہر وقت زیر اطاعت
تمنا یہہ ہے تا دم مرگ یارب ۔ رہون فضل سے تیرے مداح حضرت
الٰہی بحق نبی مکرم ۔ عطا کر مجھے دین و ایمان کی دولت
مین خادم ہون غوث الوریٰ کی درگا ۔ ملی ہو اوسی در سے راہ طریقت
تو رکھ اونکو دارین مین شاد و خرم ۔ الٰہی جو ہین دل سے عشاق حضرت
ملاقاتی احباب جو کچھ ہین میرے ۔ تو دارین مین رکھہ انہین با مسرت
اٹھا کر نقاب اپنے رخ سے محمد ۔ دکھا دو ذرا اپنی نورانی صورت
بلا لو مجھے در پہ اپنے خدارا ۔ نہین اجلے الی کی مجھہ مین ہے طاقت

بہروسہ مجھکو ہی شفاعت کا تیرے — وگرنہ گناہ ہین کئی بی حد و پایان کثرت
جو چاہو کرو ہون تمہارا مین عاصی — مگر یہہ نہ کہنا نہین میری امت
بہلا ہون برا ہون ہون خادم تمہارا — میری دین و دنیا مین رکہیہ لیجیو عزت

پیمبر کا تحقیق مین ہون ثنا گو
نہ کیونکر ہو دارین مین میری عزت

قصیدہ

خوف عصیان سی بہت دل میرا جو نالان ہوگا — ہے یقین حشر مین چشم سی نوح کا طوفان ہوگا
معصیت کا میری کچھ حال ان پہ چھپا ہی — سارا محشر میری ساتھی گریان ہوگا
رحمت حق یہی کہیگی کہ بخشو اسکو — میری الطاف سی یہ بیچارہ پشیمان ہوگا
مین تو قابل نہین ہون لطف و کرم کا لیکن — میری خالق کا میری حال پہ احسان ہوگا
اپنے محبوب سی کہدیگا خداوند کریم — بہیجدو خلد مین اسکو تو یہہ شادان ہوگا
ق
سوئی فردوس بہین لیکی جو جاینگی مجہی — میری آقا کا میری ہاتھ مین دامان ہوگا
باادب لیکی کلید در فردوس برین — ہمقدم شوق سی پیچھی میری رضوان ہوگا
حال عشاق نبی پوچھتی ہو کیا مجھسے — دیکھلو حشر مین جسوقت نمایان ہوگا
ہی جو گیسوئی محمد کا ازل سی شیدا — ظلمت گور سی ہرگز نہ پریشان ہوگا
ق
آپ کرنا مری امداد کہ ابلیس لعین — یا نبی نزع مین جب درپی ایمان ہوگا
دم آخر جو میسر ہو نظارہ تیرا — سختی موت سی خادم نہ ہراسان ہوگا

رو سیہ ہوں میں بہت کثرت عصیاں سے (ق) — [illegible] روشن ہوگا
پیش حق حشر کے دن کچھ نہ رہا مجھکو — کچھ نہ کہیگا مگر آپکا احسان ہوگا
آپکے لطف و عنایت سے جو پلٹی قسمت (ق) — کبھی نہ گردش میں مرا گردش دوران ہوگا
نقش پروانگی خاتمت جو ملی مجھکو تری — دین و دنیا میں تجھے فخر سلیمان ہوگا
مصحف رخ جو ترا دیکھلے رویا میں اگر — دل اسی سے مرا حافظ قرآن ہوگا
آپکے نام مقدس کا جو آجائے خیال — دل کافر بھی یقین ہے کہ مسلمان ہوگا
[illegible] پہلے سے کافر — [illegible] عرض کرونگا جو کہ ایمان ہوگا
[illegible] کہتا ہے مجھے [illegible] — ہجر احمد میں جو گریاں تو طوفان ہوگا
[illegible] بیمار یقین [illegible] — [illegible] نہیں ہرگز مرا درمان ہوگا
[illegible] سودا مرے سر میں [illegible] — فکر ہی فکر میں دل تیرا پریشان ہوگا
[illegible] سے پرہیز تو کر اے عاقل — اوسکی پر تو یہی یقین ہے کہ تو حیوان ہوگا
اور جسے مل چل کے نہ رہا کبھی ہرگز [illegible] — یاد رکھیگا سخن میرا تو انسان ہوگا
ہی یقین حشر میں بخشینگے حضرت اسکو — نعت احمد میں فدا جو کہ سخندان ہوگا
در احمد پہ جو نکلے گی میری جان تحقیق — ملک الموت کا سر پر میری احسان ہوگا

قصیدہ

یا محمد نہیں یاں کوئی یگانہ دل کا — آپ ہی سنئے ذرا کچھ تو فسانہ دل کا
تیر مژگاں نہ غضب ٹوٹکی آنا دل کا — کارگر ہوتا ہے ہر دل پہ نشانہ دل کا

تن بے جان مین تو آجاتی ہی جان مضطر — تری محفل مین جو ہوتا ہی ترانا دل کا
ساری محفل کو لٹا دیتا ہی بیخود کرکے — ہو گئے بیہوش کبھی ہوش مین آنا دل کا
وہ کہ مردون کو قیامت کا دلا دیتا ہی — ہجر مین تیری ہی وہ شور مچانا دل کا
شوق دیدار ہی مین جو مچل جاتا ہے — غیر ممکن ہے کسی ڈھب سے منانا دل کا
بس خفا ہوکے گیا وہ مرے پہلو سے نکل — حیف آیا نہ مجھے ناز اوٹھانا دل کا
آپکے روی منور کا تھا شیدا حضرت — در اقدس پہ ہوا ہوگا ٹھکانا دل کا
شب فرقت مین وہی ایک تھا میرا ہمدم — یاد آتا ہی مجھے روکے رلانا دل کا
گرچہ ہشیاری سے غمخوار ہی پالا مین نے — ہای آخر نہوا مجھسے بچانا دل کا
مدت العمر رہونگا در احمد پہ مقیم — جب چلا جاونگا مین کر کے بہانا دل کا
جس کے اخلاق نہین دہر مین ہمکو بہ ہین لیے تمنت — مثل بیگانہ کی ہوتا ہی یگانا دل کا ق
نیک اخلاق رہو تم بھی جہان مین تحقیق — تاکہ ہمدرد رہی سارا زمانہ دل کا

تمت بالخیر

متفرق قصاید تحقیق

شنو شرح دل پرغم خدارا یارسول اللہ — بکن تسکین بہ ہجران گوارا یارسول اللہ
ترے لطف و عنایت پر بہروسہ کرکے بیٹھا ہون — سوا تیرے نہین کچھ سہارا یارسول اللہ
بمیرم از تپ فرقت بسوزم ز آتش عشقت — ندارم زندگی جز تو گوارا یارسول اللہ
بظاہر گرچہ زندہ ہون مگر حالت ہی مردہ بھی — ترے درد جدائی نے ہی مارا یارسول اللہ
نباشد دل بہ پہلوے من بہ یاد عشق تو — کشد ہر لحظہ آن جان و دل آرا یارسول اللہ
ہمارے آہ سوزان نے جدائی مین تمہارے دل — وہ دہوان بنکر یہ اٹہا ہی غبارہ یارسول اللہ
شدم مجنون ز عشق تو ندارم شرم رسوائی — بنوشان ساغر وصلت خدارا یارسول اللہ
چہپا رہتا تہا زلفون کا ترے بکر مین سودائی — ہوا جب چاہ مرا اب آشکارا یارسول اللہ
ز ذوق نفس امارہ شدم آلودۂ عصیان — بجز لطفت ندارم ہیچ چارہ یارسول اللہ
غریق بحر عصیان ہونے ہوتے بچیگی کشتی — ملا رحمت کا جب تیرے کنارہ یارسول اللہ
نگاہ برق سوزانت شعاع روے تابانت — کند ہر شیشہ دل را دو پارہ یارسول اللہ
نبوت پر رسالت پر تری معجز بیانی پر — شہادت دیچکا ہر سنگ خارہ یارسول اللہ
گدائے کوے تو ہستم بشاہان فخر میدارم — ندارد ہمسری جمشید و دارا یارسول اللہ
لٹاتا ہون مین خم کے خم شراب عشق کے تیرے — تری بخشش پہ کسکا ہی اجارہ یارسول اللہ
عطا کن جرعۂ از شربت وصلت ز لطف خود — نمی خواہم ثمرقند و بخارہ یارسول اللہ

[illegible] زینت وصفا تم — مریض عشق مرتا ہے تمہارا یارسول اللہ

[illegible] تمہین [illegible] خدا نے — شود ہرگز نہ عشق تو مدارا یارسول اللہ

تری چشم میں: ند و لگا گر رہو یا نہین ہرگز — خدانے خود کہا انتم سکارا یارسول اللہ

مرے دلکا چمن داغون سے تیری عشق کہ ہر دم — تر و تازہ ہو مثل گل ہزارہ یارسول اللہ

لئے گر پاسبانی اسکی در کی تو جہا نون مین — مقدر کا مرے چمکا ستارا یارسول اللہ

دل تحقیق شید اے جمال روئے تابانت — خدایت داد آن حسن دل آرا یارسول اللہ

قصیدہ

بنایا یا انکہا و پیرا مین ہو خودی کو دل سے مٹا مٹا کر
عیان تہا پردہ میں تیم کے تو وجود اپنا چہپا چہپا کر

غش آئے کیونکر نہ عاشقون کو رخ منور کی روشنی سے
وہ روئے انور دکہا رہے ہین نقاب اپنا اٹھا اٹھا کر

دوئی کا پردہ اٹھا ہے ساقی وہ جام تو نے دیا ہے ساقی
بنایا مستانہ اپنا مجھکو شراب وحدت پلا پلا کر

پیمبر اپنے ہین رشک عیسیٰ نہ کیس طرح سے ہون مردے زندہ
جلاتے ہین اپنے عاشقون کو وہ دم مین ٹہوکر لگا لگا کر

یہی ہے ارمان قلب [illegible] حضرت کا روئے انور
دکہا دو [illegible] اپنے [illegible] سے مجھے بلا کر تو

کبھی کہونگا نہ اُف زبان سے خوش آپ ہوں گے اس امتحان
لگا کے دیکھو کمان ابرو پہ تیر مژگان چسٹ چڑہا کر

کبھی ہنسایا تو کرکے وعدہ کبھی رولایا ہے کرکے مضطر
تماشہ دیکھا ہے تونے میرا کبھی ہنسا کر کبھی رولا کر

تیری جدائی میں جان مضطر نہ نکلی تن سی کبھی تڑپکر
تو ہے زمانہ میں رشک عیسیٰ مریض فرقت کی کچھہ دوا کر

یہہ روز محشر خدا سے کہنا ہو بخشش اسکی ہے یہ شیدا
کھڑا ہی شرمندہ ہو کے تحقیق ادب سے سر حشر میں جھکا کر

قصیدہ

اپنی ہستی کو مٹا کر بے نشان میں ہی تو ہوں
لامکان کہتے ہیں جسکو وہ مکان میں ہی تو ہون

شش جہت میں لوگ مجھکو ڈہونڈ کر بیزار ہیں
ذات وحدت میں فنا ہو کر عیان میں ہی تو ہوں

میں وہ تو کا اٹھ گیا جسوقت پردہ بیچ سے
دیکھلو ہر رنگ ہر ہی میں عیان میں ہی تو ہون

احدیت کی شان کس منہ سے ادا ہوگی دلا
حمد رب میں سچ تو یہہ ہے بے زبان میں ہی تو ہوں

نارسی معراج میں گویا تھی یہ حق سے نبی
عرش ہے جسکی زمین وہ آسمان میں ہی تو ہون

بار ہا فرما گئے اصحاب سے خیر البشر
باعث پیدائش کون و مکان میں ہی تو ہون

حمد رب میں تو سخن خامہ میرا بڑہتا نہیں
نعت احمد میں ولا آب روان میں ہی تو ہون

عین دریا میں جو تشنہ کہتے ہیں جسکو سبھی
ہمنشین تم سے جدا جان جہان میں ہی تو ہون

طاق میں [illegible] | جیسا مشکل [illegible] وہ ناتوان میں ہی تو ہون

باغ [illegible] | داغ ہائے عشق سے وہ گلستان میں ہی تو ہون

حفظ جان کیواسطے میری اسیر [illegible] ہوا اب | پھینک دو تعویذ و گنڈا اے رجا میں ہی تو ہون

نعت احمد میں ولا تحقیق [illegible] جیسے | یکمان وہ خادم شاہ شہان میں ہی تو ہون

قصیدہ

یا نبی امت میں تیرے روسیاہ میں ہی تو ہون | معصیت الودہ حرص و ہوا میں ہی تو ہون

بیاں تجھے جا کر سبھی بخشش خدا سے کر گئے | لائق بخشش تیرا باقی رہا میں ہی تو ہون

مغفرت کہتی ہے تجھ سے کیون ہے بخشش تیری | آچکے دن تابع خیر الوریٰ میں ہی تو ہون

لطف ہو یا جور ہو جو کچھ کرو منظور ہے | یا نبی ہر حال میں تیرا [illegible]

دام گیسو میں تمہاری پھنس گیا جسکا ہے دل | دیکھلو وہ عاشق زلف [illegible]

قصہ فرہاد و مجنون سنتے تھے [illegible] | عشق میں ہو کر فنا پایا بقا میں [illegible]

جب [illegible] مصطفے | اونکی صورت میں دلا پایا خدا میں [illegible]

چار انکھین ہوتے ہی [illegible] کھا کر سبھی | چشم حق بین ہے تیری اسکی ضیا میں [illegible]

آہ سوزان سے میری زندہ ہو جگر جلو | آتش عشق نبی کا دل جلا میں ہی تو ہون

مدح خوان مصطفے تحقیق لاکھوں ہین جیسے | دیکھلو وہ خادم صدق و صفا میں ہی تو ہون

قصیدہ

عشق کو تیری نبی اپنا صنم جانتے ہین | جلوہ گر دل میں اگر ہو تو کرم جانتے ہین

سیر گلشن کی ہوس نہیں دل مین باقی / تیرے کوچہ کو … ارم جاتے ہین

قسمت … جو سیر کرتے ہین وہ بہشت / سیر فردوس سے بیزار ہوئے ہم جاتے ہین

تیری فرقت مین شب روز بہا کر آنسو / اپنی آنکھون ہی کو ہم ابر کرم جانتے ہین

آپکی ابروئے خوش خم کی صفت کیا کہنا / اسکی جنبش مین جو لذت ہے وہ ہم جانتے ہین

… لگے سو بھی آپکو بنایا خالق نے / ق میرے محبوب کا رتبہ کوئی کم جانتے ہین

راز مخفی ہے حقیقت نہیں کہہ سکتا ہون / جانتا ہین … میری لوح و قلم جانتے ہین

خاکساروں مین تمہارے جو ہوئے ہین شامل / اپنی ہستی کو تو ہم نقش قدم جانتے ہین

یا نبی آپکی الفت مین تمنا ہے یہی / دم نکلجائے تو ہم لطف و کرم جانتے ہین

تیرے درکی جو میسر ہو گدائی ہمکو / کب اوسی شوکت جمشید سی کم جانتے ہین

تیرے کوچہ مین قدم رکھکے … / اپنا نکلا ہے یہہ دم زیر قدم جانتے ہین

شوق دیدار نبی جسکو ہی حاصل … / اپنی ہستی کو وہ ہر وقت عدم جانتے ہین

قصیدہ

خواب مین جب مرا دلدار نظر آتا ہے / بخت خوابیدہ یہہ بیدار نظر آتا ہے

دل مرا مضطرب و زار نظر آتا ہے / عشق احمد کا یہہ بیمار نظر آتا ہے

دیکھکر غور سے کہتے ہین مسیحا ہر دم / ق قلب یہہ تشنہ دیدار نظر آتا ہے

ساغر وصل نبی سے جو ہوا ہے بیخود / مے وحدت کا طلبگار نظر آتا ہے

وائے قسمت نظر آتا نہیں اپنا سرور / گرم کچہہ حشر کا بازار نظر آتا ہے

امتی دیکھہ کے محشر مین محمد کو کہے
شکر ہے زیبا غریبدار نظر آتا ہے

عاصیان کہتی تھی سب اپنی سی جا کر
پر غضب آج وہ غفار نظر آتا ہے

ساری مخلوق یہہ کہتی تھی شفیع اعظم
ق انبیا ولکا تو سردار نظر آتا ہے

جیسا حلقی مین تارونکی ہی ماہ انور
مرسلوںمین شہ ابرار نظر آتا ہے

رحمت حق یہی کہتی تھی نبی سی ہردم
ق کل خدائی کا تو مختار نظر آتا ہے

مغفرت نا نہی گویا تھی یہہ آگی بڑہکر
اپنی امت کا وہ غمخوار نظر آتا ہے

ہوکے آمادہ بخشش یہہ کہا خالق نے
رحم دل احمد مختار نظر آتا ہے

حشر مین دیکہکی فرمائینگے حضرت تحقیق
میرا عاشق یہہ دل افگار نظر آتا ہے

حب احمد نہین جس دل مین ہی ہم وحقیق
قالب بیجا مجھی بیکار نظر آتا ہے

قصیده

زمرۂ مین رسولون کی وہ عالی نسبی ہے
اسواسطی مشہور تو مکی مدنی ہے

ہر شاخ مین ہر گل مین عیان ہے تیرا جلوہ
ہر رنگ مین ہر بو مین تری جلوہ گری ہے

کیا قوت ہے یوسف کو تری حسن کی آگے
شرمندہ تجھی دیکھہ کر اب جو رو پری ہی

سرخی پہ لبونکی ہی فدا لعل بدخشان
از رنگ خجالت سی عقیق یمنی ہے

تو بولیکی جب آتی ہی صبا زلف نبی کی
پاتا ہی شرف اس سی یہہ مشک ختنی ہے

اس ناز کے انداز کی اعجاز کی صدقی
ان سب سے زیادہ تری شیرین سخنی ہی

پڑہتا ہون صفت جب تری شیرین سخنی کی
گہلتی گویا منہ مین مری مصری کی ڈلی ہی

تحفے لیے ہاتوں مین چلی آتی ہین حور عین — کیا الطاف و عنایات رسول عربی ہی

آہٹ سی قدم کی تو اوٹھا کرتے ہین مردے — بگڑی ہوئی تقدیر تجھی سے تو بنی ہے

کہدو کوئی جا کر مری عیسی لقبی سے — الفت مین تمہاری ہی مری جان پہ بنی ہے

اب شربت دیدار پلا دیجے خدا را — بیحد ترے بیمار کو تشنہ دہنی ہے

یارب تجھے پہونچاوے تو ہی سوے مدینہ — مفلس ہون مین درپیش غریب الوطنی ہے

آتا ہے لبون پر تری عشاق کی جب نام — جلتے ہین عدو اونکی یہی دل شکنی ہے

اللہ سلامت رکھے اس شاہ دکن کو — ق کرتا جو رعایا پہ وہ اب رحم دلی ہے

تا حشر یہ قائم رہی یارب معہ اولاد — اسلام مین پوچھو تو یہہ ہیرے کی کنی ہے

کس منہ سے بیان ہو مری یہ راز ہے تحقیق — جو نور خدا ہے وہی انوار نبی ہے

قصیدہ

قلب مین ہی روشنی ایسی خدا کے نور سے — کم نہین ہی داغ دل میرا چراغ طور سے

مین نکیرون سیہہ کہون وہان مولود [illegible] — قلب کو ہوتی ہی تسکین آپکی مذکور سے

ناتوان ہون کسطرح محشر مین جاؤن یا نبی — بار عصیان اوٹھ نہین سکتا کسی مزدور سے

رنج تا کے یا نبی فرقت کی صدمونکا سہون — جبر اوٹھ سکتا نہین اب عاشق مجبور سے

آسمانون کو جدائی مین لگا دیتی ہی آگ — آہ سوزان جب نکلتی ہی دل رنجور سے

تیغ عشق مصطفے سی دل مرا مجروح ہی — زخم اوسکے ہون نہ اچھے مرہم کافور سے

رات دن ہجر نبی مین بہتی ہین آنکھوں سے اشک — کم نہین ہین دیدہ گریان میری ناسور سے

مین بھی ہون مست مۓ حُبِ نبی دوسرا | صاف ظاہر ہی یہہ میری دیدۂ مخمور سے
دیدۂ حق بین ہین میرے جلوۂ حق ہی نہان | مصطفیٰ کو دیکھتا ہون مین خدا کی نور سے
حال کیا سوزِ درون کا اپنی ظاہر کرون | کم نہین ہی سینہ روشن مرا تنویر سے
مین انا الحق کی جگہہ کہتا ہون حق ہی مصطفیٰ | کسطرح عالی نہو رتبہ مرا منصور سے
یہہ حدیث نبوی ہوا ہی روشن ای تحقیق صاف | احمد مرسل ہوئے پیدا خدا کی نور سے

قصیدہ

چہرہ جو پر انوار ہی محبوب خدا کا | شیدا یہہ دل زار ہی محبوب خدا کا
آزادی سخن کو میرے ہوتی نہین حاصل | وابستۂ گفتار ہی محبوب خدا کا
آلودہ دلون کی یہان ہوتی ہی صفائی | کیا پاکیزہ دربار ہی محبوب خدا کا
دشمن کی قلم ہو کی گرا کرتے ہین یان سر | وہ ابروئے خمدار ہی محبوب خدا کا
بیشک اوسی حاصل ہی سند خلد برین کی | جو دل سی طلبگار ہی محبوب خدا کا
مانند کتان ٹکڑے ہی کر دیتا ہی دل کے | وہ پرتو انوار ہی محبوب خدا کا
بھر جائے عجب کیا جو مرا دامن امید | دربار یہہ دُربار ہی محبوب خدا کا
مردونکو جلا دیتی ہین آہٹ سی قدم کے | کس نازکا رفتار ہی محبوب خدا کا

قطعہ

دل میرا کسی طرح سی اچھا نہین ہوتا | یہہ طالب دیدار ہی محبوب خدا کا
ساقی سی نہ ساغر سی نہ مئے سی ہی اوسی کام | مدہوش یہہ سرشار ہی محبوب خدا کا

باہر کوئی حلقے سی نہین ہوتا ہی اون کی
تحقیق تجہی حشر کا کیا خوف و خطر ہی

کس شخص کا [illegible] محبوب خدا کا
[illegible] محبوب خدا کا

قصیدہ

خدائی مین محمد سا پیمبر ہو نہین سکتا
کسیکا عشق دل کا میری رہبر ہو نہین سکتا
مین تشنہ ہون ازل سی خنجر ابروی احمد کا
ہزاران یوسف مصری تصدق تیری صورت [illegible]
خدا کہتا ہی طالب ہی تری دیدار کی ہر دم
زمانی سی نہ شکوہ ہی فلک سی ہی شکایت کیا
خدا چہوٹونکو چاہتا ہی بڑونکا کون حامی ہی
یہہ بیجا تو نی اترانا ہی کیسا بت پرستونکا
یہہ حسن دلفریبی پہ بجا و ذال دنیا کی
یہ کیون تحقیق دیتی ہو فلک کو گالیان ناحق

بجز اون کی خدا [illegible] ہو نہین سکتا
دل [illegible] ہو نہین سکتا
کسی کی آب خنجر [illegible] ہو نہین سکتا
مقابل مین ترے [illegible] ہو نہین سکتا
مرے محبوب کا جلوہ میسر ہو نہین سکتا
جو بگڑا ہی وہ اچھا پہر مقدر ہو نہین سکتا
بجز تیری گنہگارونکا محشر ہو نہین سکتا
جو معبود حقیقی ہے وہ پتھر ہو نہین سکتا
جو ہی کم ظرف ہرگز نیک جوہر ہو نہین سکتا
خدا جبتک بچا ہی وہ ستمگر ہو نہین سکتا

قصیدہ

احمدا تم تو کبھی خواب مین آتی بھی نہین
ساغر وصل مجھی اپنا پلاتے بھی نہین
رخ انور سی نقاب اپنی ہٹاتی بھی نہین

حسرت دلکو میری آپ مٹاتی بھی نہین
آتش ہجر میری دلکی بجھاتے بھی نہین
جلوۂ نور خدا مجھکو دکھاتے بھی نہین

حال دل تیرے سوا کسکو سنائین جا کر
کوئی سنتی بھی نہین ہمتو سناتی بھی نہین

خواہش دل ہی یہی ہے کہ دو قرآن دیکھون
مصحف رخ کو جناب اپنی دکھاتے بھی نہین

درد فرقت سے گئی جان مگر رشک مسیح
قم باذنی کی صدا مجھکو سناتے بھی نہین

لیچلو پیش پیمبر دل مشتاق حزین
اب یہان ناز کوئی اوسکے اٹھاتے بھی نہین

قصیدہ

ذرّے ہین انبیا بھی پیمبر کے سامنے
جس طرح ہی سہا شہ خاور کے سامنے

محشر مین جاون جب مین پیمبر کے سامنے
دریا بہیگا آنکھہ سے سرور کے سامنے

سرکش جو کرتے تھے در خیبر کے سامنے
تھرا گئے جب آئے وہ حیدر کے سامنے

نکلیگا دم مرا جو مدینے مین اے خدا
مدفن بھی ہوگا روضۂ انور کے سامنے

تشریف لائینگے وہ لحد مین مری ضرور
تڑپیگا لاشہ میرا پیمبر کے سامنے

گھائل کیا جو ابروئے خمدار نے ترے
سینہ سپر ہوا ترے خنجر کے سامنے

ق

کیجی شکار شوق سے اب ای میرے حضور
ہی صید دل نگاہ منور کے سامنے

گر ہو دل حزین پہ نشانہ نہ کارگر
پیٹا کرونگا سر کو مقدر کے سامنے

تیغ الم کا حال اوسی دل سے پوچھیے
زخمی ہوا ہو جو کوئی دلبر کے سامنے

زینب کا حال زار مجھسے ہو کیا بیان
بھائی کا سر جدا ہوا خواہر کے سامنے

اشکوں کے بدلے خون بہا ہوگا آنکھہ سے
پیاسے گرے شہید جو حیدر کے سامنے

جو وقت نزع شربت دیدار ہو نصیب
رغبت کرون نہین کبھی کوثر کے سامنے

تحقیق تجھکو روز جزا کا ہی خوف کیا | کہا پروہ تجھکو اسے بخشینگے داور سے کے ہاتھ

قصیدہ

پہلے مین نبی پیش حق عصیانکا ذکر کیدیا | بعد وصف مصطفے سجدہ مین سر رکھدیا
فضل سی اپنے کہا حق نے کہ جا پیش نبی | مین نے تیرا فیصلہ موقوف اوسی پر رکھدیا
پھر تجھکو جسوقت اونکی روبرو با صد نیاز ق | سر کو اپنی شوق سی قدمونکی اوپر رکھدیا
آپ یون کہنی لگی جوش محبت سی کہ جا | ہمنی بخشی ہی سی تیرا خلد مین گھر رکھدیا
مین نے فرط شوق پا بوسی قدمین دلا ق | سنگ زینی کی جگہ سر اپنا آخر رکھدیا
تاکہ ہو دل مین جمال روی انور منعکس | آئینہ دلکا بنا کر پیش سرور رکھدیا
بادہ حب نبی سی اتو یان سرشار ہون | اسلئی محشر مین نی آب کوثر رکھدیا
آرزو تحقیق تھی کیا کیا مدینی کی مجھی | چرخ نے ساری تمناون پہ پتھر رکھدیا

قصیدہ

نبی آج خواب مین آکر مرا بخت خفتہ جگا گئے
میرے دل کو صاف لبھا گئے ہی وصل مژدہ سنا گئے
تھی اسی کی فکر مجھے سدا کہ ملینگے کب مرے مصطفے
تری مہربانی سی اے خدا مجھی جلوہ اپنا دکھا گئے
تب ہجر سی ہوئی اب شفا ملی مجھکو تھی جو میری دوا
رویا مین آکے وہ مصطفے مجھی جام وصل پلا گئے

نور سے اونکی انکھون میں کہیں کہون نہ جنگی وہ رستہ ہین
وہ تو وہ لون آنکھون کی راہ سی میرے دل مین آکے سما گئے
آیا تمنے عرش سی جب گذر یہی کہہ رہا تہا وہ جھوم کر
میرے مرتبہ کو بڑہا گئے میرے دلکا ارمان مٹا گئے
ہوئے ملکے حق سے نبی جدا تو یہہ کہہ رہی تہی سب انبیا
ہوا عفو امت مصطفےٰ ابھی بخشوا کے وہ آ گئے
معراج کی ہی شب انبیا یہی کہہ رہی تہی میرے خدا
ترا شکر ہے بہ کیا ادا نبی آکے جلوہ دکھا گئے
رہے جبتلک کہ شہ ہدا وہ جہان مین خود ہی ہی جفا
بس زبان پہ شکر ہی شکر تہا سبھی رو سیاہ ستا گئے
کبھی سر کو سجدہ مین رکھدیا کبھی ہاتہہ اوٹھا کی دعا
ہمین بخشوانیکو مصطفےٰ یہہ مصیبتین سب اوٹھا گئے
سنو پڑہکے اس سی بہی ماجرا ہوئی ظالمونکی عجب جفا
سبط نبی کا تو خون کیا اور خیمے اون کے جلا گئے
صل علےٰ کا وہ غل ہوا کہ فلک پر اسکی گئی صدا
تحقیق قبر رسول پر یہہ قصیدہ ہم جو سنا گئے

قصیدہ بزبان ریختی

اگر تو چاہے دکھانا مجھکو جمال اپنا تحال کرا ...

اسی تمنا مین ھر ... [illegible]

مین جب سے عاشق ہوئی ہون تیری نکھار دیا من چیرا ...

یہی تمنا رہی ہے دل مین ... [illegible]

مین سچان ہون بلا لے در پہ نہین ... [illegible]

غم جدائی سے تیرے ... دیکھ لو دلکا حال کیا ہے

سہیلی ہون تیری ... جو چاہی کرتو ہون ...

مین ہر طرح سے ... دل مین تیری خیال کیا ہے

مین ہوکے سائل پکاری تجھکو کہ پاون مقصد مین اپنے دلکا

نہ پوچھا اتنا بھی تجھسے تونے بتا دی تیرا سوال کیا ہے

مین ہوکی شیدا لٹا دی تجھپر یہہ جان اپنی یہہ مال اپنا

جو دولت دید ہو میسر بھلا پھر اسکو زوال کیا ہے

مین لونڈی تیری تو میرا آقا پکارتی ہون تجھسے تو چاہون کس سے

تو پھر دی مقصد سے میرا دامن وگرنہ کسکی مجال کیا ہے

جو پھیرے در سے تو اپنے مجھکو مین جاؤن کس در پہ تیری ہوکر

بتا دو وہ گیر غمزدی سے یہہ تجھکو رنج و ملال کیا ہے

گذر چکی عمر یون ہی میری نہ چونکی غفلت سی وائی قسمت
نہ جانی تحقیق مین نے اب تک حرام کیا ہی حلال کیا ہی

قصیدہ بزبان ریختی

جا کر مین مدینے مین پیمبر سے ملون گی جیتی جو رہو نگی
دہلیز پہ سر روضہ اقدس کی رکہونگی۔ آنکہین بہی ملونگی
بلبل کیطرح گلشن یثرب مین پہرونگی۔ غنچہ سا کہلونگی
بو ہو کے چمن سے مین شب و روز اڑونگی۔ کپڑون مین بسونگی
جام مے حب نبوی سے ہوئین سرشار۔ دیکہو مری اطوار
جا کر ابہی ساغر مے وحدت کا پیونگی۔ مستانہ بنونگی
ہو جائے اگر روضہ اقدس پہ رسائی۔ ہو شکر الہی
دربان کیطرح در پہ شب و روز رہونگی۔ مر کر ہی ہٹونگی
لونڈی ہون نمکخوارہ ہو دیکہو میرے سرکار۔ ہون حاضر دربار
ہر طرح سے دامن مرے مقصد کا بہرونگی۔ جب دیے پہ اڑونگی
آجا مین لحد پردہ مرے رشک مسیحا تڑپیگا یہہ لاشہ
دل اور جگر اپنا مین قربان کرونگی جی کر جو اوٹہون گی

افسوس یہان مجھکو ترے ہجر نے مارا کیا کیجئے چیارہ -
سنلو مین لحد مین بھی یہی کہتی رہونگی - آقا سے ملون گی -

ہر چند ہون بیحد مین خطا وار گنہگار - اے احمد مختار
دوزخ مین مگر حشر کے دن مین نہ جلونگی - دامن مین چھپونگی

ہی التجا لونڈی کی یہہ سنلو میری حضرت - یا شاہ رسالت
محشر مین مین نعلین ترے لیکے چلونگی - جنت مین ہونگی

سو جان سے قربان ہون تحقیق مین لکھکر - اب نعت پیمبر
اگر مین تری روضۂ اقدس پہ پڑونگی - جان نذر کرونگی -

قصیدہ

جاتا ہون کوئے احمد مختار کیطرف
بلبل ہون جاؤن کیون نہ مین گلزار کیطرف

مراتِ وحدت آئینہ ہی جا بجا ہے صاف
دیکھون مین ایسی آئینہ رخسار کیطرف

کعبہ سمجھ کی سجدہ مین کرتا ہون بار بار
جب دیکھتا ہون ابروئ خمدار کیطرف

درمان مریض عشق کو کافی ہی بس یہی
رشک مسیح دیکھئی بیمار کیطرف

جیسے ہوا ہے آپکی آنکھونکا مجھکو عشق
دیکھا نہ پھر کے نرگس بیمار کیطرف

دامن ہمارا گوہر مقصد سی بھر گیا
جسوقت آئی آپکے دربار کیطرف

گلزار ہوگی آتش دوزخ یقین ہی
دیکھینگے جب ہماری نبی نار کیطرف

خوف و رجا سی دیکھتا ہون روز حشر مین
اعمال کیطرف کبھی غفار کیطرف

سینہ ہی لیک عاشق صادق کا ہی روز حشر | جب جاونگا مین احمد مختار کیطرف
داغ جگر سے روشنی ہوگی مزار مین | تحقیق جای جب لحد تار کیطرف

قصیدہ

یا محمد بہر خست نور خدا می باشد | زان سبب جلوہ تو ہوش ربا می باشد
از پی وصل تو شب ہای فراق ای جانان | عاشقان را بخدا کوہ بلا می باشد
ہست وابستۂ تو این دل دیوانہ ما | رحم کن یا کہ جفا ہر دو روا می باشد
کردہ مدہوش مرا ساغر وصلت ساقی | حاجت می بمن رند کجا می باشد
وحشت این دل دیوانہ را ہر دم واللہ | نکہت زلف تو زنجیر پا می باشد
یک نظر بر من مسکین بفگن بہر خدا | چشم شہ بہر عطا سوی گدا می باشد
بہر وصلش چو کنم عرض صنم میگوید | منتظر باش کہ تعجیل خطا می باشد
گر شود وصل دلارام ترا ای تحقیق | باز این حسرت و ارمان کجا می باشد

قصیدہ

جلوہ فزا ہے ماہ عرب بے نقاب کے | منہ پر ہوائیان ہین چھٹین ماہتاب کے
گیسو ہٹا کے رخ سے رسالت مآب کی | چھکے چھڑائینگی ابہی ہم آفتاب کے
لائی صبا جو نکہت زلف رسول کو | بس حوصلے بگڑ گئے بوئی گلاب کی
صدقے نہ کیون ہون دل سے مزار شریف پر | سب زائرونکو ملتی ہین تحفے ثواب کے
جلتا ہون روز و شب ہجر نبی سے مین | کبتک اوٹھاون صدمے الہی عذاب کے

تا ہم کمی تمہارے سے مجھے خوف کچھ نہین
ہین دل مین داغ عشق رسالتمآب کے

جتنے ہین نیکی مین اگلے بہلا یا مین اس قدر
دفتر تمام دھل گئے روز حساب کے

خاموش رقیب کا بہرون مین نکیرین سی کبھو
جھگڑے لئے کچھ ہون مجھسی سوال و جواب کے

لہرا رہی ہے ناگن زلف رسول آج
اس دل سی پوچھیو مزے پیچ و تاب کے

ندام مین تو اپنے کیا مجھکو منتخب
قربان جاؤن تیری مین اس انتخاب کے

یک گھونٹ ہی مین جلوہ نظر آگیا مجھی
ساقی مین صدقی ہون تری دور شراب کے

رندونکا تیری مرتبہ یہہ اور ہی ہوا۔
زاہد ورق الٹتی رہی بس کتاب کے

فرقت کی آگ نے مری جان کو جلا دیا
دل اور جگر ہین سوختہ مثل کباب کے

درد جدائی نے تیری بیتاب کر دیا
آنکھون سی خون ٹپکتا ہی مثل شہاب کے

دل سی نکل کے آہ کی بجلی جو جا گری
ٹکر دھوین تو اڑ گئی دیکھو سحاب کے

الطاف سی تم اپنے بلالو مسیح مین
صدمی اوٹھا رہی یہہ دل اضطراب کے

حرص و ہوا کو چھوڑ دو دنیا کی آجکل
ورنہ سہوگے حشر مین صدمی عذاب کے

اوراق الٹ دی اب تو نصیحت کی نا صحا
ق
سب تو لوجوانون پر ابہی دن ہین شباب کے

پیری مین تجھکو یاد کرینگی یقین ہے
گو زندگی سبھی کی ہی مثل حباب کے

وصف نبی کی فیض سی تحقیق دیکھیے
قسمت نے پھیر دی ہی تیری دن انقلاب کے

تحقیق سر پہ رکھی ہی مین نعلین پاک کو
ہمراہ چلونگا خلد مین عالیجناب کے

قصیدہ

جان و دل سے ہین فدا تجھپہ تمامی مرسل — سبکو ایمان مفصل کا تو ہی ہی مجمل

کھینچ کر نقشہ جو نازان ہوا نقاش ازل — جملہ اوصاف سے تصویر تیری ہی اکمل

شرف پایا جو تیری حسن کا خورشید ازل — مشتری طالع یوسف کی ہوئی مشعل زحل

کوئی ثانی نہین مخلوق مین احمد تیرا — جسطرح سے تری خالق کا نہین ہی ہمتا اول

دیکھا جب طالب و مطلوب مین کچھ فرق نہین — میم احمد ہوا ان دونون مین آکر حائل

حبذا اصلی علی جس مین ہوا تو پیدا — سب سے اعلی ہی مہینون مین ربیع الاول

جب برستی ہی تری ذکر سے رحمت حق کی — غنچہ دل میرا کھلجاتا ہی مانند کنول

رب ارنی تو کہی تاب نہ لائی ہرگز — لن ترانی کی ندا سے ہوئی موسی بیکل

رخ احمد سے یقین ہی اب اٹھیگا پردہ — آج عشاق کے زمرہ مین پڑی ہی ہلچل

زاہد و آؤ پیو شوق سے مجھ رند کے پاس — مے وحدت کی رکھا ہون مین لبالب بوتل

ای اجل ظلمت مرقد سے مجھے خوف نہین — عشق احمد کی ہی روشن مری سینہ مین مشعل

ق

شعلہ عشق نبی سے جو نکلتا ہی دھوان — ظرف سینہ پہ مرے چھاتا ہی مثل کاجل

کور چشمی کا مرے نسخہ اکسیر ہے یہہ — جب لگاتا ہون مین آتا ہی نظر عزوجل

زلف احمد کا ہوا جب سے ہی سودا مین — مثل مجنون کی سیر کرتا ہون جنگل جنگل

وحشت قلب یہی کہتی ہی ہر دم مجھسے — خاک یثرب کا لگا جلکی خدا تو صندل

آپ خود آتے دیا مجھکو بلاتے تھی نبی — جذبہ الفت کامل جو اگر کرتا عمل

للہ الحمد چلا ابتدا سے سوئے یثرب
شوق احمد ہوئی میری گلے کی ہیکل

جب کہ حاصل ہوا دیدار نبی کا خلعت
مرحلہ سبھی طے کر کے بن و دشت سے پہنچا کامل

خوش ہے یہ نا پہنچا ابھی آگے دیکھی میری تقدیر
سمت یثرب سے چلا آتا ہے دیکھو بادل

وقت آخر جو نکلی روح کہو عزرائیل
سوئے احمد مجھے لیتا ہوں چل جلد نکل

نعمہ فرماتے تھے قبر میں کا جس وقت نبی
سبزہ ہر دشت کا ہوتا تھا مثال مخمل

مدح خوان ورد زبان نبی ہوں تحقیق
ہے یقین حشر مین پاؤنگا مین ہوتیکا محل

قصیدہ

شہ ابرار جو سینہ سے لگاتی ہین مجھے
اپنا گنجینۂ اسرار بناتے ہین مجھے

لطف سے اپنی بلا کر مجھے دولت کا بنا
کبھی مدہوش کبھی مست بناتی ہین مجھے

لگے رویا مین نقاب اپنی ہٹا کر رخ سے
جلوہ حسن خداداد دکھاتے ہین مجھے

مہربانی سے عنایت سے بلا کر در پر
شکر ہے بندہ بیدام بناتی ہین مجھے

تم با فنی لب اعجاز سے فرماکی وہ شہ
کشتہ ہجر ہوں یکدم مین جلاتی ہین مجھے

ہر مصیبت مین جو لیتا ہوں مین نام اقدس
مین تصدق میری آقا ہی بچاتی ہین مجھے

ہوں پڑا قبر مین تنہا میرے آقا آؤ
دیکھو احباب تو اب چھوڑ کے جاتی ہین مجھے

اپنی دروازہ پہ جلدی سے بلا لو شاہا
دربدر گردش ایام پھراتی ہین مجھے

دیکھئے کب وہ بلاتے ہین در اقدس پر
آتش ہجر مین یا یون ہی جلاتی ہین مجھے

آسمان سے ہے شکایت نہ زمانی سے گلا
میرے تقدیر شب و روز رلاتی ہین مجھے

جبکہ مین مدح سرا ہون تیرا ای شاہ امم
بس مردن نہین خوشبو کی ہو حاجت مجھکو

سوی فردوس ملایک لیے جاتی ہین مجھ
عطر کے بدلے پسینہ وہ لگاتی ہین مجھی

زلف کا جیسی ہوا ہی میرے سر مین سودا
سر کے بل چلکی ہے پہونچ جاونگا مین بھی تحقیق

پڑہ کے واللیل ملک روز سناتی ہین مجھ
سوی یثرب یہ نسیم آشنا بلاتی ہین مجھے

قصیدہ

ڈوبتا ہون یا نبی بحر گنہ کے آب مین
مین شہید تیغ ابروئی رسول اللہ ہون

کشتی تن آئی ہے بس آجکل گرداب مین
غسل میت کب ہی لازم عالم اسباب مین

جب ثنا لکھتا ہون دندان رسول اللہ کی
نور پیشانی احمد سی او سی نسبت ہی کیا

غسل کرتا ہون مین آب گوہر نایاب مین
یہہ کہان ہی روشنی خورشید عالمتاب مین

کسطرح اہل مدینہ کی نہ محفل ہو پسند
ارزو تحقیق کی ہی بخت جاگے ہے مین مرے

دل لگا کرتا ہی اکثر صحبت اصحاب مین
دیکھلون دیدار یارب مین ہی کا خواب مین

قصیدہ

یا نبی صدمی جدائی کے اوٹھائین کبتک
رخ انور پہ یہہ گیسو کے گھٹا ئین کبتک
تسوی یثرب ہمین لیچل تو ای وحشت دل
شوق دیدار مین بیجد ہی مچلنا مل کا
آفتاب رخ احمد سی تو ہٹجا با دل
غم فرقت سی اندھیری ہی مری آنکھون مین

آتش ہجر سی ہم دلکو جلا ئین کبتک
شب فرقت کی مری سر پہ بلا ئین کبتک
دھجیان جیب و گریبان کی اڑائین کبتک
طفل نادان کیطرح اسکو منائین کبتک
بجلیان آہ کی ہم تجھپہ گرائین کبتک
ہند مین رہکی کہو ٹھوکرین کھائین کبتک

ای مسیحا کے زمان کچھ تو بھلا کیجی علاج — قلب [illegible] مین جال [illegible]

واجب الرحم ہین اور معصیت لو وہ ہین — شہر [illegible] سی یہہ مٹانا چاہا ہین [illegible]

ہند سی جاتے ہین ہم سوی مدینہ تحقیق — عشق [illegible] ہین چھپ سکنا چاہا ہین [illegible]

[illegible] صاحبزادہ مولانا مولوی جناب عبد الحی صاحب المتخلص سعدی

[illegible] رحمت سے ہے — اور کیا دوزخ اور جنت سے ہے

[illegible] حکم سے ہے تیرا — [illegible] پہ بھی تیری رحمت سے ہے

[illegible] — [illegible] بڑی قیامت سے ہے

سب پڑھا [illegible] تیری صنائع — یہہ جہان تیری ایک صنعت سے ہے

ہین دلیر [illegible] — مہر تیری بخشش و عنایت سے ہے

[illegible] جہان [illegible] — ایسی بندون پہ تیری رحمت سے ہے

[illegible] — [illegible] ہوئی یہہ تیری فضیلت سے ہے

[illegible] — اے بشر تیری کیا حقیقت سے ہے

[illegible] سعدی

[illegible] پہ عبادت سے ہے

کون تھا مست الست ہوا یا تو ہی تو تھا — ایضاً — پھر بلی جسنے کہا وہ کون تھا تو ہی تو تھا

[illegible] — شان اللہ الصمد کا منتہا تو ہی تو تھا

لولاک کے سائے [illegible] کی شان | [illegible] تو ہی تو تھا

کنت کنزاً مخفیاً [illegible] کہا [illegible] | کہ کے احببت ان اعرف خود نما تو ہی تو تھا

تو نہ سمجھا [illegible] سکتے سمجھ | تھی [illegible] ظاہر ہوا تو ہی تو تھا

علم [illegible] | قال واللہ [illegible] تو ہی تو تھا

[illegible] پیدا ہوا | تھا جو الرحمٰن علی العرش استویٰ تو ہی تو تھا

جانتے ہیں [illegible] | من لدنہ [illegible] تو ہی تو تھا

کل شی ہالک [illegible] باقی [illegible] ذات ہے | خلق [illegible] ہستی نما تو ہی تو تھا

تو نہ چھپتا [illegible] کوئی دیکھ سکتا [illegible] | جس نے [illegible] کی صدا تو ہی تو تھا

شان انسان [illegible] | آپ خود ہی اپنی صنعت پہ فدا تو ہی تو تھا

جانتے ہیں ہم تو سعدی کو [illegible] | [illegible] ہو کر چھپ گیا تو ہی تو تھا

قصیدہ طبع زاد جناب محبوب خان صاحب المتخلص بہ [illegible]

[illegible] عرش پہ جانے والے | سب ہیں مشتاق ترے دید کو پانے والے

[illegible] تمنا کہ ہوا امت میں تری | یہی کرتے تھے دعا اگلے زمانے والے

[illegible] طور پہ نعلین اتار | آپ ہیں عرش پہ نعلین سجانے والے

[illegible] آدم کی ہوئی نام سے تیرے مقبول | نسل آدم کے ہوئے آپ بڑھانے والے

[illegible] مصور حیران | لاکھ کوشش کئے تصویر بنانے والے

بادِ سموم اپنی کو جو خورشید تو کیا غم ہیں / احمد پاک ہیں [illegible] شیوا لے

بوبکر عمر حضرت عثمان حیدر / ہیں یہی [illegible] والے

انہیں صورت کو کو دیکھنے ہماں جنگ [illegible] / آپ ہی آپ ہیں [illegible] آپ ہی دینے والے

صورت کیا حشر میں عصیاں [illegible] / ہیں رسول عربی [illegible] اٹھوانے والے

اندنوں اپنا ہے بھی پریشاں حالت / نظر رحمت [illegible] اٹھانے والے

قصیدہ طبعزاد مولانا حاجی غلام حسین صاحب [illegible] حسن [illegible]

عیاں ہے قدرت پروردگار مکے میں / [illegible] نگار مکے میں

نہ ہے یہ طالب دنیا نہ طالب جنت / [illegible] مکے میں

وہاں کا لالہ وہ ہے داغ ہی نہیں جس میں / [illegible] بہار مکے میں

وہاں کے لوگ ہیں طاعت میں رات دن مشغول / [illegible] مکے میں

وہاں حسین ہیں ایسے کہ ماہوش کہیں / چلو کہ حسن کی دیکھیں بہار مکے میں

ہے قدر حاجی کی [illegible] نسبت سے / ہر ایک [illegible] مکے میں

کروں تو کیا کروں تعریف وہاں کی اشیا کی / جو چیز آئی [illegible] مکے میں

ملا ہیں [illegible] تخلیق [illegible] / ہر ایک شخص [illegible] مکے میں

[illegible] کیا [illegible] / بہت ہی [illegible] مکے میں

اسکو [illegible] چھوڑ دنیا کو / خیال آتا ہے [illegible] مکے میں

خلش نہ پہونچی وہ انکے کسی حسین سے مجھے ہزار گل ہین نہین ایک خار ملکے مین
کہین نجا ئینگے ملکے کو چھوڑ کر توحید خدا جب اپنا ہی حاجت برا ہے مکے مین

قصیدہ طبعزاد حکیم منور علی صاحب مرحوم المتخلص بغریب

عشق احمد جو کیا ہوتا تو کچھہ بھی ہوتا دل وہ جانان پہ فدا ہوتا تو کچھہ بھی ہوتا
خواہش نفس سے تو شاہ ہوا کیا حاصل گر قناعت کا گدا ہوتا تو کچھہ بھی ہوتا
عین واجب تھا پہچانت تجہی ممکن کی جستجو خود مین کیا ہوتا تو کچھہ بھی ہوتا
رہا دھوکہ مین گئی عمر کہ ایکسو نہ ہوا رہ من عرف چلا ہوتا تو کچھہ بھی ہوتا
بعد مرنیکے ملاقات یقیناً ہو گی جیتے جی اوس سے ملا ہوتا تو کچھہ بھی ہوتا
مجلس مرشد کامل کی حضوری کر کے ساغر وصل پیا ہوتا تو کچھہ بھی ہوتا
یہی ارمان رہی دل مین کہ ذیشان غریب تجھسے خدمت جو لیا ہوتا تو کچھہ بھی ہوتا

قصیدہ طبعزاد جناب ابو المظفر دلاور شریف صاحب المتخلص بہ رف[illegible]

نعت مدح خوان ہون اوس شہ عالیجناب کا ادنی ہے رتبہ عرش ہے جسکی رکاب کا
دیکھا نہین جو چہرہ انور کو خواب مین ہے غیر حال اپنا خانہ خراب کا

ہر دم خیال یثرب و بطحی کا دل مین ہی — عاشق ہوا ہون جب سے رسالت مآب کا
جنت کی آرزو ہی نہ فردوس کی ہوس — پیش نظر ہو روضۂ اقدس جناب کا
کیا تاب ہی زبان کی میری مین کرون بیان — ہو وصف کس سے انکے رخ لاجواب کا
مجھکو بلالو جلد مدینہ مین یا رسول — قصہ بڑا ہی قلب کی اب التہاب کا
مجھکو نہین ہی آرزو جینی کی یا رسول — دکھلا رہا ہی ہجر اب عالم عذاب کا
خاک در رسول جو اولی ملے اگر — نکلیگا حوصلہ دل پر اضطراب کا

طبعزاد مولانا محمد علی صاحب منصبدار المتخلص بہ بیدار

روح کہتی ہی بہار بوستان مین ہی تو ہون — اس جہان مین چار دن کی مہمان مین ہی تو ہون
مرغ بسمل کیطرح ہر دم تپان مین ہی تو ہون — تیغ ہجر مصطفی سے نیمجان مین ہی تو ہون
مدح احمد سے ملی ہی اسقدر رفعت مجھی — عرش ہی جسکی زمین وہ آسمان مین ہی تو ہون
گلشن یثرب مین میرا بھی نہ کیون ہو آشیان — بلبل باغ نبی ای باغبان مین ہی تو ہون
ہر نفس کا سحر عالم مین یہہ ہر لحظہ بیان — کشتی عمر روان کا بادبان مین ہی تو ہون
جلوۂ نور رسول اللہ کہتا ہی یہی — دیکھو ہر شی مین نہان ہو کر عیان مین ہی تو ہون
کہتی ہی گیسوی رسول اللہ سی یثرب کی گلی — دلفریب و روکش باغ جنان مین ہی تو ہون
گلشن یثرب مین ہی میرا نشیمن ای صبا — اس چمن کا عندلیب نغمہ خوان مین ہی تو ہون

ایضاً

[illegible]
رات دن کی نوحہ خوانی یا نبی اچھی نہین

[illegible]
میرے سر پر یہ گرانی یا نبی اچھی نہین

اسکو پیشہ کیا ہو وہ سودا ہو میا خستہ
میری قسمت کی کہانی یا نبی اچھی نہین

قافلہ والے چلے جاتے ہین رہ جاونگا
مجھکو ایسی ناتوانی یا نبی اچھی نہین

گلشن یثرب کی ہو [illegible] گلزار اب ہلاک
اس چمن کی باغبانی یا نبی اچھی نہین

منتظر بیٹھے ہین [illegible] یثرب اب بھیج
آپکی نامہربانی یا نبی اچھی نہین

بلبل یثرب مین یا الواکرم [illegible]
ہند مین اب زندگانی یا نبی اچھی نہین

ایضاً

لکھتا ہون مین حمد ذوالجلالی
اور نعت محمد جمالی

ہے ذات جناب سر مخفی
اسباب ظہور بے مثالی

لولاک لما ہے جنکی تعریف
وہ حق نے کیا ہے رتبہ عالی

حضرت ہین شفیع روز محشر
سب عاصیونکے ہین وہی والی

تعریف رقم ہو اونکی کیونکر
ہے گنگ زبان میری خیالی

وہ شان ہے اہل بیت حضرت
کیا مجھسے بیان رتبہ عالی

صدیق و عمر ہین چار اصحاب
عثمان و علی ہین خوش خصالی

یثرب مین بلا تو [illegible]
تقدیر نے ہند مین ہے ڈالی

یارب رہے یادگار تشفیق
تا حشر رہے تو اوس کا والی

نتیجهٔ طبع زاد مولانا محمد عبد العزیز صاحب المتخلص عزیز دہلوی

بر غزل تحقیق

مست و بیخود کرد آن خوشبوئے تو
سر بہ تسلیم آمدہ ہر سوئے تو
جلوۂ حق یا محمد روئے تو
از من تو فارغ و بیگانہ ام
از شراب شوق تو مستانہ ام

عنبرین مو زلف آن گیسوئے تو
بر زمین کعبہ خلد آن کوئے تو
کعبۂ جن و بشر ابروئے تو
بر جمال شمع تو پروانہ ام
تو بیا در دل نہ صاحب خانہ ام

طوق شد بہر دل دیوانہ ام
حلقۂ گیسوئے عنبر بوئے تو

خاکسارم خواہش توقیر نیست
تیر مژگان در دلم نخچیر نیست

دل گرفتارم ولیکن زنجیر نیست
سوز عشقت کمتر از اکسیر نیست

بہر قتلم حاجت شمشیر نیست
ذبح کن از جنبش ابروی تو

بر گل عارض فدا بلبل مدام
میکند باد صبا سنبل مدام

جوش مستی میکند قلقل مدام
من شدم وابستہ کاکل مدام

دل پریشانست چون سنبل مدام
در خیال زلف عنبر بوی تو

نخل امیدم کجا بار آورد   آب رحمت زانکه او را پرورد
بس درین امید عمرم بگذرد   چو بعمرم کوس راحل میزند

غنچهٔ دلها نمی گه بشگفند
جز هوای دامن خوشبوی تو

در غلامان تو کن داخل مرا   لطف هستی گر شود حاصل مرا
عقل ناقص را بکن کامل مرا   تو ز حب خاص کن واصل مرا

گر نگردد قرب تو حاصل مرا
نسبتی نی از سگان کوی تو

من نشستم بر درت گریه کنان   پای همت را شکسته ناتوان
لطف فرما تو بیا ای جان جان   حکم فرما تا بگویم داستان

ما نمی خواهیم گلزار جنان
هست ما را باغ جنت کوی تو

صبر و طاقت برد از دل یکقلم   پای راحت را شکسته درد و غم
جز بدرگاهت کجا من میروم   من روم کانجا نه کس سوی عدم

بهر حق کن لطف بر صید دلم

است این وابستهٔ گیسوی تو

[illegible] تسبیح — چون گدا آیند شاهان شفیع
[illegible] بیچ — یار در آغوش شد فضل بیچ

[illegible] محشر یا شفیع
[illegible] شفاعت سوی تو

خاک پای [illegible] — پرتو حسن تو بر جان و جگر
دعوی [illegible] شور [illegible] — سوز گریان میکنم خیر البشر

روز و شب باشد مرا پیش نظر
همچو طوبی آن قد دلجوی تو

معدن علم و هنر بوده سرت — زان سبب آموخت ما را معرفت
کی توانم آنکه دارد این صفت — زین سبب من می نشستم بر درت

عین ایمانم بود وصف رخت
دل تصدق جان فدای روی تو

روح من تا لامکان کی می پرد — تا که بیند روح الله الصمد
خون دل از چشم گریان میچکد — تا در تو بخت من کی میرسد

زنده جاوید باشم تا ابد
مدفن من گر شود در کوی تو

یا شہنشاہ یا شفیق یا حسین ... [illegible]

قرۂ عین جوانان جنان بدر و حسین ... از برای [illegible]

جام وحدت [illegible] کن [illegible]

تشنہ لب تحقیق [illegible]

مسدس بر قصیدہ [illegible]

گر نداری سوز الفت [illegible] بیدار نیست ... در گلستان محبت [illegible]

فقر و استغنا نداری جز توکل کار نیست ... تا سوال [illegible] جہان [illegible]

غیر [illegible] بہر است [illegible] نیست

یا نبی روز [illegible] جز تو شفیع دیار نیست

در عدم چون بہر ہستی [illegible] شتند آب و گل ... عالم نوری و ناری خندہ زن و من خجل

از خجالت من بگفتم انت مولانا سہل ... زان سبب بار امانت میکشم از سوز دل

بہر دیدار تو من تا کے بگریم خون دل

طالب دیدار را تسکین بجز دیدار نیست

دور کن تاریکی دل را کہ یا بدر الدجی ... نیم جان [illegible] گیر [illegible] شوق لقا

رند و مشرب گشتہ ام تو کن مرا صوفی صفا ... عالم ہستی [illegible]

از من بیدل چہ پرسی شرح غم یا مصطفیٰ

کے شود پوشیدہ بر تو لائق اظہار نیست

فارغند از دو جهان بیشتر سگان کوی تو — جمله ترکان جهان چون سگ شده در کوی تو

غنچه مشک ختن دارند از خوشبوی موی تو — هست پوشیده چو صاحب‌دلان ...

ای مسیحا گشته از تب دوری تو

ناگشتیم زار گشتم طاقت گفتار نیست

قصیده

از شهود ... میدان — صوفی و سالک قلندر گشته گرچه عارفان

این ... گریبان — من درآنجا زیر پایت می‌فتادم بیگمان

لطف فرما در محشر بر گروه عاصیان

جز تو والله پیش حق یار کسی غمخوار نیست

هست امید ... باطنی — لیک از دل تا برون گشته شود گر روشنی

ای دلا ... سکینی — شو فنا گر میشوی یابی بقاء ایمنی

قبر تاریکم ندارد احتیاج روشنی

داغهای عشق احمد کمتر از انوار نیست

رنگ زرد و آه سرد این روی من از فرقت است — حال من چون خار گشته از بلای فرقت است

گر جمال خویش ننمائی ز بعضش زیست است — نیز از بسیار دوری را که گویند قربت است

من گنهگار توام لیکن نظر بر رحمت است

هرچه خواهی کن مرا هرگز زبان انکار نیست

اے ورہ بین باز کن فکین مکان آن مکین　　　میکند سجدہ بدل کل عالم روی زمین
عالم بالا ہمہ گویند دلبر از دل ہمین　　　صاحب لولاک ذات رحمت للعالمین

ہر ہر خواہ میکند تحقیق رب العالمین
بندہ احکم مولا حاجت اصرار نیست

غزل فارسی

خانۂ خود اے صنم اندر دل ما کردہ　　　بود ویرانہ مگر عرش معلّٰی کردہ
عاشق جانباز را کردہ ہلاک از تیغ ناز　　　بر سر راہش مکند یو تماشہ کردہ
من گرفتار بلا تنہا نیم جان جہان　　　ہر کسے را عاشق زلف چلیپا کردہ
ابروت تیغ و سلاسل زلف مژگان را سنان　　　بہر قتل عاشقان سامان مہیا کردہ
ساختی مومن کسی را کردہ کافر کسے　　　رخنہ ہا انداختی خود فتنہ برپا کردہ
جلوۂ خود برفگندی کردہ روشن طور را　　　زان کلیم با صفا مست و شیدا کردہ
خود تو بی احمد شدی خود احمد محمود شد　　　وز برائے دیدن خود را تماشہ کردہ
گہ شدی یعقوب گاہی یوسف مصری شدی　　　ہر دو عالم را العشق خود زلیخا کردہ
آمدی برگشتہ خود قم باذنی گفتہ　　　ای شوم قربانت اعجاز مسیحا کردہ
خود عیان کردی تو اسرار نہانی خویش را　　　پس چرا رسوا فقیر بینوا را کردہ

قصیده طبعزاد عالیجناب مولانا مولوی محمد عبد القدیر [illegible]

منتظم دفتر صدر محاسبی سرکار عالی المتخلص به [illegible]

یارب چه بود حسن دل آرای محمدؐ — جوشے است ز دلہائے شیدائی محمدؐ

کونین شد آراسته با حسن دل افروزان — اے وصل تجلی جوشش تقاضای محمدؐ

چون ذکر درخشندگی مہر در آمد — خور گفت که این قصه سیمای محمدؐ

از زلف گره گیر گہی لب چو کشودند — بکشاد زبان زلف سیه‌های محمدؐ

تا حشر بود مست می عشق ز اخلاص — یک جرعه خورد ہر که ز صہبای محمدؐ

اعجاز به بیند که دلہائے دو عالم — آویخته در زلف چلیپای محمدؐ

باشد اگر شائق دیدار الٰہی — آئینه به بیند و سراپای محمدؐ

یابند شفا جن و بشر نیست درین شک — از خاک در گنبد خضرای محمدؐ

در جلوه گه یثرب و بطحی ہمه عشاق — محو اند با نوار تماشای محمدؐ

در رنج و مصیبت پی تسکین دل و جان — اکسیر بود نام دل آرای محمدؐ

از جن و ملک برتر و افضل بود آنکس — کانرا که بود جوشش تولای محمدؐ

در ارض و فلک شمس و قمر جمله کواکب — رخشنده بود نور تجلای محمدؐ

دربار عظمت خلاق دو عالم
محبوب بود نام دل آساے محمد

در پرده پنهان اسیر رود و سیاه دل
زانکس که بود حیف ز اعدائے محمد

سی حرف و سه اسم است عزیزا بمن گون
نقش است بدل صورت زیبائے محمد

قصیدہ طبع زاد قدوۃ السالکین مولانا سید عابد حسین صاحب صفوی المتخلص بہ قبول الحق

عاشق اللہ کو یہہ ہے عشق فزون
ہو ولا حق ولا ہم یحزنون

نار شوق کا ہون مقتول مین
طرفہ اوسے ہے پھر وانتم تشہدون

جنت الماوا ہے مجھکو کوئی یار
عاشق صادق ہے فیہا خالدون

ڈھونڈتا پھرتا تھا آئی یہہ ندا
مین ہون تجھہ مین کیون ہو تو لا تبصرون

نحن اقرب اور نسبت کی تمیز
فی الحقیقت دیکھہ بیرون و درون

ہو اساطہ ذات کا مطلق یقین
کون کہتا کیف وکم بیچون کو چون

اہل ظاہر بے خبر باطن سے ہین
ظاہر اباطن ہوا لا یعرفون

نار عشق سے ہے دل مین اور آنکھو مین نور
جلوہ گر ہے ذات بیچون وچگون

اے قبول الحق تو ہو خلوت گزین
صاف ہو یہہ قول ما لا تعلمون

قصیدہ طبعزاد مولانا غلام محبوب خان صاحب المتخلص بہ شائق

نہ پایا کچھ طریقت میں نہ دیکھا کچھ شریعت میں
حقیقت میں اگر دیکھا تو کچھ دیکھا حقیقت میں

نہ دنیا میں ہی دل لگتا نہ خوش ہوں بزم عشرت میں
نشانِ بے نشاں پا کر مزے لیتا ہوں خلوت میں

چمک بجلی میں ہے تیری تجلی ماہ میں تیری
ضیا تیری عیاں ہے مہرِ انور کی تمازت میں

نہ کچھ پروا ہے جنت کی نہ حورانِ بہشتی کی
فقط میں محو ہوں ہر دم خدایا تیری وحدت میں

بھلا عقدہ کشائی ہو اگر اپنی تو کیونکر ہو
ہزاروں راز سربستہ ہیں یا رب تیری قدرت میں

بچشم غور جب دیکھا تو ہر جا جلوہ گر پایا
گلوں میں رنگ میں خاروں میں گل کی بو میں نکہت میں

بنا دیا بگاڑ و آپ کو ہے اختیار اپنا
مقولہ ہے کسی عالم کا یہ میری صداقت میں

تو ہی ظاہر تو ہی باطن تو ہی یک سب کا خالق ہے
تو ہی خلق مجسم ہو کے بس قائم ہے خلقت میں

نصیحت ہے میری یہ مان اب ہوشیار رہ اشہر
گزر جائیگا یوں عمر ضائع اپنی غفلت میں

قصیدہ میر احمد علی صاحب المتخلص بہ جواب شاگرد عالیجناب شہید صاحب قبلہ مغفور

پیدا ہوا احمد سا نہیں کوئی نبی ہے
وہ ہاشمی و مطلبی خوش لقبی ہے

سب ملکی کہو صل علی آل محمد — حاضر یہان اب روح رسول عربی ہی
ایک بات کی ہی باتین جو تہہ آئی ہین سب کام — کیا بات ہی جسکی طرف اللہ و نبی سے ہے
قران ہی وال اوس کی حسب اور نسب پر — مدلول یہہ ذی رتبہ ہی عالی نسبی سے ہے
بس یہہ بھی ہی یک معجزہ حضرت کی زبان کا — بہتر جو زبانو مین زبان عربی سے ہے
مدح شہ لولاک رقم کب ہو مری سے — جرات کرون اس مین تو بڑی بے ادبی ہے
فصحای عرب سے نہو وصف محمد — ہندی ہون گنہگار ہون اور طبع غبی ہے
کہدیگا کوئی روز جزا جا تو ادب سے — سرکار مین حضرت کی تری اب طلبی ہے

گہبراتا ہی کیون روز قیامت سے تو ای خواب
حامی ترا اوس روز رسول عربی ہی

قصیدہ

ہر مرض کی دوا بخدا ہین جناب غوث — حاجت روای شاہ و گدا ہین جناب غوث
لخت جگر نبی کے ہین زہرا کے نور عین — نور نگاہ شیر خدا ہین جناب غوث
دریای معرفت کی ہین وہ در بے بہا — کان کرم سے ابر سخا ہین جناب غوث
سالک ہین ہر طریق کی ہر فن کے پیشوا — بیشک کہ خضر راہ خدا ہین جناب غوث
پوشیدہ آپ پر نہین اسرار کبریا — گنجینہ امور خدا ہین جناب غوث
کیونکر نہو غلامی سے اونکی مجھے شرف — مقبول خاص جل وعلی ہین جناب غوث
یہہ التجا ہی خواب کی لیجئو غلامی مین — معشوق رب کے تم بخدا ہین جناب غوث

قطعات و تاریخات

قطعہ طبعزاد تحقیق

تحقیق کی یہہ دعا ہے رب سے ۔ بخشش اوس کے گناہ روز حشر
پڑہتا ہے درود جو کہ دائم ۔ فردوس محمدی کو سنکر

تاریخ طبعزاد تحقیق

اب ختم ہوا یہہ مولود شریف ۔ کس کا منہ ہے جو کرے کچہہ تعریف
آئی ہاتف سے ندا اے تحقیق ۔ واہ کیا خوب کیا ہے تصنیف
۱۲۷۳ھ

قطعہ تاریخ از شاعر ہمہ دان ناظم رنگین بیان عالیجناب مولوی محمد عبد العزیز صاحب مہاجر المتخلص بہ عزیز

من چہ گویم مدح و وصف این کتاب ۔ ہست این ذکر نبی ذکر جمیل
ہان بگو تاریخ طبعش اے عزیز ۔ طبع شد نعت رسول بیعدیل
۱۲۷۳ھ

تاریخ طبعزاد مولانا غلام محبوب خان صاحب جمعدار المتخلص بہ اشتہ

سیر دیکہہ اسکی دلا باغ یہ ہے باغ جنان ۔ وہ بہار اسکی ہے آتی ہی نہیں جسکو خزان

لکھا گلدستہ میلاد نبی نظم و نثر — جسکا شیدا ہی دل و جان سے ہر پیر و جوان
نثر ہے باغ ارم کا چمن تازہ اسکا — نظم ہے غنچۂ گلدستۂ باغ رضوان
ہند مین نظم ہے برجستہ عبارت رنگین — نظم ہی عقد گہر نثر ہی سلک مرجان
ہے جو تحقیق ارسطوی زمان عبد الحق — عالم با عمل و واقف اسرار نہان
معدن علم و ہنر شاعر شیرین گفتار — منبع فیض اتم مخزن راز عرفان
نظم مین نثر مین دونون مین کمال اسکو ہے — فاضل و نکتہ رس و افضل و عالی ذیشان
گر پڑہا مین نے بزم نبی مین جو قصیدہ اسکا — سنکے عش عش کرین ہر شعر پہ شعرائے جہان

سال اوس کی تو تاریخ یہ کہدی اشہر
مدحت شاہ زمن شوکت نو یزدان

قطعۂ تاریخ طبع از مولانا رزاق شریف احمد صاحب المتخلص بہ بقا

کہتے ہین اہل معانی دیکھکر — مدحت محبوب سبحان واہ وا
طبع کا سن اے بقا کہہ ضرور — خوب اے تحقیق دیوان واہ وا
۱۳ — ۲

ایضاً در ختم طبع

ہر ورق مین ہر سطر مین قطعہ ہے — خوب اوصاف شہ ابرار ہین
طبع کی تاریخ کہہ دو اے بقا — واہ کیا تحقیق کے اشعار ہین

قطعات طبعزاد مولانا محمد علی صاحب منصبدار المتخلص بہ بیدار

تیار کیا جو جشن میلاد
فردوس محمدی ہی نام بیدار
تالیف جنکی کتاب تحقیق
[illegible] رکھا ہی واہ کیا خوب
فردوس محمدی کے بدلے
بیدار کی یہہ دعا ہے یارب
مدت سے تھا اشتیاق سبکو
تحقیق ہوئی یہہ بات بیدار

دیگر

تحقیق نے واہ کیا ایکا ایک
پڑھتے ہین درود سب الا ایک
محشر مین ملیگا اوس کو انعام
فردوس محمدی کتاب نام

دیگر

تحقیق سے ہے خواستگار فردوس
دکھلا تو اوسے بہار فردوس

دیگر

صد شکر برآئی وہ خوشی آج
فردوس محمدی چھپی آج

تاریخ طبعزاد جناب منشی محمد علی صاحب المتخلص بہ بیدار منصبدار

علاقہ دیوانی نمبر بلہار صاحب مغفور

کیا چھپا خوشگوار تحفۂ ملک
اسمین ہے ذکر احمد مرسل
ہین جو تحقیق نیک عبد الحق
اسکا ثانی نہین کوئی ہوگا

ایک نئی ہے بہار تحفۂ ملک
کیون نہو شاندار تحفۂ ملک
اونکا ہے یادگار تحفۂ ملک
گرچہ ہین یون ہزار تحفۂ ملک

سید رزاق کا یہہ تحفہ ہے
عہد آصف مین یہہ کتاب چھپی

دیکھہ غفلت شعار تحفۂ ملک
ہی یہہ حاجت برار تحفۂ ملک

کہدی تاریخ طبع اسے بیدل ہا
گوہر شاہوار تحفۂ ملک

۱۳۲۷ ہجری

طبعزاد مولانا ابو المظفر محمد دلاور شریف صاحب اوّلی تلمیذ حضرت سعدی مدظلہ العالی

خوب تحقیق نے لکھی یہہ کتاب
کہدو اولی تم اسکی اب تاریخ

کہئے تحقیق اسے سحاب کرم
تحفہ ملک آفتاب کرم

۱۳۲۷ ھ

قطعہ تاریخ طبعزاد مولانا حکیم قاسم شریف احمد صاحب المتخلص بہ کاشف

مدح خوان ہین حکیم عبد الحق
طبع کا سال کہدو اگے کاشف

ان کی کیا شاعری کو دیکھئے آپ
باغ وصف نبی کو دیکھئے آپ

۱۳۱۹ ف

ایضاً

مرحبا اے حکیم عبد الحق
کہدیا سال اسکا کاشف نے

نعتیہ خوب ہے تمہاری نظم
طبع پائی ہے آج پیاری نظم

۱۳۲۷ ھ

تاریخات و تقریظات طبع اول از مولانا مولوی جناب حکیم عبد الحی صاحب المتخلص به سعدی

وه چه خوش نوشت است تحقیق متین
او بدارد حب سعید دل ؛
نیست عشقے بهتر از عشق رسول
واجب التعظیم زان تحقیق شد

نشید الاشعار فی نعت نبی

هست گلهائے مضامین دیدنی
خوب بنوشت است این اشعار
حسن معنی می فزاید قلب را ؛
عبد حق حق گویم این تصنیف تو
یک جهان ممنون توائے عبد حق
می سرائی چون بهر محفل سخن
چون نه هر یک را بود محبوب دل
یا رسول الله دلم قربان تو ؛
عشق احمد در حقیقت عشق تست
سعدیا هر دیده حق بین تست
آسمان پیوند فکر عالیست ؛

وصف و نعت پاک ختم المرسلین
کس ندیدم عاشق احمد چنین
هان وهان دیدم نه جز به ازین
کهترین عشاقانش مهترین
انت یا تحقیق خیر الذاکرین
هست این گلشن که فردوس برین
نسترن لفظ است معنی نسترین
پیش این هیچ است شوق حسین
بهترین تصنیف آمد بالیقین
میکنی احسان بفرق ناظرین
آید از هر سو صدائے آفرین
هست این نعت شفیع المذنبین
نازنینی نازنینی نازنین
کن عطایم یا اله العالمین
مدح احمد حمد رب العالمین
اختر آورد دست گوئے بزرین

گفت سعدی سال طبع این کتاب
چهاپ شد نعت نبی صد آفرین
۱۳ ۰۲

دیگر

سعدی کو محبت ہے بہت نعت نبی
کام کی بات اگر ہے تو یہی

اکثر اسمین ہین اچھوتے مضمون	مرحبا خوب طبیعت پائی ؛
خوب تحقیق ہے ماشاء اللہ	ہوسکی تو ہو تحقیق ایسی
ہے تو آمد ہے جہان تک دیکھا	اسمین دیکھی نہ کہین آورد کوئی
کیون نہ ہر ایک کے مرغوب نہو	خوب الفاظ ہین بندش اچھی
اسکو چھپوا جو دیا خوب کیا	آپکی اور بہی توقیر بڑہی ؛
ہے مجاہد کے مضامین سے عیان	اسکے مداح کو ہے عشق نبیؐ
کچھ مدینہ مین رہین اور اسمین	پوری ہون انکی یہہ امید دلی ؛
انت یارب موفق بالخیرا	دے مسلمانون کو توفیق سبہی ؛
دین کے کام کو رغبت سے کرین	اسمین بیجا نہو تا حشر کوئی ؛
ہیچ دنیا کو وہ سمجھے راحت	تری مرضی پہ رہے انکو خوشی ؛
تیرے محبوب کو محبوب رکھین	ہان خیال آئے نہ بدعت کا کبہی
کام جو کچھ وہ کرین نام بہی ہو	ہو تو نیکی ہو نہو کوئی بدی ؛
اسکا ہر شعر بتاتا ہے یہین ؛	کیسا تحقیق کو ہے عشق نبی

طبع کا سال کہا سعدی نے ؛
ہے یہہ تحقیق کی تصنیف اچھی ؛
۱۳ ۲

ایضاً

انجب ہے خواہش تو یہی دل کی	کہئے تو مدحت نبیؐ کہئے ؛ ؛
سعدی اسکی جو کہی ہو تاریخ	مظہر لطف احمدیؐ کہئے ؛ ؛

۱۳ ۲

ایضاً

کیا خوب ہوئی کتاب تصنیف	الحق یہہ ہے با صواب تصنیف
دیکھے تو ہین سہل حساب تصنیف	لیکن ہے یہہ لاجواب تصنیف
جسمین نہو حمد و نعت سعدی	لاریب ہے وہ خراب تصنیف

ہے قابل دید گر تو دیکھے ہے — لاکھوں میں اک انتخاب تصنیف

ہیچ ولیکن نہ کچھ کرے سبکی — گویا وہ ہے نقش آب تصنیف

کیا کہنا ہے عبد حق تمہارا — کی خوب ہے یہہ کتاب تصنیف

فردوس محمدی رکھا نام — پھر کیوں نہ ہو لاجواب تصنیف

تحقیق کی خوب ہے یہہ تحقیق — تصنیفوں میں انتخاب ہے تصنیف

گنجینۂ گوہر اسکو کہئے — ہو ایسی بہ آب و تاب تصنیف

ناول ہو کہ داستان ہو کوئی — وہ اس سے ہو آب آب تصنیف

تحقیق یہہ تیرے وقت بدین — ہوگی تیرے ہم رکاب تصنیف

یہہ بات نہ جسمین ہو سہا ہو — گر ہے تو یہہ ہے نایاب تصنیف

جس سے نہ ہو پیچ و تاب دل کو — کہنا اگر ہے پیچ و تاب تصنیف

شاید نہیں چھپنے کے یہہ قابل — ایسی کیا چھپے شتاب تصنیف

ہان خلق کا جس سے خلق بگڑے — ہوتی ہے وہ اک عذاب تصنیف

رویا مین رسول حق کو دیکھا — ہے یہہ تعبیر خواب تصنیف

سعدی نے کہی یہہ اوسکی تاریخ
کیا خوب ہے لاجواب تصنیف
۱۳ ۲۴

قصیدۂ طبع زاد مولانا حکیم قاسم شریف احمد صاحب المتخلص بہ گلشن

عیان ہے قدرت کے آئینے مین نبی اللہ کی صورت — حقیقت مین نظر آئی رسول اللہ کی صورت

فدائے حسن پیغمبر کا دل ہے پروانہ — چراغ بزم عظمت ہے نبی اللہ کی صورت

جمال مصطفائی مین تماشہ ہے خدائی کا — نہ ایسی شکل سورج کی نہ ایسی ماہ کی صورت

فرشتے محو حیرت مین گرفتار محبت مین — بنی ہے دست قدرت سے حبیب اللہ کی صورت

ملاحت پر ہو شیدائی کرے دل سے زلیخائی — جو یوسف دیکھ لے پیغمبر دلخواہ کی صورت

رسول اللہ کا ابرو حصول بیت سجدہ — کلام اللہ کی صورت رسول اللہ کی صورت

مہ چرخ نبوت سے تجلی رسالت ہے ۔ بہار باغ خلقت ہے خلیل اللہ کی صورت
صبا لیچل اوڑا کر شست ... کبھی ایکدن ۔ بنا یا نا توانی نے مجھے بھی کاہ کی صورت
تڑپتا ہی دل محزون ہوس دیدنی ... ۔ کبھی تو یا خدا دیکھون شہ ذیجاہ کی صورت
مدینہ مین گذرا ہو تو روضہ کا نظارہ ہو ۔ میری آنکھون مین ہے اوس شہر کی اوس راہ کی صورت

خیال روئے احمد دیکھا نہ تھا خواب مین کاشف
نظر آجاتی ہے اپنے گدا کو شاہ کی صورت

قصیدہ طبعزاد مولانا بار زاق شریف احمد صاحب المتخلص بہ بقا —

مدینے کی کہتا ہون نا مدح سے زیادہ ۔ ہے مجکو نبی سے محبت زیادہ
دو عالم سے حسن ملاحت ہے ... ۔ ہو یوسف سے تم خوبصورت زیادہ
محمد کے در پر کرون جبہ سائی ۔ تمنا زیادہ ہے حسرت زیادہ
الٰہی قیامت مین ہم عاصیون پر ۔ برس جائے باران رحمت زیادہ
حبیب خدا کے رخ پر ضیا پر ۔ ہے مائل ہماری طبیعت زیادہ
مرے حال پر روز و شب دیکھتا ہون ۔ محمد کی چشم عنایت زیادہ
گلی مین مدینہ کے بیٹھا ہوا ہون ۔ ہے فردوس سے مجکو راحت زیادہ
سرک جا مرے پاس سے نفس سرکش ۔ نہ مجکو دلا طمع دولت زیادہ

بقا ذکر سنتا ہون زلف نبی کا
مزا مجکو دیتی ہے وحشت زیادہ

تاریخ

عبد الحق ذو التحقیق ۔ وهو فی الشعر ماهر
هذا التصنیف منه ۔ ما احسن قول الشاعر
کل الشعر فی النعت ۔ فی حمد الله القادر

قال السعدی تاریخ
شغف التصنیف النادر
۱۳۲۷ھ